تحفۂ شادی

خانہ آبادی

مؤلف

علامہ محمد ظفر عطاری

کرمانوالہ بک شاپ

دوکان نمبر ۲۔ دربار مارکیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم





اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ



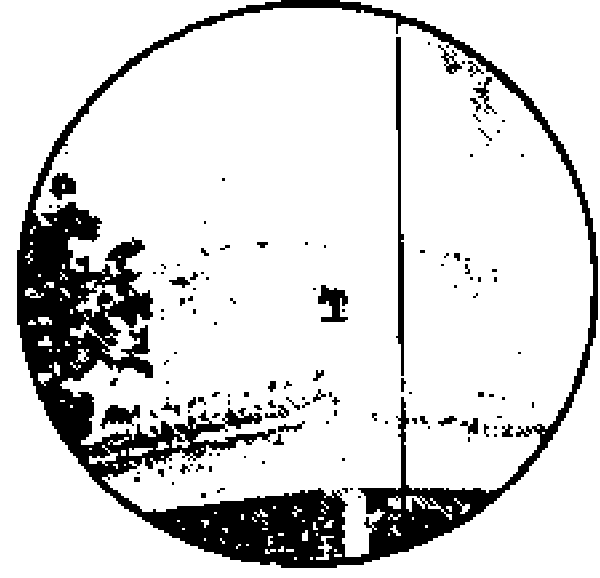


تحفۂ شادی خانہ آبادی

مؤلف
علامہ محمد ظفر عطاری

کرمانوالہ بک شاپ
دوکان نمبر ۱، دربار مارکیٹ لاہور
Voice 042-7249515

بفیضانِ کرم



حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرمانوالے آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ



پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

قیمت 100 روپے

زیرِ سرپرستی

حاجی انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی



زیرِ اہتمام

سمیع اللہ برکت

شائع اول

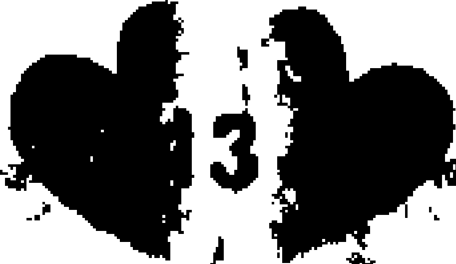
یکم اپریل 2005ء بمطابق 22 صفر ۱۴۲۶ھ

فہرست











حمد باری تعالیٰ

اے میرے خدا تو ہے وحدہٗ تیری شان جلِّ جلالہٗ
کرے کوہسار کو کاہ تو، تیری شان جلِّ جلالہٗ

لکھوں حمد کیا کہ ہوں فرش پر، تیری ذات پاک ہے عرش پر
ہے بجا لکھوں یہی با وضو، تیری شان جلَّ جلالہٗ

کیے عیب میں نے ہزار ہا، تو ہی پردہ پوش ہے یا خدا
تیرے ہاتھ ہے میری آبرو، تیری شان جلَّ جلالہٗ

کبھی شور الست و بربکم کبھی نحن و اقرب وہم فہم
کبھی صاف کہدیا لا تقنطوا، تیری شان جلَّ جلالہٗ

ضیاء تیری شمس و قمر میں ہے، تیری آب لعل و گہر میں ہے
تیرا نور پھیلا ہے چار سو، تیری شان جلَّ جلالہٗ

اے قمقام علی ذرا دیکھ اب سر عجز خم کرا وبے ادب
کہ خدا کا جلوہ ہے رو برو، تیری شان جلَّ جلالہٗ

حضرت سید قمقام علی لکھنوی

نعت شریف

او سیاں بڑیاں نصیباں والیاں
جناں نے جھگیاں مدینے پالیاں

ان شاء اللہ چماں گے ضرور
سبز گنبد تے سنہری جالیاں

جیہڑے گھر محفل درو دواں دی سجے
رہندیاں اوتھے سدا خوشحالیاں

تیرے گھر رہیا رب دا لاڈلہ
واہ حلیمہ تیریاں خوش حالیاں

نوری چہرہ نالے زلفاں کالیاں
صدقے واری جان ویکھن والیاں

عشق دے جھلے ای نمبر لے گئے
عقل منداں ایویں عمراں گالیاں



دعائے عطار

اے میری بہنو سدا پردہ کرو
تم گلی کوچوں میں مت پھرتی رہو
اپنے "دیور" سے سدا پردہ کرو
"دیوروں" سے بے تکلف مت بنو
اے بہن! اپنے میاں کو مت ستا
جب مرے گی پائے گی اس کی سزا
وہ بھی بھائی دھیان رکھ گھر بار کا
ورنہ ہوگا مستحق تو نار کا
سنتوں سے بھائی رشتہ جوڑ تو
نت نئے فیشن سے منہ کو موڑ تو
شادیوں میں مت گنہ ناداں کر
خانہ بربادی کا مت سامان کر
چھوڑ دے سارے غلط رسم و رواج
سنتوں پر چلنے کا کر عہد آج
یا خدا ہے التجا عطار کی
سنتیں ! اپنائیں سب سرکار کی
فضل رب سے بنت قادری دلہن بنی

پھول سہرے کے کھلے چادر حیا کی ہے تنی
تجھ کو ہو شادی مبارک ہو رہی رہے رخصتی
رخصتی میں تیری پنہاں قبر کی ہے رخصتی
گھر تیرا ہو مشکبار اور زندگی بھی پر بہار
رب ہو راضی خوش ہوں تجھ سے دو جہاں کے تابعدار
میری بیٹی کا خدایا گھر سدا آباد رکھ
فاطمہ زہراؓ کا صدقہ دو جہاں میں شاد رکھ
یہ میاں بیوی الٰہی مکر شیطان سے بچیں
یہ نمازیں بھی پڑھیں اور سنتوں پہ بھی چلیں
یہ میاں بیوی چلیں حج کو الٰہی بار بار
بار بار ان کو مدینہ تو دکھا پروردگار
میکا و سسرال تیرے دونوں ہی خوشحال ہوں
دو جہاں کی نعمتوں سے خوب مالا مال ہوں

اپنے شوہر کی اطاعت سے نہ غفلت کرنا تو
حشر میں پچھتائے گی اے پیاری بیٹی ورنہ تو
میری بیٹیؒ یا الٰہی نا بنے غصے کی تیز
یہ کرے سسرال میں ہر دم لڑائی سے گریز
یاد رکھ تو آج سے بس تیرا گھر سسرال ہے



نفرت سسرال سن لے آفتوں کا جال ہے
ماں سمجھ کر ساس کی خدمت میں جو کرتی ہے بہو
راج سارے گھر پہ تو سن لے وہ کرتی ہے بہو
ساس نندوں کی خدمت کر کے ہو جا کامیاب
ان کی غیبت کر کے مت کر بیٹھنا خانہ خراب
ساس اور نندیں اگر سختی کریں تو صبر کر
صبر کر بس صبر کر چلتا رہے گا تیرا گھر
ساس اور نندوں کا شکوہ اپنے میکے میں نہ کر
اس طرح برباد ہو سکتا ہے بیٹی گھر تیرا
میکے کے مت کر فضائل تو بیاں سسرال میں
اب تو اس گھر کو سمجھ اپنا ہی گھر ہر حال میں
ساس چیخی تو بھی بپھری اور لڑائی ٹھن گئی
ہے کہاں بھول ایک کی دو ہاتھ سے تالی بجی
یاد رکھ تو نے اگر کھولی زبان سسرال میں
پھنس کے رہ جائے گی بیٹی قضیوں کے جنجال میں
میری بیٹی سن فیضان سنت پڑھ کے تو
التجا ہے روز دینا درس اپنا گھر پہ تو
کر نصیحت پر عمل عطار کی ہو گا تیرا
انشاء اللہ اپنے گھر میں تو سکھی ہو گی سدا

84735

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنے تمام سنت کے مطابق شادی کرنے والے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں کی بارگاہ میں منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

طالب دعا

محمد ظفر عطاری عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے اسلامی بھائیو! دین اسلام نے زندگی گزارنے کا مکمل ضابطہ حیات بالکل واضح اور کھول کر بیان کر دیا ہے اور ہر معاملے میں ایک فرد سے لیکر پوری مملکت تک کے شعبہ ہائے زندگی کی راہنمائی کے لئے اصول وضوابط منضبط کر کے انسان کے لئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں جن پر چل کر وہ بہتر طریقہ سے زندگی گزارنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے آج کل مسلمان مغربی تہذیب کی تقلید میں اتنا اندھا ہو گیا ہے کہ آج قرآن وسنت کی بات کرنے والا انتہا پسند ورجعت پسند کی سند سے نوازا گیا اور یہود وہنود اور انصاری کی واہیات وخرافات پر مشتمل تہذیب وتمدن کا دلدادہ روشن خیال اور ترقی پسند بن بیٹھا۔ اور قرآن وسنت کی بجائے یہود ونصاری کے نقش قدم پر چلنا اپنے لئے باعث فخر سمجھ لیا اور طریقہ شرعی پر عمل پیرا ہونے کی بجائے غیر شرعی رسومات کو اپنا کر ذرہ برابر عار محسوس نہیں کرتا اور بے شمار پاکیزہ رسومات کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کی بجائے اپنی نفسانی خواہشات کو فوقیت دے کر اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔

علامہ عبدالمصطفی اعظمی صاحب لکھتے ہیں۔

جب تک اسلام عرب کی زمین تک محدود رہا اس وقت تک مسلمانوں کا معاشرہ اور ان کا طرز زندگی بالکل ہی سیدھا سادہ اور ہر قسم کی رسومات اور بدعات و خرافات سے پاک صاف رہا لیکن جب سے اسلام عرب سے باہر دوسرے ملکوں میں پہنچا تو دوسری قوموں اور دوسرے مذہب والوں کے میل جول اور ان کے ماحول کا

اسلامی معاشرہ اور مسلمانوں کا طریقہ زندگی پر بہت زیادہ اثر پڑا اور کفار و مشرکین اور یہود و نصاری کی بہت سی غلط ملط اور من گھڑت رسموں کا مسلمانوں پر ایسا جارحانہ حملہ ہوا اور مسلمان ان مشرکانہ رسموں میں اس قدر ملوث ہو گئے کہ اسلامی معاشرہ کا چہرہ مسخ ہو گیا اور مسلمان رسم و رواج کی بلاؤں میں گرفتار ہو کر خیر القرآن کی سیدھی سادھی رسموں سے بہت دور ہو گئے چنانچہ خوشی غمی پیدائش و موت فتنہ شادی بیاہ مسلمانوں کی جملہ تقریبات بلکہ مسلمانوں کی زندگی اور موت کے ہر مرحلہ اور موڑ پر قسم قسم کی رسموں کی فوجوں کا اس طرح عمل دخل ہو گیا کہ مسلمان اپنی تقریبات کو باپ داداؤں کی ان روائتی رسموں سے الگ کر ہی نہیں سکتے اور حال یہ ہو گیا کہ

یہ امت روایات میں کھو گئی
حقیقت خرافات میں کھو گئی

پیارے اسلامی بھائیو! انہیں رسومات میں سے شادی بیاہ بھی ایک مقدس و پاکیزہ رسم ہے پیارے آقا مدنی مصطفی ﷺ کی سنت مبارکہ اور دو خاندانوں کے درمیان پیار و محبت کا ایک پاکیزہ سبب ہے دین اسلام نے اس کے بارے میں بھی اصول وضوابط بیان کر دیئے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اس کے اندر بھی ایسی غیر شرعی رسومات رائج ہو گئی ہیں کہ یہود و نصاری کی واہیات بھی شرما جائیں اور پھر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان غیر شرعی رسومات کی نحوست کی وجہ سے دو افراد یا دو خاندانوں کی خانہ آبادی، خانہ بربادی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اپنے مسلمان بھائیوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کے لئے کہ الحمدللہ عزوجل ہم سب مسلمان ہیں اور مسلمانوں کا ہر کام اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے اور اس کی

خوشنودی کے لئے ہونا چاہیے اور جب ہمارا ہر فعل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہوگا تو اس میں برکت بھی ہوگی اور دینی و دنیاوی لحاظ سے کامیابی کا سبب بھی بن جائے گی۔ چنانچہ شادی بیاہ کے موقع پر جائز و ناجائز رسومات کی نشاندہی اور پھر ان کا حکم بیان کیا جائے گا امید ہے ہمارے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شادی کے اس مقدس فریضہ کو قرآن و سنت کے دائرہ میں رہ کر ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے اور غیر شرعی رسومات کی وجہ سے اللہ عزوجل کے غضب کو دعوت دینے کی بجائے اس کی رضا خوشنودی حاصل کرنے کی ہر ممکن سعی کریں گے۔

شادی کی اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! شادی قدرت کی طرف سے ایک مقدس بندھن ہے، شادی سے دین کی مدد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور غلط خواہشات کے مکروفریب سے بچنے کے لئے شادی ایک مضبوط حصار وقلعہ ہے شادی سے شیطان ذلیل ورسوا ہوتا ہے، شادی کے ذریعے امت مصطفیٰ ﷺ میں اضافہ ہوتا ہے اور امت کی کثرت پر حضور ﷺ کو فخر ہوگا شادی لڑکے اور لڑکی کے درمیان ایک خوشی کا اعلان ہے، غرض شادی قدرت کی طرف سے ایک عظیم نعمت اور عنایت کا سرچشمہ ہے۔

شادی لڑکے کی جانب سے یہ ہے کہ وہ آج سے فلاں کی صاحبزادی کو صرف اپنی منکوحہ ہی نہیں بلکہ اپنی شریک حیات، رازداں، رفیق راہ، غم خوار، شریک حال، دل آراء اپنا ہم پیالہ و ہم نوالہ بنا رہا ہے۔ اور زندگی کے دیگر معاملے میں بھی ہم چشم ہے، شادی لڑکی کی جانب سے ایک خاموش وعدہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کی وفادار، دلدار

غمگسار، دکھ درد کی شریک خیر اندیش اور امین رہے گی، اس مقدس بندھن، اس مبارک اعلان اور مضبوط وعدے کے سماج کے تمام افراد گواہ ہوتے ہیں۔ شادی کے سلسلے میں ہر ماں باپ کا یہ ایک اہم فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے صاحبزادے کے لئے خوش اخلاق، نیک کردار، اعلیٰ ظرف، سلیقہ مند، باصلاحیت، باحیاء، خیر خواہ قول وفول کی سچی، امور خانہ داری میں ماہر دیندار اور شریف النسب بیوی لائیں تا کہ گھر چلے، گھر قبر یا حشر نہ بن جائے، اچھی اولاد ہو، آپس میں خوش حالی پیدا ہو، سکون واطمینان سے زندگی بسر ہو۔

اسی طرح والدین اپنی پیاری لڑکی کے لئے خوش اخلاق، ایماندار، وفا شعار، ذمہ دار، برسر روزگار، بلند کردار، مہذب تعلیم یافتہ شائستہ اور نہایت ہی نیک اور بلند سیرت وکردار شوہر مہیا کریں، شادی کی کامیابی اور گھر میں خوش حالی اور اولاد کی ترقی و دینداری کے لئے میاں بیوی دونوں کا اچھا، سچا ایماندار اور بلند کردار ہونا اتنا ضروری ہے جتنا مچھلی کی زندگی کے لئے پانی لازمی ہے، ورنہ آپس میں بندھن جوڑنے اور مضبوط ہونے کی بجائے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے۔ اور پھر اسی طرح سے کی ہوئی شادیاں خانہ آبادی کی بجائے خانہ بربادی کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

﴿قرآن پاک سے شادی کی اہمیت﴾

اللہ تعالیٰ نے شادی کو رحمت ومحبت بنایا

ارشاد باری تعالیٰ ہے

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ط (پ۲۱ سورۃ الروم، آیت ۲۱)

ترجمہ کنزالایمان تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے

آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی۔

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ (سورۃ بقرہ پ۲ ع۱۲)

ترجمہ: کنزالایمان تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں

جو عورت پسند آئے اس سے شادی کرلو

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ ط (سورہ النساء پ۴ ع۱۲)

ترجمہ کنزالایمان: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں (یعنی پسند آئیں)

تمام انبیاء نے شادیاں کیں

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لئے بیبیاں اور بچے کئے۔ (سورۃ الرعد پ۱۳ آیت ۳۸)

وضاحت و خلاصہ: اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ بعض کفار نے اعتراض کیا کہ اگر حضور سچے نبی ہوتے تو آپ شادی نہ کرتے بیوی، بچے نہ رکھتے تارک الدنیا ہوتے ان کے جواب میں یہ آیت اتری۔ مزید فرماتے ہیں کہ بغیر بیوی و اولاد صرف حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عمر گزاری، باقی تقریباً تمام انبیاء کرام نے نکاح فرمایا یعنی شادی سنت انبیاء ہے۔ جسے فطرت کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج۱۳)

احادیث سے شادی کی اہمیت

جس نے شادی کی اس نے آدھا ایمان بچالیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جب کوئی شخص شادی کر لیتا ہے تو اس کا آدھا ایمان کامل ہو گیا۔ اور نصف باقی میں اللہ سے ڈرے (مشکوۃ ص ۲۶۸، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب ص ۴۲ جلد ۳)

﴿چار چیزیں رسولوں کی سنت سے ہیں﴾

اَرْبَع" مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ وَالنِّکَاحُ

حضور ﷺ نے فرمایا!

چار چیزیں رسولوں کی سنت سے ہیں۔

۱۔حیاء ۲۔خوشبو لگانا ۳۔مسواک کرنا ۴۔نکاح کرنا

(سنن ترمذی ص ۲۰۶ ج ۱۔ترغیب وترہیب ص ۶۰۹ ج ۲)

﴿جس نے طاقت کے باوجود شادی نہ کی وہ مجھ سے نہیں﴾

حضرت ابو نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہو پھر بھی شادی نہ کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (بہار شریعت)

﴿بغیر شادی کئے مرنے والا سب سے بدتر ہے﴾

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابی حضرت عکاف سے فرمایا اے عکاف کیا تیری زوجہ ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اور کیا تو مال و وسعت رکھتا ہے؟ عرض کی ہاں تو آپ نے فرمایا اے عکاف تو بغیر شادی شیطان کے بھائیوں میں سے ہے اور مرنے والوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے جو بغیر شادی کئے مرا۔ پھر فرمایا اے عکاف تیرا برا ہو تو شادی کر لے ورنہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہو جائے گا۔



﴿جس مرد کی بیوی اور جس عورت کا خاوند نہیں وہ محتاج ہیں﴾

حضرت ابن نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ محتاج نہیں ہے وہ شخص جس کی بیوی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اگر وہ مالدار ہو تو کیا وہ پھر بھی محتاج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ بہت مالدار ہو پھر آپ ﷺ نے فرمایا محتاج ہے وہ۔ عورت جس کا شوہر نہیں لوگوں نے عرض کی چاہے وہ مالدار ہو پھر بھی وہ محتاج ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں چاہے وہ مالدار ہو۔

﴿شادی گناہ سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جوانوں کی جماعت تم میں سے جو آدمی نان نفقہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کر لے کیونکہ شادی نظر کو پست رکھنے اور شرم گاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اور جو شخص نان نفقہ کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے۔ (بخاری جلد ۳ ص ۵۸ ۷ مسلم ص ۴۹۷، مشکوۃ ص ۲۶۷، الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۰، ابوداؤد ج ۱ ص ۲۷۹)

﴿شادی سے مالی فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے﴾

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں سے شادی کر لو وہ تمہارے لئے دولت لائیں گی۔ (یعنی بیوی کے گھر آنے سے مالی برکت ہوگی اور تمہارے کاروبار و رزق میں اضافہ ہوگا)

﴿شادی ایک عبادت ہے﴾

رسول اللہ ﷺ نے شادی کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ شادی کی

حالت میں ایک سال کی عبادت شادی کے بغیر ایک ہزار سال کی عبادت سے افضل و بہتر ہے۔

﴿حدیث پاک﴾

رَکْعَةٌ مِنَ الْمُتَاهِلِ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَةً مِنَ الْعَزَبِ

شادی شدہ کی ایک رکعت غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہے۔

(احیاء العلوم ص ۲۴ ج ۲)

﴿حضور ﷺ کتنی عبادت کرتے﴾

یعنی تین مرد امہات المومنین (ازواج مطہرات) کے دربار میں یہ پوچھنے آئے کہ رسول اکرم ﷺ عبادت کتنی کرتے ہیں اور جب انہیں بتایا گیا تو گویا انہوں نے اس عبارت کو تھوڑا جانا اور بولے کہاں ہم اور کہا اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ حالانکہ نبی اکرم ﷺ اگلے پچھلے کوئی گناہ نہیں ہیں۔ پھر ان میں سے ایک نے کہا میں آئندہ ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں آئندہ ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں شادی نہیں کروں گا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے ان کے پاس جلوہ افروز ہو کر فرمایا تم نے یوں یوں کہا ہے لہذا کان کھول کر سن لو میں تم سب کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا اور متقی ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور کبھی روزہ نہیں رکھتا اور رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور میں شادیاں بھی کرتا ہوں سن لو جس نے میرے طریقے سے منہ موڑا وہ میری امت سے نہیں ہے۔

(صحیح بخاری ص ۷۵۷ ج ۲، صحیح مسلم ص ۴۴۹ ج ۳، مع اختلاف یسیر، مشکوٰۃ ص ۲۷ الترغیب والترہیب ۴۴، ۴۳، ۴۲ ج ۳، نسائی شریف ص ۶۹ ج ۲، سنن الکبریٰ بیہقی ص ۷۷ ج ۷)



شادی کے بغیر عبادت نا مکمل ہے

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عابد کی عبادت شادی کے بغیر نا مکمل ہے کیونکہ شادی عبادت کا تمہ ہے اور دل کی سلامتی شادی کے بغیر ممکن نہیں ہے اور عبادت اس وقت تک قرار نہیں دی جاسکتی جب تک کہ دل اس کے لئے پوری طرح فارغ نہ ہو۔

شادی سنت مبارکہ ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شادی میری سنت ہے اور جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں۔

(فتح الباری شرح بخاری ص ۱۱۱ ج ۹، احیاء العلوم ص ۲۲)

جس نے میری سنت کے ساتھ محبت کی

حدیث پاک میں ہے کہ۔

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ یَکُوْنُ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃ

جس نے میری سنت کے ساتھ محبت کی۔ بے شک اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (رواہ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ ص ۹۶ ج ۲، مشکوۃ ص ۳۰)

جو مفلسی کے ڈر سے شادی نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا جو شخص غربت کے ڈر سے (کہ شادی کروں گا تو غریب ہو

جاؤں گا) شادی نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

جو بے عورت رہتا ہے شیطان اس پر غالب ہو جاتا ہے

نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا میں شادی کو دوست نہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے اس شخص کی بات سن کر فرمایا کیا کوئی ایسا شخص ہے جو جنت کو دوست نہ رکھے۔ پھر فرمایا جو شخص شادی نہیں کرتا شیطان اس پر غالب رہتا ہے۔

شادی سے وہی دور بھاگتا ہے جو بدکار ہے

روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شادی سے فقط وہی شخص انکار کرتا ہے جو نسل کش اور فاسق و فاجر ہے کہ بدکار عورتوں کے پیچھے بھاگتا ہے۔

پرورش کے ڈر سے شادی نہ کرنے والا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اہل و عیال کی پرورش کے خوف سے شادی نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

ایک صحابی کا واقعہ

روایت میں ہے کہ ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پہلی بات تو یہ کہ میں شادی کر کے آپ کی خدمت سے دور ہو جاؤں گا دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک غریب آدمی ہوں۔ آپ ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے پھر چند روز بعد دوبارہ یہی فرمایا، انہوں نے وہی عذر پیش کیے۔ صحابی کہتے ہیں دوسری

مرتبہ کی گفتگو کے بعد میں نے سوچا کہ حضور ﷺ اچھی طرح واقف ہیں کہ میرے حق میں کیا چیز بہتر ہے اور یہ کہ کونسا عمل مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب کرے گا اگر تیسری مرتبہ مجھے سرکار دو عالم ﷺ نے شادی کا کہا تو میں رضا مندی ظاہر کر دوں گا چنانچہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور شادی کرنے کے لئے کہا تو صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ میری شادی کرا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ فلاں قبیلہ میں جا کر کہو کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اپنی لڑکی کا میرے ساتھ نکاح کر دو۔ صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اس طرح خالی ہاتھ کیسے چلا جاؤں میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے بھائی کے لئے گٹھلی کے برابر سونا جمع کرو فوراً حکم کی تعمیل کی گئی اور ان صحابی کو شادی کے لئے قبیلہ میں لے جایا گیا۔ شادی کے بعد آپ ﷺ نے ولیمہ بھی کر دو۔ شادی شدہ صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس ولیمہ کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ ﷺ کے حکم پر ایک بکری لائی گئی اور فوراً ولیمہ کیا گیا۔

خلاصہ کلام: پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک میں شادی کے لئے حضور ﷺ کا بار بار اصرار کرنا شادی کی اہمیت اور فضیلت کو روشن کرتا ہے اور یہ حدیث شادی کی اہمیت وفضیلت کی واضح اور روشن دلیل ہے۔

غیر شادی شدہ ولی کا واقعہ

حضرت بشر ابن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ علم ظاہری و باطنی سے منور تھے۔ ایک مرتبہ آپ سے کسی نے پوچھا آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے لوگ طرح طرح کی باتیں آپ کے خلاف کرتے ہیں اور آپ کو تارک سنت سمجھتے ہیں۔ فرمایا ان



سے کہہ دو کہ میں فرض کی مشغولیت کی وجہ سے سنت کا تارک ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مجھے شادی سے روکتا ہے۔

ترجمہ کنزالایمان: اور عورت کا حق ایسا ہے جیسا کہ ان پر شرع کے موافق

شرعی مسئلہ پوچھنے کے لئے حضرت بشر کا یہ جواب حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کیا گیا جس پر حضرت امام نے فرمایا بھلا بشر سے کیا مقابلہ ہو سکتا ہے؟ وہ تو تلوار کی نوک پر بیٹھے ہوئے ہیں اور خوف خدا تقوی میں بہت آگے ہیں۔

کچھ عرصہ بعد حضرت بشر کا انتقال ہو گیا تو بعد وفات کسی بزرگ نے خواب میں ان کی زیارت کی اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا جنت میں تقوی کی وجہ سے میرے درجے بلند کر دیئے گئے ہیں مگر شادی شدہ لوگوں کے درجات تک پہنچنا نصیب نہیں ہوا۔ اس کے بعد اس بزرگ نے حضرت بشر سے حضرت ابونصر کے بارے میں دریافت کیا جو کہ ایک اللہ کے ولی تھے؟ تو حضرت بشر نے فرمایا وہ مجھ سے ستر درجے زیادہ ہیں۔ اس بزرگ نے بہت ہی حیرت زدہ ہو کر پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے حالانکہ دنیا میں تو آپ تقوی و بزرگی میں ان سے آگے تھے؟ اس پر حضرت بشر نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے بھی کفیل تھے اور میں شادی نہ کر کے اس سے محروم ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں غیر شادی شدہ نہ جاؤں

مروی ہے سیدنا ابن مسعود صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری عمر میں سے صرف دس دن باقی رہتے ہوں تو میں پسند کروں گا کہ میری شادی ہو جائے تا کہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار غیر شادی شدہ نہ جاؤں۔



(احیاء العلوم ص ۲۳ ج ۲ قوت القلوب ص ۴۹۶)

یہ ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جذبہ

نیز! سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں طاعون میں فوت ہو گئیں، اور وہ خود بھی عارضہ طاعون میں مبتلا تھے تو فرمایا: زَوِّجُوْنِیْ

یعنی میری شادی کرو کیونکہ میں پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار غیر شادی شدہ جاؤں۔ (احیاء العلوم ص ۲۳ ج ۲ قوت القلوب ص ۴۹۷)

﴿نیک اولاد بخشش اور رفع درجات کا ذریعہ ہے﴾

نکاح کے ذریعہ نیک اور صالح اولاد حاصل کرنی ہے نیک اولاد ہی بخشش اور رفع درجات کا ذریعہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنت میں کسی مومن بندے کے درجات بلند کرتا ہے تو وہ بندہ عرض کرتا ہے یا اللہ یہ میرے درجے کس وجہ سے بلند کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بندے تیرے بیٹے نے تیرے لئے دعا استغفار کی ہے اس وجہ سے تیرے درجے بلند کیے گئے ہیں۔ (رواہ احمد، مشکوۃ ص ۲۰۶، سنن الکبری بیہقی ص ۷۹ ج ۷ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۸۷ ج ۱۰)

اور کشف الغمہ میں باستِغفارِ وَلَدِکَ کی جگہ بِدُعَاءِ وَلَدِکَ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ جنت میں کسی مومن بندے کے درجات بلند کرتا ہے تو وہ بندہ عرض کرتا ہے یا اللہ یہ میرے کس وجہ سے بلند کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بندے تیرے درجے اس لئے بلند کیے گئے ہیں کہ تیرے بیٹے نے تیرے لئے رفع

درجات کی دعا کی ہے۔ (کشف الغمہ ص ۵۲ ج ۲ سنن الکبریٰ بیہقی ص ۹۷ ج ۷)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا کہ نکاح کرنے کا فائدہ، ایک تو سنت رسول بھی ہے اور دوسرا بخشش کا ذریعہ بھی ہے۔ شادی نہ کرنا ایک سنت رسول کے خلاف بھی دوسرا بخشش کا ذریعہ بھی نہ ہوگا۔ شادی کرنا ہی بہتر ہے۔

بے اولاد بزرگ کا واقعہ

ایک بہت بڑے غیر شادی شدہ بزرگ کے بارے میں آتا ہے کہ لوگ ان سے شادی کرنے کے لئے کہتے تھے اور وہ بزرگ ہر دفعہ انکار کر دیتے تھے ایک روز وہ تہجد کی نماز پڑھ کر اٹھے اور وظیفہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے کہنے لگے کہ میری شادی کر دو دوست احباب نے شادی کر دی اور بعد میں اچانک ارادہ تبدیل ہونے کی وجہ دریافت کی تو بزرگ نے کہا کہ اب میں شادی کرنے پر یوں آمادہ ہوا کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے اور وہ آخرت میں میرے کام آسکے اصل میں واقعہ یہ ہے کہ آج میں نے خواب میں قیامت کا منظر دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ میں بھی میدان حشر میں کھڑا ہوں پیاس اور دیگر تکالیف کی وجہ سے بہت لوگ سخت مضطرب اور بے چین ہیں اسی دوران میں نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ کچھ چھوٹے چھوٹے بچے صفوں کو چیرتے ہوئے ادھر سے ادھر پھر رہے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نورانی چادریں پڑی ہوئی ہیں اور ہاتھوں میں چاندی کے جگ اور سونے کے گلاس ہیں اور بچے ایک ایک شخص کو پانی پلا کر چین دیتے ہیں اور کچھ لوگوں کو چھوڑتے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں میں نے بے چین ہو کر خود ایک بچے سے پانی طلب کیا تو وہ کہنے لگا ہم میں تمہارا کوئی بچہ نہیں ہے ہم تو اپنے ماں باپ کو پانی پلا رہے ہیں میں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس

بچے نے جواب دیا ہم سب مسلمانوں کے بچے ہیں اور چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔

﴿شادی مصلحت﴾

انسانی نفس کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں اگر ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کوئی جوازی محل نہ ہو تو انسان کا نفس اپنے تقاضوں کی تکمیل کے لئے ناجائز ذرائع اختیار کرنے پر مجبور کرے گا اور اس طرح بے حیائی و فحاشی کا ایک بازار گرم ہو جائے گا۔ لہٰذا دین اسلام نے نفسانی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے شادی کی تجویز کیا تا کہ نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے ایک جائز محل کی تعین ہو جائے۔ تا کہ ہر قسم کی بے حیائی و فحاشی اور فتنہ بازی کے ابواب بند ہو جائیں۔

﴿شادی کی غرض﴾

شادی مرد و عورت کے لئے قلبی و روحانی سکون کا باعث ہے اور اس سے باہم دو افراد یا دو خاندانوں کے درمیان پیار و محبت پیدا ہوتی ہے اسی طرح اولاد کا پیدا ہونا اور نسل انسانی کے سلسلہ کو جاری رکھنا شادی کی سب سے بڑی غرض ہے اور شادی دوسرے کئی دنیاوی معاملات اور غرض و مقاصد میں اہم کردار ادا کرتی ہے

﴿شادی کس نیت سے کرنی چاہیے﴾

شادی انسان کو گناہوں سے محفوظ کرنے زناء حرام کاری سے بچنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے اور حضور ﷺ کی امت میں اضافے کی نیت سے کرنی چاہیے۔ انشاء اللہ ثواب بھی حاصل ہوگا اور اگر فقط جنسی خواہشات کو پورا کرنے اور حصول لذت کی نیت سے شادی کی تو اس میں کوئی اجر و ثواب نہیں لہٰذا شادی میں نیت کو پیش نظر رکھنا چاہیے نہ کہ نیت فاسد کو

شادی کرنے کے فائدے

پیارے اسلامی بھائیو! شادی کرنے کے بہت سے فائدے ہیں جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔نمونے کے طور پر چند فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

شادی کے ذریعے شیطان سے حفاظت رہتی ہے شہوت کا جوش اور ہیجان کم ہوتا ہے نگاہیں نیچی رہتی ہیں، شرم گاہیں بدکاری سے محفوظ رہتی ہیں، شادی نسل انسانی کے تسلسل کا ایک ذریعہ ہے، شادی کے ذریعہ دل کو سکون ملتا ہے، بیوی کے پاس بیٹھنا اور دل لگی کی باتیں کرنا جس سے قلب کو تسکین و تسلی حاصل ہوتی ہے شادی کی وجہ سے مرد کو گھریلو ذمہ داریوں سے فراغت مل جاتی ہے اور گھر کا نظام صحیح ہو جاتا ہے، اگر انسان تنہا زندگی گزار رہا ہو تو اس کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے گھر کی صفائی سے لیکر کھانا کھانا وغیرہ پکانے تک ہر کام اسے خود ہی کرنا پڑتا ہے شادی کے ذریعہ اس میں آسانی ہو جاتی ہے شادی مجاہدہ نفس کا ایک عظیم ذریعہ ہے، مثلاً گھر کی دیکھ بھال اہل خانہ کے حقوق کی ادائیگی بیوی کی عادتوں پر صبر اور ان کی اصلاح وغیرہ وغیرہ یہ تمام امور بہت بڑی فضیلت رکھتے ہیں اور یہ شادی ایسی چیز ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی اور جنت تک باقی ہے، اسی لئے تمام انبیائے کرام اس مرحلے سے گزرے ہوئے ہیں، سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور وہ بھی جب دوبارہ زمین پر بحکم الٰہی تشریف لائیں گے تو اس وقت شادی کریں گے، اور ان کے ہاں اولاد بھی ہوگی۔

شادی نہ کرنے کے نقصانات

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے کہ ”میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں“ تو ثابت ہوا کہ جب شادی بمنزلہ لباس کے ہے تو بے نکاح رہنا عریانی ہے۔ اور ظاہر

ہے کوئی بھی شخص ننگا ہونا پسند نہیں کرتا۔ اور اس کے علاوہ ترک شادی بے شمار فتنوں کو جنم دیتا ہے جس سے انسان وسوسوں وخطرات میں اس طرح گھر جاتا ہے کہ ذہنی سکون اور عبادت میں لذت واطمینان بالکل تباہ وبرباد ہو جاتے ہیں۔

اور بعض لوگ تو ان وساوس وخطرات پر عمل پیرا بھی ہو جاتے ہیں۔ مثلاً عورتوں سے مبتلاء ہو گئے اور بعض لوگ اپنے ظاہری تقدس وپوزیشن کی حفاظت کے لئے عورتوں سے تو بچتے ہیں کیونکہ اس سے انسان بدنام ہو جاتا ہے لیکن امردو نوعمر لڑکوں کے فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو کہ عورتوں کے فتنہ سے بھی بڑھ کر ہے۔

اور بعض لوگ زناء وحرام کاری سے تو بچتے ہیں لیکن دوسرے کئی برے افعال میں ملوث ہو جاتے ہیں مثلاً بوس وکنار امرد لڑکوں کو اپنے ساتھ چمٹاتے ہیں اور بد نگاہی جیسی برائیوں میں پڑ جاتے ہیں۔

لہٰذا ان تمام مسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے اسلامی بھائیوں کی بارگاہ میں شادی کی جائز وناجائز صورتیں بیان کی جاتی ہیں تاکہ ہر اسلامی بھائی اپنے مذکورہ بالا کیفیات کو سامنے رکھ کر اپنی اصلاح کر سکے۔

﴿شادی کرنے یا نہ کرنے کی چھ صورتیں﴾

شادی کرنے یا نہ کرنے کی مندرجہ ذیل چھ صورتیں ہیں

۱۔ فرض: جو شخص مہر اور نان نفقہ دینے پر قادر ہو اور اسے مکمل یقین ہو کہ شادی نہ کرنے کی صورت میں زناء میں مبتلا ہو جائے گا تو شادی کرنا فرض ہے۔

۲۔ واجب: اگر زناء کا فقط اندیشہ ہو یقین کامل نہ ہو اور نان نفقہ پر بھی قادر ہو تو شادی کرنا واجب ہے۔

۳۔ سنت موکدہ: اگر شہوت کا فقط غلبہ ہو تو نکاح کرنا سنت موکدہ ہے۔

۴۔ مستحب: اگر شہوت کا غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا مستحب یعنی افضل ہے۔

۵۔ مکروہ: اگر اندیشہ ہے کہ شادی کرنے کی صورت میں نان نفقہ نہیں دے سکے گا اور زوجہ کے حقوق ادا نہیں کر سکے گا تو شادی کرنا مکروہ ہے۔

۶۔ حرام: اور اگر یقین ہو کہ شادی کرنے سے نان نفقہ نہیں دے سکے گا اور زوجہ کے حقوق ادا نہیں کر سکے گا تو شادی کرنا حرام ہے۔

﴿شادی کے سلسلہ میں والدین کی ذمہ داری﴾

پیارے اسلامی بھائیو! بعض نادان والدین اپنی کنواری لڑکیوں کو ان کے بالغہ ہونے کے بعد بھی کئی کئی سال گھروں میں بٹھائے رکھتے ہیں یہاں تک کہ بیچاری لڑکیاں تیس تیس چالیس چالیس سال کی عمر کو پہنچ جاتی ہیں۔ اور گھر ان کے اندھے سرپرستوں کو انجام کی ذرا برابر پرواہ نہیں ہوتی۔ جب کہ احادیث مبارکہ میں ایسے والدین کے وعید ہے کہ اگر شادی نہ کرنے کی صورت میں لڑکی سے کوئی خطا سرزد ہو تو اس کا گناہ باپ کے سر ہوگا۔

اگر کسی کو اس وعید کا خوف نہیں تو دنیا کی آبرو کو دنیادار بھی ضروری سمجھتے ہیں تو اس میں اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ چنانچہ کہیں حمل گرائے گئے ہیں کہیں لڑکیاں کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہیں اور اگر کسی شریف خاندان میں ایسا نہ ہو تو تب بھی وہ لڑکیاں ان والدین اور سرپرستوں کو دل ہی دل میں کوستی رہتی ہیں اور اس طرح یہ بیچاری مظلوم اور بے بس ساری زندگی گھٹ گھٹ کر زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ لیکن ان والدین اور سرپرستوں کو یہ بھی شرم نہیں آتی کہ خود باوجود بوڑھے ہو جانے کے

ایک بڑھیا جو اس لڑکی کی ماں ہے تنہائی میں لے جا کر اس کے ساتھ عیش و عشرت کرتے ہیں اور جس غریب اور مظلوم کی قدرت کی طرف سے عطا کردہ جائز خواہش و عیش کا موسم ہے اس کا کوئی احساس نہیں۔

آئیے: احادیث مبارکہ میں پیارے آقا مدنی مصطفی ﷺ ایسے والدین کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں سنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔

﴿تین چیزوں میں دیر نہ کرو﴾

بیشک نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی تین چیزوں میں دیر نہ کرو ایک نماز جب اس کا وقت ہو جائے۔ دوسرا جنازہ جب وہ تیار ہو۔ تیسرا لڑکے و لڑکی کی شادی میں تاخیر مت کرو جب مناسب رشتہ مل جائے۔

﴿اولاد کی شادی کرنے کا اجر﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کا خرچ اٹھائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے ان لڑکیوں کی فکر یعنی شادی وغیرہ سے آزاد کر دے اللہ تعالیٰ یقینی طور پر اس کے لئے جنت واجب کر دے گا مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ شخص کسی ایسے گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو جو نا قابل معافی ہو۔

﴿بے نکاح اولاد کا گناہ باپ کے سر ہوگا﴾

حدیث نمبر ۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ جس کی کوئی اولاد ہو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے اچھے آداب سکھائے اور جب وہ بالغ ہوجائے تو اس کی شادی کردے۔ اور اگر اولاد بالغ ہوجائے اور باپ نے اس کی شادی نہ کی اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہوا تو اس کا گناہ باپ کے سر ہوگا۔

حدیث نمبر۲

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تورات میں لکھا تھا کہ جس کی بیٹی بارہ برس کی ہوگی اور باپ نے اس کی شادی نہ کی اور اگر وہ کسی گناہ میں مبتلا ہوگئی تو اس کا یہ گناہ اس کے باپ کے سر ہوگا۔

وضاحت و خلاصہ: پیارے اسلامی بھائیوں! ان احادیث کی روشنی میں اولاد کی شادی کے معاملے میں والدین کی ذمہ داری کتنی اہمیت کی حامل و واضح ہے۔ لیکن بعض والدین اس طرح کا عذر کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس ذمہ داری سے بری الذمہ تصور کرتے ہیں کہ جناب کہیں سے مناسب رشتہ ملتا ہی نہیں تو کیا ہم اپنی بیٹی کا ہاتھ کسی کے ہاتھ ایسے ہی پکڑا دیں؟ پیارے بھائی اگر یہ عذر واقعی ہوتا تو صحیح تھا۔ یعنی سچ مچ اگر مناسب رشتہ نہیں ملتا تو واقعی یہ شخص اپنے عذر میں حق بجانب تھا لیکن خود اسی بات میں کلام ہے کہ جو رشتے آتے ہیں کیا وہ سب کے ہی بے موقع ہیں؟ اصل میں بات یہ ہے کہ انہوں نے بے موقع کا مفہوم خود اپنے ذہن میں اپنی مرضی کا بنا رکھا ہے۔ مثال کے طور پر ان کے نزدیک مناسب و موقع کا مطلب یہ ہے کہ۔

۱۔ لڑکے کا حسب و نسب حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسا ہو۔

۲۔ اخلاق و کردار میں جنید بغدادی کی طرح ہو۔

۳۔ دینی علم میں امام ابوحنیفہ کے برابر ہو یا دنیاوی علم میں بوعلی سینا کی مثل ہو۔

۴۔ حسن میں یوسف علیہ السلام کا ثانی ہو۔

۵۔ دولت وحکومت میں قارون وفرعون کے ہم پلہ ہو۔ وغیرہ وغیرہ

پیارے بھائی! آپ کی یہ خواہشات بے کار و مذموم ہیں کیونکہ ایک ہی شخص کے اندر ان تمام صفات کا پایا جانا ناممکن ہے۔ ایمانداری سے بتائیں کہ جن صفات کو جس درجہ میں آپ دوسروں کے اندر ڈھونڈتے رہے ہیں تو کیا جس شخص نے آپ کو اپنی لڑکی کا رشتہ دیا تھا جس کی وجہ سے آج آپ لڑکی کے باپ بن کر یہ فرمائشیں کر رہے ہیں اس شخص نے بھی آپ کے اندر اسی طرح تفتیش وتحقیق کی تھی۔ اگر اس نے بھی ایسی ہی تفتیش کی ہوتی جس طرح آپ کر رہے ہیں تو ساری زندگی چھڑے چھانڈ ہی رہتے۔ اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو آپ نے دوسرے مسلمان بھائی کی بدخواہی کیوں کی؟ حالانکہ آپ کے اندر بھی وہ اوصاف جمع نہیں ہیں تو پھر آپ نے کسی لڑکی پر قبضہ کیوں کر لیا؟ جب کہ حدیث میں ہے کہ جو چیز آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کر تو آپ نے اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کیا۔

دوسرے یہ کہ جب آپ اپنی لڑکی کے لئے ان صفات کا شوہر تلاش کرتے ہو۔ تو ایمانداری سے بتاؤ کہ جب اپنے لڑکے کے لئے کسی کی لڑکی کی درخواست کی تھی یا درخواست کرنے کا خیال ہے۔ کیا اپنے صاحبزادے میں بھی یہ صفات اسی درجہ کی دیکھ لیں یا دیکھنے کا ارادہ ہے۔

تیسرا یہ کہ جس طرح آپ دوسرے لڑکوں میں اتنی بے شمار صفات وخوبیاں ڈھونڈ رہے ہیں اگر کوئی دوسرا شخص آپ کی لڑکیوں میں اس سے دسواں حصہ خوبیاں اور ہنر دیکھنا شروع کر دے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ تمام عمر ایک لڑکی کی بھی ڈولی نہیں اٹھے گی۔

لہٰذا آپ کا یہ عذر کہ مناسب رشتہ نہیں ملتا بے موقع وفضول ہے۔

لڑکے اور لڑکی کی عمر میں فرق

شادی میں کامیابی و ناکامی میں لڑکے و لڑکی کی عمر کا بھی بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔ لہٰذا دوران شادی دونوں کی عمر کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ لیکن آج کل اس مسئلے میں لوگ بہت کوتاہی کرتے ہیں مثلاً جوان عورت کا نکاح بوڑھے سے کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ میاں کے مرنے کے بعد عورت کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے عموماً یہی ہوتا ہے شوہر کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے کم عمری ہی میں وہ جلد بیوہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس صورت میں دوسرے بے شمار مفاسد کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ مثلاً اگر عورت باحیا وعفیفہ اور پاکدامن ہو۔ تو اپنے جنسی تقاضوں کو دبا کر رکھتی ہے اور اس طرح ساری عمر کے لئے قید و بند میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس کے اندر پاک دامنی والی صفت موجود نہ ہو تو پھر جنسی تقاضوں کی تکمیل کے لئے ناجائز ذرائع اختیار کرتی ہے اور اس طرح بدکاری میں مبتلا ہو کر اپنی اور اپنے خاندان کی عزت تباہ و برباد کر ڈالتی ہے۔

اسی طرح اگر لڑکا چھوٹا ہو اور لڑکی عمر میں اس سے بہت بڑی ہو تو اس سے بھی بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ لڑکی پہلے ہی جوان ہو گئی اور لڑکا ابھی اتنا چھوٹا کہ اس کے اندر کوئی شعور ہی نہیں بلکہ بعض اوقات اتنا فرق ہوتا ہے کہ لڑکا اپنی بیوی کی گود میں کھیلنے کے لائق ہوتا ہے۔ اور پھر اس دوران یہ ہوتا ہے کہ لڑکی میں جوانی کے تقاضے پیدا ہو گئے اور لڑکا ابھی اس قابل ہی نہیں کہ اس کے تقاضے پورے کر سکے۔ تو پھر لڑکی بے راہ روی کا شکار ہو جاتی ہے یا پھر گھٹ گھٹ کر اپنی جوانی برباد کر ڈالتی ہے



لہٰذا میرے اسلامی بھائیو! شادی میں لڑکے اور لڑکی کی عمر میں تناسب کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے بزرگان دین نے فرمایا لڑکا لڑکی سے تقریباً پانچ چھ سال بڑا ہو کیونکہ عورت کے قوی ضعیف ہوتے ہیں۔ اور وہ مرد سے جلد بوڑھی ہو جاتی ہے لہٰذا ان دونوں کے درمیان پانچ چھ سال کا فرق رکھنا مناسب اور ضروری ہے۔

دوران شادی حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اکیس سال اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر پندرہ سال تھی۔ لہٰذا مناسب ہے کہ حضرت علی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے لڑکے اور لڑکی کی عمر پانچ یا چھ سال کی عمر کا فرق رکھنا مناسب ہے۔

کم عمری میں شادی کرنے کے نقصانات

کم عمری میں شادی کرنے کے بہت زیادہ نقصانات ہیں کیونکہ ابھی اعضاء میں پوری طرح کمال و پختگی پیدا نہیں ہو پاتی جس کی وجہ سے قوی ضعیف ہو جاتے ہیں۔ زمانہ سابقہ کے لوگ بہت قوی اور مضبوط ہوتے تھے۔ جس کی بنیادی وجہ یہی تھی کہ جب ان کے بدن میں کمال اور پختگی پیدا ہو جاتی تھی تب شادی کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے ان کی عمریں بھی زیادہ ہوتی تھیں۔ جب کہ آج کل مختلف قسم کی فضول وجوہات کی بناء پر شادیوں میں بہت جلدی کی جاتی ہے۔ مثلاً والدین اور بہن بھائیوں کو چھوٹے چھوٹے دولہا اور دلہن دیکھنے کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ اور بعض والدین کو یہ خوف ہوتا ہے کہ موت کا کیا پتا اچانک مر گئے تو بیٹے کی شادی نہ دیکھ سکیں گے۔ اور آج کل فحاشی و عریانی عام ہونے کی وجہ سے خود اولاد کو جوش بڑھ جاتا ہے اور بعض تو ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی مستیاں شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے والدین کو ان کی شادی کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کم عمری میں شادی کی

وجہ سے ماں باپ ہی چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بچے بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔اور بالغ ہونے کے بعد بھی سات آٹھ سال کے نظر آتے ہیں۔

شادی سے پہلے لڑکی میں یہ صفات دیکھ لو

پیارے اسلامی بھائیوں! اچھی اور کامیاب زندگی کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کے پاس مال و دولت ہو ساز و سامان اور عیش و عشرت ہو۔ گاڑی بنگلہ یا بہت سی ڈگریاں ہوں۔ بلکہ اچھی اور کامیابی زندگی کا دار و مدار صرف نیک پارسا اور قناعت پسند عورت میں ہے لیکن آج کل بدقسمتی سے عورت پر کم اس کے جہیز و مال و دولت پر زیادہ نظر ہوتی ہے۔

آئیے : دین اسلام نے شادی کے لئے کس قسم کی عورت کی تاکید فرمائی اور اس کے اندر کسی قسم کی خوبیوں کو پیش نظر رکھ کر نکاح کرنے کا درس دیا۔

کون سی عورت سب سے اچھی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کون سی عورت شادی کے لئے سب سے اچھی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی عورت کہ جب اس کا شوہر اسے دیکھے تو اس کا دل خوش ہو جائے۔اور جب شوہر اسے کوئی حکم دے تو فورا بجالائے۔اور عورت اپنے اور مال کے بارے میں کوئی ناگوار بات کر کے اس کے خلاف نہ کرے۔(نسائی)

محبت کرنے اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ



نے فرمایا ایسی عورت سے شادی کرو جو محبت کرنے اور زیادہ بچے جننے والی ہو۔ کیونکہ میں اپنی امت کی کثرت پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ (ابوداؤد ص ۲۸۰۔ والنسائی ص ۰ ۷ مشکوۃ ص ۲۶۷۔ الترغیب والترہیب ص ۴۶ ج ۳، ابن حبان ص ۱۴۴ ج ۶)

﴿سیاہ فام سیاہ بچے جننے والی خوبصورت بانجھ عورت سے بہتر ہے﴾

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ خوبصورت بانجھ عورت کو چھوڑ دو سیاہ فام بدصورت بچے جننے والی عورت سے شادی کرو کہ میں بروز قیامت دوسری امتوں پر اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔

خلاصہ کلام: پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ شادی میں اولاد کی طلب کو بڑا دخل ہے اس لئے آپ ﷺ نے سیاہ فام اور بد صورت عورت کو خوبصورت عورت پر ترجیح دی ہے۔ حالانکہ خوبصورت عورت مرد کے لئے گناہوں سے بہترین پناہ گاہ ہے اور اس سے نگاہیں غیر عورت کی طرف نہیں اٹھتیں۔

ایک اور حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک دفعہ شادی کے متعلق فرمایا کہ جو شخص کسی عورت سے اس کی شہرت اور عزت کی بناء پر شادی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو کچھ نہیں دیتا سوائے ذلت و رسوائی کے اور جو شخص کسی عورت سے اس کی مالداری اور دنیاداری کی وجہ سے شادی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی تنگ دستی اور بربادی کا خود ذمہ دار بنتا ہے۔ اور جو شخص کسی عورت سے اس کے حسن و نسب اور خاندان کی وجہ سے شادی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی کمینگی اور ذلت میں اضافہ کر دیتا ہے۔ اور جو شخص کسی عورت سے صرف اپنی نگاہ و شرم گاہ کی حفاظت اور

سنت رسول اور دین داری کے خیال سے دین دار عورت سے شادی کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس کی بیوی میں اور بیوی کے لئے اس کے شوہر میں برکت اور رحمت عطا کر دیتا ہے۔

برے خاندان کی خوبصورت عورت سے بچو

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو تم غلاظت کے ڈھیر پر اگی ہوئی سبزی سے بچو، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ اس سے آپ کی کیا مراد ہے۔ فرمایا برے خاندان کی خوبصورت لڑکی سے مت شادی کرو۔

اپنے نطفے کے لئے اچھا انتخاب کرو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو اپنے نطفے کے لئے اچھی عورت کا انتخاب کرو۔ کیونکہ قرابت داری کی رگیں باپ دادوں سے اولاد کے جسموں میں منتقل ہوتی ہے۔

بیوی ہو تو ایسی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت دین دار ہوتی ہے وہ اپنے شوہر کی مدد کرتی ہے۔ تھوڑی شے پر قناعت کرتی ہے۔ اور اس کے برعکس بے دین عورتیں شوہر کو گناہ اور غم میں مبتلا رکھتی ہیں! ایسی عورتوں سے وہی بچتا ہے جسے خدا بچائے۔

واقعہ: حضرت شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ شاہی خادان سے تعلق رکھنے کے

باوجود بہت سی عظیم المرتبت بزرگ گزرے ہیں آپ چونکہ شاہی خاندان سے تھے اس لئے کرمان نے آپ کی صاحبزادی کے ساتھ نکاح کرنے کا پیغام بھیجا تو حضرت شجاع کرمانی نے شاہ سے تین دن کی مہلت طلب کی اور ادھر تین روز مسلسل آپ مسجد کے اطراف اس نیت سے چکر کاٹتے رہے کہ کوئی اللہ والے درویش کامل مل جائیں تو میں اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کردوں۔ چنانچہ تیسرے دن ایک نوجوان بزرگ خلوص قلب کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے مل گئے تو آپ نے ان کے قریب جا کر دریافت کیا کہ کیا آپ نکاح کے خواہش مند ہیں انہوں نے کہا کہ میں تو بہت ہی غریب اور تنگ دست آدمی ہوں مجھ سے کون اپنی لڑکی کا نکاح کرسکتا ہے۔ یہ سن کر حضرت شجاع کرمانی نے فرمایا کہ میں اپنی لڑکی کو آپ کے نکاح میں دیتا ہوں چنانچہ باہم رضا مندی سے نکاح ہوگیا اور جب صاحبزادی اپنے شوہر کے گھر پہنچی تو دیکھا کہ ایک کوزے میں پانی ہے اور سوکھی ہوئی روٹی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوا ہے اور جب شوہر سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ آدھی روٹی اور آدھا پانی کل میں نے کھالی تھی اور آدھی آج کے لئے بچا رکھی تھی۔ یہ سن کر بیوی نے اپنے والدین کے پاس جانے کی خواہش ظاہر کی تو اس درویش شوہر نے کہا کہ میں نے تو پہلے ہی یہ بات سوچ رکھی تھی کہ شاہی خاندان کی لڑکی ایک فقیر اور مفلس کے ساتھ کس طرح گزارہ کرلے گی میرے ساتھ تمہاری نہیں بنے گی۔ بیوی خاموشی سے یہ سب سن کر کہنے لگی جناب من یہ بات قطعی نہیں ہے بلکہ میں تو اپنے باپ سے یہ شکایت کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا میں تیرا نکاح کسی متقی اور اللہ پر توکل کرنے والے سے کررہا ہوں مگر اب مجھے آپ کے گھر آنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ میرا نکاح تو ایسے شخص سے

کر دیا گیا ہے جس کو خدا پر بھروسہ نہیں ہے اور دوسرے دن کے لئے کھانا بچا کر رکھتا ہے جو کہ اللہ پر توکل کے بالکل منافی ہے۔ لہٰذا اب اس گھر میں یا تو میں رہوں گی یا روٹی رہے گی۔

دیندار عورت کو فوقیت دو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شادی میں عورت کے اندر چار چیزوں کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

ا۔ دینداری ۲۔ عالی نسب ۳۔ مالداری ۴۔ خوبصورتی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کامیابی اس مرد کے لئے ہے جو فقط دین داری کی وجہ سے عورت کے ساتھ شادی کرے لہٰذا تم دین داری کو ترجیح دو۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ نے عورت کے ساتھ شادی کے سلسلے میں تمام باتوں سے زیادہ دین داری کو ترجیح دی۔ کیونکہ دین دار اور نیک سیرت عورت اپنے خاوند کے لئے دینی لحاظ سے زیادہ مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اور حقیقت میں دین داری ہی سرمایہ حیات ہے اور ایسی عورت کی وجہ سے پورا گھر جنت کا نمونہ بن جاتا ہے۔ اب حضور ﷺ کے بیان کردہ چاروں صفات کے علیحدہ علیحدہ وضاحت کی جائے گی ملاحظہ ہوں۔

پہلی صفت دینداری

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ و رسول کے نزدیک دین داری اور نیک سیرت عورت دوسری تمام عورتوں سے افضل و بالا تر ہے۔ چاہے دوسری عورتیں حسن و خوبصورتی کی کتنی ہی مالک کیوں نہ ہوں۔ اسلام میں دین کی خوبی کے سامنے حسن و جمال کی کوئی حیثیت نہیں چاہے دنیا والوں کی نگاہ میں یہ کتنا ہی قیمتی جوہر کیوں نہ ہو۔

لہٰذا شادی کے لئے عورت کے انتخاب میں یہی صفت پہلے تلاش کرنا ہر اسلامی بھائی پر بہت ضروری ہے۔ اس لئے کہ اگر عورت دین میں کمزور ہوئی اور نماز و تلاوت کی پابند نہ ہوئی یا اپنی عزت و عصمت کی حفاظت پوری طرح نہ کرسکی تو شوہر کے لئے ذلت و رسوائی کا سبب بنے گی۔ اس کی زندگی بے مزہ ہو کر رہ جائے گی دماغی الجھن بڑھتی چلی جائے گی اور پھر یہ بھی قابل غور ہے کہ اگر خدانخواستہ وہ عورت بے دینی اور تارک نماز ہونے کے ساتھ خوب صورت بھی ہوئی تو شوہر کو یہ ہمت بھی نہ ہو سکے گی کہ وہ اسے طلاق دے اس طرح ایک دنیا دار بداطوار، بدکردار، بے دین اور بے غیرت عورت کے ساتھ اسے زندگی کے دن گزارنے ہوں گے۔ اور اس طرح یہ شادی خانہ بربادی میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔

﴿دوسری صفتِ حسب ونسب﴾

شادی کے معاملے میں جو صفات عورت میں مطلوب ہیں ان میں سے دوسری صفت حسب ونسب ہے یعنی لڑکی ایسے خاندان کی چشم و چراغ ہو جس میں دین و پرہیز گاری کے ساتھ خاندانی اور اعلیٰ ظرفی کا شرف بھی ہو، شریفہ اور خدمت گزار ہو، خاندانی، خوش اخلاقی، بلند کرداری، خدمت گزاری یہ سب عورت میں ہونا لازمی ہیں دین داری کے بعد ان ہی کا مقام ہے اس لئے کہ خاندان کے اثرات لڑکی پر ضرور مرتب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر لڑکی کسی بے دین، بد اصل، بدتہذیب، بداخلاق، بد مزاج اور زبان دراز گھرانے کی ہوئی تو وہ نہ تو خود تربیت یافتہ اور با ادب ہوگی اور نہ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت اور اچھی طرح پرورش کر سکے گی اور اس قسم کی عورت سے نفع کم ہوگا اور نقصان زیادہ۔

تیسری صفت خوبصورتی

شادی کے لئے عورت میں حسن و جمال بھی مطلوب ہونا چاہیے کیونکہ خوبصورت عورت مل جانے کے بعد مرد زناء وغیرہ سے اکثر محفوظ رہتا ہے اور طبعی طور پر بھی انسان خوبصورتی اور اچھائی کا دلدادہ ہوتا ہے، بن صورت عورت ملے تو یہ ممکن ہے کہ وہ دوسری خوبصورت عورتوں میں مبتلا ہو جائے اور اس طرح حرام کاری اور بد معاشی کے لئے راستہ کھل جائے جو آج کے معاشرہ میں ہمارے مشاہدہ میں بہت آرہی ہے۔لیکن اس معاملے میں مرد کے لئے زیادہ کامیاب اور مناسب بات یہ ہے کہ صرف عورت کی خوبصورتی اور سفید چمڑی سے متاثر ہو کر نہ جائے بلکہ دینداری اور حسن سیرت کو لازم سمجھے محض عورت کی خوبصورتی اور سفید چمڑی سے متاثر ہو کر شادی کرنا اور دین کو بالائے طاق رکھ دینا گویا اپنے کو ظالم اور خدا کا باغی قرار دینا ہے اور خدا کے دین سے مذاق کرنا ایسا کرنے والوں کا اسلام دنیا کے رجسٹر میں خواہ کچھ بھی ہو مگر خدا کے رجسٹر میں اس کا اسلام ایک نمائشی اسلام لکھا جاتا ہے جس کا انجام سراسر ناکامی اور بربادی پر ختم ہوتا ہے۔

اس لئے شادی میں فقط خوبصورتی کامیابی کے لئے کافی نہیں اور وہ شادی کے مقاصد کی تکمیل کے لئے کافی ہے۔ ہاں اگر دین ساری کے ساتھ خوبصورت بھی ہو، نیک سیرت کے ساتھ حسن صورت بھی ہو تو نور علی نور ہے جو ایسی نعمت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

چوتھی صفت عورت بانجھ نہ ہو

شادی کے سلسلے میں عورت کے اندر جو صفات مطلوب ہیں ان میں سے چوتھی



صفت عورت کا بانجھ نہ ہونا ہے، یہ بھی ایک قابل لحاظ صفت ہے اگر کسی طرح یہ بات معلوم ہو جائے کہ عورت کے اندر بچے جننے والی صلاحیت نہیں ہے تو ایسی عورت سے شادی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی کہ ایسی عورت سے شادی کرو جو بچے جننے والی ہو کیونکہ بروز قیامت میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔

﴿ماڈرن والدین کی ماڈرن خواہش﴾

آجکل ہمارے ہاں اپنی کم فہمی، کم ظرفی، بے دینی، دنیا طلبی، خدا فراموشی، کمینہ پن، اور ذہنی دیوالیہ پن کی وجہ سے اچھے شوہر اور اچھی بیوی کا مطلب ہی غلط لیا جاتا ہے۔ مثلاً اچھے شوہر کا مطلب آج کل جو ہم اپنے ذہن کی خرابی اور عقل کی کمی کی وجہ سے سمجھ رہے ہیں کہ لڑکا خوبصورت ہو، دولت و طاقت کا مالک ہو، انجینئر ہو، ڈاکٹر ہو، فلمی ہیرو کی طرح تو فر ہو، سمگلنگ سے چرس اور افیون کی خفیہ تجارت سے دھوکے اور حرام پھیری سے کمایا ہوا امیر ہو، رشوت لے لے کر حرام کمائی سے گھر بنگلہ گاڑی بنانے والا سرمایا دار ہو، غریبوں کا خون چوسنے اور ظلم و جبر کرنے والا قوم کا لیڈر ہو، نماز و تلاوت اور رسول خدا کی اطاعت سے دور شیطان کے برادر ہو، داڑھی منڈا کر نامرد بننے والا، پتلون سوٹ بوٹ ٹائی اور اسٹائل لگانے والا یہود و نصاریٰ کا پیروکار ہو، کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والا، کھانا کھانے والا، بائیں ہاتھ سے پانی پینے والا اور انگریزی فیشن پر چلنے والا مغرب پرست سردار ہو وغیرہ وغیرہ۔

اس طرح اچھی بیوی کا مطلب اپنے ذہنی دیوالیہ پن اور حماقت کی وجہ سے سمجھ رہے ہیں کہ چمڑی سفید ہو، خوبصورت ہو، امیر گھرانے کی ہو، نازنخرے والی ہو، ہر وقت میک آپ اور ٹیپ ٹاپ کرنے والی ہو، ہر ایک سے باتیں کرنے والی ہو، بے

پردگی کے ساتھ بازاروں میں سڑکوں اور پارکوں میں گھومنے والی ہو، مارکیٹنگ کرنے والی اور دکانداروں سے بے حجاب سودا کرنے والی ہو، پڑھانے والی اور دفتروں میں نوکری کرنے والی ہو، نہ نماز وتلاوت سے کوئی مطلب ہو اور نہ ہی خدا کی عبادت اور خوف آخرت سے کوئی واسطہ ہو، جب کہ اچھی بیوی کا مطلب یہ ہرگز نہیں نہ شرعاً نہ اخلاقاً۔

آج کل لڑکے کے والدین کی نظر لڑکی کی اخلاقی سیرت پر نہیں، نفس کی پاکیزگی پر نہیں، پردہ نشینی اور خاندان پر نہیں، عزت وشرافت پر نہیں، عبادت وآخرت پر نہیں بلکہ عارضی دولت وشہرت پر، سونے چاندی پر، نوٹوں پر، ملازمت اور موٹی تنخواہ پر، ظاہری ٹیپ ٹاپ پر اور چمک دمک پر دنیاوی تعلیم ڈپلومہ، ڈگری، انگریزی لکھنے پڑھنے میں ماہر اور عہدے پر چلی گئی ہے۔

لوگوں کی بدنصیبی اور کم ظرفی کا عالم یہ ہے کہ وہ مستقل کو نہیں حال کو دیکھ رہے ہیں، نماز وتلاوت کو نہیں صورت اور پنچایت کو دیکھ رہے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ آج کل کے والدین اس طرح کے لڑکے کو اپنی پیاری بچی کے محفوظ مستقبل اور باہمی خوشحالی کا ضامن سمجھ رہے ہیں۔ جب کہ ایک جاہل سے جاہل کی عقل بھی یہ کہتی ہے کہ شرافت وسیرت سے محروم رشوت لینے والا لوگوں پر ظلم وجبر کرنے والا دوسروں کا حق مارنے والا خدا کا فرض اور بندے کا قرض ادا نہ کرنے والا کبھی اس قابل ہو ہی نہیں سکتا اور ایک نہ ایک دن قدرت کی مار اس پر کسی نہ کسی شکل میں ضرور پڑ کر رہتی ہے۔

پہلے زمانے میں شادیاں بے حد کامیاب ہوتی تھیں اور طلاق کا اطلاق خودکشی اور اغوا کی واردات، شاذ ونادر تھیں۔ آج کے دور کی مانند عام نہیں تھیں اس کی واحد وجہ یہی تھی کہ لڑکے اور لڑکی کے والدین حقیقی طور پر سنت رسول ﷺ کے پابند تھے اور

شریعت کے احکام پر عمل کرتے تھے نہ کہ پنچایت پر اور نہ جہالت و گمراہی پر ایمان کی دولت کو سب سے بڑی دولت سمجھتے تھے صورت کو نہیں سیرت کو دیکھتے تھے، ڈگری کو نہیں اخلاق کو دیکھتے تھے شہرت کو نہیں شرافت کو دیکھتے تھے، جہیز کو نہیں خاندان کو دیکھتے تھے، زیور کو نہیں عادات و کردار کو دیکھتے تھے، کیونکہ ان کے نزدیک لڑکی میں ان اوصاف کا پایا جانا ہی سب سے بڑی دولت تھی۔ وہ چاہتے یہی تھے کہ آنے والی لڑکی اچھی بیوی، اچھی بہو، اچھی ماں، اچھی سرپرست ثابت ہو، اپنے اور آنے والے گھر کا نام روشن کرے۔ اب تو یہ سب اوصاف ایک خواب اور مصنوعی بن کر رہ گئے ہیں اب ان چیزوں پر نظر رکھنے والے کہاں ہیں۔ پیسے کے شیطان نے سب کو اپنا بنا رکھا ہے۔ اس ماڈرن دور میں اگر دولہا کے اندر یہی دیکھ لیا جائے تو بہت ہے کہ وہ مسلمان بھی ہے کہ نہیں اور لڑکی مسلمان کے گھر جا رہی ہے کہ کافر کے۔ آج کل کے بہت سے تعلیم یافتہ لوگ ایسے آزاد ہوئے ہیں کہ بہت سوں کا ایمان و اسلام ہی باقی نہیں اسلام اور تہذیب کو ایک غیر ضروری چیز سمجھ لیا ہے۔ اور بعض لوگوں کو اسلام سے اس قدر اجنبیت ہو گئی ہے کہ نام بھی مسلمانوں کا سا پسند نہیں کرتے۔ اور اس کو اپنی شان کے خلاف اور ذلت سمجھتے ہیں اور کلمہ گو ہو کر اہل یورپ اور انگریزوں کے سے نام رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل و ہوش سے نوازے۔ (آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

لڑکے و لڑکی سے رائے لینے کا حکم

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کی شادی ان کی اجازت کے بغیر مت کرو۔

اس حدیث پاک کی رو سے بالغہ عورت خود مختار ہے کہ شادی کرے یا نہ کرے



اور جس کے ساتھ چاہے کرے کوئی شخص اس پر زبردستی نہیں کر سکتا۔ اگر وہ خود اپنی شادی کسی سے کرے تو نکاح ہو جائے گا چاہے اس کے ولی یعنی سرپرست کو خبر ہو یا نہ ہو اور ولی چاہے اس نکاح سے راضی ہو یا نہ ہو ہر طرح سے عورت کا کیا ہوا نکاح درست ہے۔ لیکن ایک صورت مستثنیٰ ہے کہ اگر عورت ولی کی اجازت کے بغیر غیر کفو یعنی اپنے سے کم ذات والے سے شادی کر لے اور ولی اس نکاح سے راضی نہیں تو یہ نکاح درست نہیں ولی فوراً ان میں جدائی کروائے۔

اجازت کے بغیر نکاح کرنے کا حکم

شادی بیاہ میں بعض دفعہ لڑکے اور لڑکی کی رضامندی حاصل نہیں کی جاتی اور ان کا آپس میں نکاح کر دیا جاتا ہے۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ شادی جو کہ عمر بھر کے لئے دو شخصوں کا تعلق ہے جس کے ساتھ ہزاروں معاملات وابستہ ہوتے ہیں۔ اب وہ تعلق تو ہو میاں بیوی کا اور رائے ہو دوسرے کی اور لڑکا و لڑکی اس پر ناخوشی کا اظہار کرتے ہوں اور ان میں سے ایک انکار بھی کر رہا ہو لیکن اس پر جبر کر کے خاموش کر دیا جاتا ہے اور ان سے ذرا بھی نہ پوچھا جائے اور زبردستی نکاح کر کے ساری زندگی کے لئے اسے مصیبت میں جوت دیا جائے یہ ظلم نہیں ہے اور کیا یہ عقل و نقل کے خلاف نہیں ہے کیسا ظلم و ستم ہے کہ اپنی انا پرستی اور بعض مہمل مصلحتوں کی وجہ سے ان کی رضامندی کا ذرہ برابر خیال نہیں اور اس طرح نااتفاقی و ناچاقی اور نفرتوں کی بلا ان کے گلے میں ڈال کر ان کی زندگیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اجیرن و دشوار بنا دیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس طرح کی شادیاں خانہ آبادی کی بجائے خانہ بربادی کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اس کلام کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر جگہ لڑکے و لڑکی پر ہی سارا دارو مدار رکھ دیں۔ کیونکہ یقیناً بعض جگہ لڑکا اور لڑکی صحیح رائے نہیں دے سکتے لہٰذا بہتر طریقہ یہ ہے کہ سرپرست حضرات اپنے تجربہ اور شفقت سے تمام مصلحتوں کو پیش نظر کر کے مناسب رشتہ تجویز کریں اور اس کے بعد احتیاطی تقاضوں پر نظر کرتے ہوئے لڑکا و لڑکی سے اس رشتے کی رضامندی و اجازت طلب کر لیں تاکہ ان کی رائے کا بھی لحاظ ہو جائے اور آپ کی صواب دید کے مطابق یہ شادی بھی خانہ آبادی بن جائے۔

نکاح اعلانیہ ہونا چاہیے

بعض حضرات اپنی نفسانی مصلحتوں کے پیش نظر خفیہ نکاح کر لیتے ہیں۔ اس سے بے شمار خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ خفیہ نکاح ویسے بھی سنت کے خلاف ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

''اعلنوا النکاح'' نکاح اعلانیہ کرو۔ اور دوسری یہ کہ بعض آئمہ کرام کے نزدیک خفیہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔ اور ہمارے یعنی حنفیوں کے نزدیک خفیہ نکاح دو مردوں کی گواہی میں ہو تو جاتا ہے لیکن پھر بھی علماء کرام کے اختلاف میں پڑنا خود ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔ تیسرا یہ کہ اگر یہ طریقہ رائج ہو جائے تو بہت سے مرد و عورت زناء کاری میں مبتلا ہونے کے بعد حمل یا کسی کو اطلاع ہو جانے سے اپنی رسوائی دیکھیں تو بہت آسانی سے خفیہ نکاح کا جھوٹا دعویٰ کر کے اپنا تحفظ کر لیں گے۔

چوتھا یہ کہ کسی ایسی عورت پر ظلم ہو سکتا ہے کہ جس کے ساتھ کوئی شخص شادی کرنا چاہتا ہو لیکن یہ عورت اسے قبول نہیں کرتی۔ اب یہ شخص شیطانی پر اتر آئے اور کسی دو

مُردہ آدمیوں کا نام لے کر یہ دعویٰ کر دے کہ ان کے سامنے اس عورت کے ساتھ میرا خفیہ نکاح ہو گیا تھا۔ اب اس دعویٰ کے بعد اپنے دو چار ساتھیوں کی مدد سے اس عورت پر زیادتی کرے اور عام لوگ اسی خیال میں رہیں کہ ان کا آپس میں نکاح ہو گیا ہے لہٰذا اس کی اپنی عورت ہے ہم اس کی کیا مدد کریں۔

غرض پیارے اسلامی بھائیو! خفیہ نکاح بے شمار مفاسد کا باعث بن سکتا ہے لہٰذا نکاح اعلانیہ ہوتا کہ سنت رسول ﷺ پر بھی عمل ہو جائے اور فسق و فجور کے ابواب بھی بند ہو جائیں۔

مجبوری کی وجہ سے خفیہ نکاح کا حکم

بعض اوقات کسی شرعی مجبوری کی وجہ سے خفیہ نکاح کی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک عورت جو بیوہ ہے اب کسی سے دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے لیکن اعلانیہ نکاح کرنے میں اپنے جاہل ورثاء سے اس کو قتل ہو جانے کا خوف ہے اور کسی دوسری جگہ سفر کرنے میں ساتھ کوئی محرم نہیں اور اس نے خفیہ نکاح کر لیا اور اپنے شوہر کے ساتھ امن میں دوسری جگہ چلی گئی تو اس طرح نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اجازت کے بغیر کئے گئے نکاح کا حکم

پیارے اسلامی بھائیو! لڑکے اور لڑکی کی رضا مندی یا عدم رضا مندی کی صورت میں کئے ہوئے نکاح کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(ا) پہلی صورت یہ ہے کہ اگر لڑکا یا لڑکی نابالغ ہوں تو وہ خود مختار نہیں ہیں بغیر ولی سرپرست کی اجازت کے ان کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ اگر انہوں نے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کر لیا یا ولی کے بغیر کسی اور شخص نے ان کا نکاح کر دیا تو یہ نکاح ولی

کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر ولی اس نکاح سے راضی ہو جائے تو نکاح ہو گیا اور اگر راضی نہیں تو نکاح نہیں ہوا۔

(۲) اگر لڑکی بالغ ہو گئی اور اس کے باپ یا ولی نے اس سے نکاح کی اجازت چاہی یا لڑکی کو نکاح کی خبر پہنچی اور لڑکی نے انکار کر دیا تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوا کیونکہ ولی کو نکاح کا اختیار لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد ختم ہو گیا۔ (درمختار)

(۳) اگر لڑکی بالغہ ہے اور اس کے ولی نے اس سے نکاح کی اجازت طلب کی یا اسے نکاح کی خبر ہوئی اور وہ خاموش رہی تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ لڑکی باکرہ (کنوری ہے) تو اس کی خاموشی رضامندی تصور کی جائے اور نکاح ہو جائے گا۔ اور اگر لڑکی ثیبہ (جو پہلے شوہر دیکھ چکی ہو یعنی یہ اس کی دوسری شادی ہو) تو اس کی خاموشی کافی نہیں اسے زبان سے بولنا پڑے گا۔

چھوٹی عمر میں شادی کرنے کے نقصانات

بعض لوگوں میں یہ نقص عام ہے کہ بہت چھوٹی عمر میں شادی کر دیتے ہیں جب بچے و بچی میں کچھ تمیز ہی نہیں ہوتی کہ نکاح کیا چیز ہے اور اس کے کیا حقوق ہوتے ہیں۔ بعض اوقات لڑکا نالائق نکلتا ہے اور لڑکی اس کو پسند نہیں کرتی یا خود لڑکی کے سرپرست پسند نہیں کرتے۔ اب نکاح توڑنے کا مسئلہ اور فکر پیدا ہو جاتی ہے۔ کوئی علماء سے مسئلہ پوچھتا ہے۔ تو کوئی بغیر مسئلہ پوچھے دوسری جگہ نکاح کر دیتا ہے۔ اور لڑکا ہے کہ سرکش گھوڑا نہ اس کے حقوق ادا کرتا ہے نہ اس کو طلاق دیتا ہے غرض ایک بلا اور لا علاج مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے اور دونوں خاندانوں میں دشمنی کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔

بعض اوقات کم عمری میں نکاح کرنے سے یہ ہوا کہ نکاح ہونے کے بعد لڑکا



بڑا ہوا تو اسے وہ لڑکی پسند ہی نہیں چنانچہ وہ اپنے لئے کہیں اور تلاش کر لیتا ہے اور پہلی کی نہ خبر گیری کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے اور اپنی مجبوری یہ ظاہر کرتا ہے کہ مجھ کو خبر ہی نہیں کہ میرا نکاح کب ہوا؟ جنہوں نے کیا وہ ذمہ دار ہیں۔

بعض اوقات دونوں بچپن میں اکٹھے کھیلتے اور لڑتے ہیں جس کا اثر بعض جگہ یہ ہوتا ہے کہ آپس میں نفرت اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور چونکہ شروع ہی سے دونوں ساتھ رہے ہیں۔ اس لئے شوہر کو کوئی خاص کشش یا میلان نہیں ہوتا جیسا کہ بالغ ہونے کے بعد نئی بیوی کے ملنے سے ہوتا ہے۔ لہٰذا اس طرح بچپن میں کی ہوئی شادی خانہ آبادی کی بجائے خانہ بربادی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

ولی یا سرپرست کسے کہتے ہیں

لڑکے یا لڑکی کے نکاح کا جس کو اختیار ہوتا ہے اس کو ولی کہتے ہیں۔ ترتیب کے اعتبار سے اولیاء کے درجات اس طرح ہیں۔

۱۔ سب سے لڑکے و لڑکی کے باپ کو ولایت کا حق حاصل ہے۔

۲۔ باپ نہ ہو تو دادا ولی ہوگا۔

۳۔ دادا نہ ہو تو پردادا

۴۔ یہ بھی نہ ہو تو پھر سگا بھائی

۵۔ یہ نہ ہو تو باپ شریک بھائی

۶۔ یہ نہ ہو تو بھتیجا

۷۔ پھر بھتیجے کا لڑکا

۸۔ پھر اس کا پوتا

۹۔ پھر سوتیلا چچا اور اس کے لڑکے پوتے پڑپوتے

۱۰۔ یہ بھی نہ ہوں تو باپ کا چچا

۱۱۔ پھر باپ کے چچا کی اولاد

۱۲۔ یہ بھی نہ ہوں تو دادا کا چچا پھر اس کے لڑکے پھر پوتے پھر پڑپوتے وغیرہ وغیرہ.........

۱۳۔ اور اگر ان میں بھی کوئی نہ ہو تو پھر ماں، پھر دادی، پھر نانی، پھر حقیقی بہن، پھر سوتیلی یعنی باپ شریک بہن، پھر وہ بھائی بہن جو ماں شریک ہوں، پھر پھوپھی، پھر ماموں پھر خالہ وغیرہ۔ (بہار شریعت حصہ ساتواں ولی کا بیان)

نوٹ: یاد رہے کہ نابالغ شخص کسی کا ولی نہیں بن سکتا۔

منگنی کی حقیقت

شادی بیاہ کی دیگر رسومات میں ایک اور رسم جس کا بڑی خصوصیت کے ساتھ اہتمام کیا جاتا ہے بلکہ بعض علاقوں میں تو اسے فرض عین کا درجہ حاصل ہے۔ اور وہ ہے منگنی کی رسم۔

پیارے بھائیو! منگنی کی حقیقت میں وعدہ ہے اور یہ وعدہ زبان سے بھی کیا جا سکتا ہے بلکہ خط کے ذریعہ بھی یہ وعدہ ہوسکتا ہے لیکن آج اس رسم کو جب تک برادری کے مردوں وعورتوں کے اجتماع کی صورت میں اور کھانے پینے کے اہتمام کے ساتھ ادا نہ کیا جائے تو اپنی ذلت ورسوائی تصور کیا جاتا ہے۔

پیارے بھائیو! ایمان داری سے بتائیں جس چیز کو دین اسلام نے ضروری نہیں ٹھہرایا اس کو اس قدر سمجھنا شریعت کا مقابلہ ہے کہ نہیں۔ اور اس طرح برادری و

دوست احباب کو بلا کر اور اس کے کھانے پینے اور مٹھائی کا اتنے زور و شور کے ساتھ اہتمام کر کے فضول پیسہ ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یاد رکھئے منگنی میں یہ تمام بکھیڑے جو آج کل رائج ہیں خلاف سنت اور لغو ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا منگنی

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کیا نہ اس میں منگنی کی رسم تھی نہ مہندی تھی نہ کوئی نشانی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکاح کا پیغام لے کر حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور خاموشی کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گیا اور شرم کی وجہ سے کوئی بات نہ کہہ سکے۔ تو نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا'' اے علیؓ مجھے معلوم ہے کہ تم فاطمہؓ سے نکاح کا پیغام لائے ہو مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ فاطمہؓ کا نکاح تجھ سے کردوں۔

پیارے بھائیو! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکاح کا پیغام لیکر آئے اور حضور ﷺ نے منظور فرمالیا، بس منگنی ہوگئی۔ نہ حضور ﷺ نے برادری کو بلایا نہ مٹھائیاں تقسیم کیں اور نہ دعوت طعام کا اہتمام کیا۔ تو پھر ہم وہ کام کیوں کرتے ہیں جو اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں کیا۔ انہوں نے اس بات کو اپنے لئے ذلت و رسوائی نہ سمجھا تو ہم کیوں سمجھتے ہیں۔

شادیوں میں تاریخ رکھنے کی شرعی حیثیت

پیارے اسلامی بھائیو! بعض جاہل لوگ، بعض تاریخوں اور مہینوں اور سالوں کو منحوس سمجھتے ہیں اور ان میں شادی بیاہ نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی منع کرتے ہیں۔ یاد رکھو اس طرح کے اعتقاد اور نظریہ کی اسلام میں کوئی حیثیت و اصل نہیں۔ حقیقت میں اس طرح کی خرافات نجومیوں اور پنڈتوں کی پیداوار ہیں۔

مثال کے طور پر عام لوگ ماہ ذیعقد کو منحوس سمجھتے ہیں یہ بالکل نا جائز اور باطل عقیدہ ہے۔ حالانکہ ہمارے پیارے آقا مدنی مصطفی ﷺ نے چار عمرے کئے اور وہ سب ذیعقدہ میں تھے صرف ایک عمرہ ذوالحجہ کے مہینے میں ثابت ہے۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ مہینہ کتنا بابرکت ہے کیونکہ حضور ﷺ نے اس میں تین عمرے کئے۔ اور دوسرا یہ کہ ذیقعدہ کا مہینہ حج کا مہینہ ہے جو کہ نہایت ہی رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔

اسی طرح جاہل عورتیں ذیقعدہ کو خالی چاند کہتی ہیں اور اس میں شادی کرنے کو منحوس سمجھتی ہیں۔ یہ عقیدہ رکھنا بھی گناہ ہے اس سے توبہ کرنی چاہیے اس طرح بعض جگہ تیرہ تاریخ صفر کے مہینے کو نامبارک سمجھتی ہیں یہ بھی غلط عقیدہ ہے۔

محرم کے مہینہ میں شادی کرنے کا حکم

پیارے اسلامی بھائیو! محرم کا مہینہ مصیبت و رنج کا مہینہ مشہور ہے۔ جس کا سبب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ ہے جو کہ درحقیقت ایک افسوس ناک اور دل گداز سانحہ ہے۔ مگر جہالت کے سبب ہم لوگوں نے اس حدود سے تجاوز کر لیا جس کا اثر یہ ہوا کہ لوگوں نے اس زمانہ میں نکاح و شادی کو نا جائز و حرام سمجھ لیا ہے۔ یاد رکھو یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ نحوست اور برکت کا سبب زمانہ وغیرہ نہیں اور نہ ہی کوئی دن منحوس ہے نہ مہینہ اور نہ سال نہ کسی مکان میں نحوست ہے اور نہ انسان میں بلکہ نحوست تو اللہ کی نافرمانی کرنے اور شیطان کی اطاعت کرنے میں ہوتی ہے۔ نمازیں برباد کرنے، روزے ترک کرنے، جھوٹ، غیبت، چغلی کرنے اور اپنے نبی ﷺ کی سنتوں کو پامال کرنے میں ہے۔

﴿اچھے رشتے کے لئے اچھی دعائیں﴾

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

(سورۃ الفرقان آیت ۷۴)

ترجمہ: کنز الایمان۔ اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔

اللهم انی اسئلک من صالح ما توتی الناس من المال و الاهل والولد غير الضال و المضل:

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اس نیک و بہتر چیز کا سوال کرتا ہوں جو تو نے لوگوں کو عطا کی ہے یعنی مال، بیوی، اور اولاد جو نہ گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کرنے والے ہوں۔

اللهم انی اسئلک العفوا و العافية فی دينی و دنياوی و اهلی و مالی

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اپنے دین و دنیا اور اپنے اہل و مال کے بارے میں خیر و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

﴿برے رشتے سے بچنے کی دعائیں﴾

اللهم انی اعوذبک من امراة تشيبنی قبل المشيب و اعوذبک من ولد يكون علی وبالا و اعوذبک من مال يكون علی عذابا

ترجمہ: اے اللہ میں ایسی عورت سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے بوڑھا ہونے سے پہلے بوڑھا کر دے۔ اور اس اولاد سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے وبال جاں بن جائے۔ اور ایسی دولت سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے عذاب کا باعث ہو۔

اللهم انی اعوذبک من فتنة النساء اللهم انی اعوذبک من كل عمل

يخذيني و اعوذبک من كل صاحب يو ذيني

ترجمہ: اے اللہ میں عورتوں کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں ہر اس عمل سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے رسوائی کا سبب بن جائے۔ اور ہر اس دوست سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے تکلیف دے۔

بیوہ عورت کی شادی کا حکم

زمانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جب کوئی آدمی ماں چھوڑ کر مر جاتا تو اس کی بیوی کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتے تھے تاکہ اس کی ماں اس کے پاس رہے۔ اب اسی ٹائپ کی ایک رسم ہمارے اندر بھی رائج ہوگئی ہے کہ بیوہ عورت کی دوسری شادی نہیں کرتے کہ اس کی جائیداد الگ کرنی پڑے گی۔

کتنی گندی اور غلیظ سوچ ہے۔ یاد رکھو بعض صورتوں میں دوسری شادی بھی پہلی شادی کی طرح فرض وواجب ہو جاتی ہے مثلاً بیوہ عورت جوان ہے اور اس کے جنسی تقاضے بھرپور ہیں تو شادی نہ کرنے کی صورت میں فتنہ وفساد اور اس کے بھٹکنے کا اندیشہ ہے یا نان نفقہ میں تنگی ہے اور غربت کی حالت میں دین وآبرو کے ضائع ہونے کا احتمال ہے تو اس صورت میں شادی کرنا شرعی لحاظ سے بہت ضروری ہو جاتا ہے۔

اور اگر غور کیا جائے تو پہلی شادی کی بہ نسبت دوسری شادی بیوہ کے لئے بہت اہم اور ضروری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پہلی شادی سے پہلے یعنی کنواری حالت میں وہ خالی الذہن ہوتی ہے اور میاں بیوی کے تعلقات کا اسے کوئی خاص شعور نہیں ہوتا اور اگر علم تھا بھی سہی تو فقط سننے کی حد تک لیکن پہلی شادی کے بعد اسے مشاہدہ ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کے تمام خصوصی تعلقات اس پر واضح ہو جاتے ہیں۔ یعنی اسے عین الیقین

حاصل ہو جاتا ہے تو اب اس کی خواہشات و جنسی تقاضے میں اضافہ ہوتا ہے۔ اب ایسی عورت کی حفاظت کرنا بہت مشکل اور مصیبت بن جاتی ہے۔ لیکن عام لوگوں کا یہ خیال ہے کہ کنواری کی حفاظت کرنا زیادہ ضروری ہے جب کہ بیاہی ہوئی کی حفظات ونگہبانی کی ضرورت نہیں حالانکہ یہ خیال درست نہیں کیونکہ کنواری کی حفاظت اتنی ضروری نہیں جتنی بیاہی کے لئے ضروری ہے کیونکہ کنواری میں قدرتی طور پر شرم وحجاب بہت ہوتا ہے اور اس کی طبیعت خود اس کو شرم و عار دلاتی ہے جب کہ بیاہی ہوئی عورت کی طبیعت کھل جاتی ہے اور اس کے اندر شرم و حیاء میں کمی آجاتی ہے اس لئے اس کی عصمت وحفاظت محفوظ رکھنے کے لئے بہت زیادہ نگہبانی کی ضرورت ہے نیز کنواری عورت کو رسوائی کا خوف بھی زیادہ ہوتا ہے اور بیاہی کو اتنا خوف نہیں ہوتا اس لئے بیاہی ہوئی کی طبیعت برے کاموں پر کنواری سے زیادہ مائل ہو سکتی ہے اس کی حفاظت کنواری سے زیادہ ہوئی چاہیے لہٰذا ثابت ہوا کہ عورت کے بیوہ ہونے کے بعد اس کی دوسری شادی کر دینی چاہیے اس میں دین و دنیا اور عزت وعصمت کی حفاظت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے لوگوں کے اندر ابھی تک یہ جہالت موجود ہے کہ بیوہ بیچاری بیٹھی رہتی ہے۔ اور بعض اوقات تو یہ غریب کھانے پینے سے بھی محتاج ہو جاتی ہے اور اکثر عورتیں رسمی شرافت کی وجہ سے کسی کی مزدوری بھی نہیں کرتی اور اگر دوسرے گھر کی مزدوری گوارہ کر لی تو بعض اوقات اسی گھر میں رہنا پڑتا ہے۔ چونکہ اس کا کوئی سر پرست نہیں ہوتا تو برے خیالات کے لوگ اس بیچاری کے در پے ہو جاتے ہیں اور کبھی لالچ اور کبھی ڈرا دھمکا کر کسی حیلہ بہانا سے خاص کر جب کہ اس میں بھی نفسانی خواہش بھر پور ہوتی ہے۔ اس کی عزت و آبرو اور دین و دنیا تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔



کثرت جہیز اور ہماری مشکلات

ماں باپ کچھ کپڑے زیور اور کچھ سامان ، برتن پلنگ ، بستر ، میز ، کرسی ، تخت جائے نماز ، قرآن مجید ، دینی کتابیں وغیرہ لڑکی کو دے کر اس کو سسرال بھیجتے ہیں یہ لڑکی کا جہیز کہلاتا ہے ۔ بلاشبہ یہ جائز ہے بلکہ سنت ہے کیونکہ ہمارے حضور ﷺ نے بھی اپنی پیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں کچھ سامان دے کر رخصت فرمایا تھا لیکن یاد رکھو کہ جہیز میں سامان کا دینا یہ ماں باپ کی شفقت کی نشان دہی اور ان کی خوشی کی بات ہے ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا یہ فرض و واجب نہیں لڑکی اور داماد کے لئے ہرگز ہرگز یہ جائز نہیں ہے کہ وہ زبردستی ماں باپ کو مجبور کر کے اپنی پسند کا سامان جہیز میں وصول کریں ۔ ماں باپ کی حیثیت اس قابل ہو یا نہ ہو مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اور ان کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹی یا داماد کی خواہش پوری کریں ۔ یہ خلاف شریعت بات ہے بلکہ آج کل ہندوؤں کے تلک جیسی رسم مسلمانوں میں بھی چل پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ جہیز میں فلاں فلاں سامان اور اتنی اتنی رقم دینی پڑے گی چنانچہ بہت سے غریبوں کی لڑکیاں اس لئے بیاہی نہیں جا رہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ۔ یہ رسم یقیناً خلاف شریعت ہے اور جبراً قہراً ماں باپ کو مجبور کر کے زبردستی جہیز لینا یہ ناجائز ہے لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس بری رسم کو ختم کر دیں ۔

شریعت میں شادی کا مقصد یہ نہیں ہے جو آج کل ہم نے اپنا معمول بنا لیا ہے ۔ مثلاً آرائش و زیبائش کھانا ، جہیز ، کپڑے اور زیورات وغیرہ کا جب تک انتظام نہ

ہو شادی نہیں ہوتی رسم و رواج کی پابندی نے معاشرے میں یہ خرابی پیدا کر دی کہ غریبوں کی لڑکیاں بیٹھی رہتی ہیں۔ مسلمانوں کو تو کوشش یہ کرنی چاہیے کہ معاشرے کی ان خرابیوں کے خلاف جدو جہد کریں اور شادی کو اپنائیں۔ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کثرت جہیز نے ایسی تکلیف دہ صورت حال اختیار کر لی ہے۔ جس کی وجہ سے بہت سے والدین کے لئے اپنی لڑکیوں کا رشتہ کرنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ ان کے دن کا چین اور رات کا سکون چھن گیا ہے محض اس وجہ سے کہ وہ رشتہ کرنے والوں کی طرف سے منہ مانگا جہیز نہیں دے سکتے۔ ان کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ اسلامی معاشرے میں ان کو ختم کرنا ضروری ہے اس سلسلے میں ان لوگوں کو خاص طور پر پہلے قدم اٹھانا چاہیے جو بے تحاشا جہیز دیتے ہیں وہ آگے آئیں اور اس برائی کو ختم کرنے میں تعاون کریں اور جہیز کی مقدار اتنی کم رکھیں کہ جو غریب لوگ بھی دے سکیں۔

﴿آج کا جہیز فخر اور ناک بچانے کے لئے دیا جاتا ہے﴾

پیارے اسلامی بھائیو! آج اگر والدین اپنی لاڈلی کو جہیز دیتے ہیں تو نہ ہدیہ مقصود ہوتا ہے نہ صلہ رحمی بلکہ نام و نمود اور شہرت اور رسم کی پابندی کی نیت سے دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باقاعدہ جہیز دکھلانے کے لئے اعلان ہوتا ہے۔ معین اشیاء ہوتی ہیں مخصوص برتن جو ضروری سمجھے جاتے ہیں اور تمام برادری و گھر والوں کو بلا کر تمام جہیز مجمع عام لگا کر ایک ایک چیز سب کو دکھلائی جاتی ہے اور زیور و جہیز کی فہرست سب کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے اب ایمانداری سے بتایئے یہ دکھاوا نہیں تو اور کیا ہے۔ اور بعض بے غیرت تو مردوں کو بھی بلا کر اپنی نوجوان لڑکی کے کپڑے اور مخصوص سامان بھی دکھاتے ہیں یہ کس قدر غیرت کی بات ہے۔



اب اگر یہ صلہ رحمی یا ہدیہ مقصود ہوتا تو جو میسر آتا اور جب میسر آتا بطور سلوک دے دیتے۔ اسی طرح ہدیہ اور صلہ رحمی کے لئے کوئی شخص قرض کا بار نہیں اٹھاتا لیکن ان رسموں کو پورا کرنے کے لئے اکثر اوقات مقروض بھی ہوتے ہیں چاہے سود پر ہی کیوں نہ لینا پڑے۔ بعض تو اپنی زمینیں اور مکان تک گروی رکھ دیتے ہیں۔

اکثر سامان جہیز غیر ضروری ہوتا ہے

بعض اوقات جہیز میں ایسی چیزیں دی جاتی ہیں جو کبھی کام نہیں آتیں سوائے اس کے کہ گھر کی جگہ گھیر لیں کیونکہ یہ اتنی پر تکلف اور نازک ہوتی ہیں کہ ان کی نزاکت اور خوبصورتی کی وجہ سے ایک طرف احتیاط سے رکھ دی جاتی ہیں اور پھر یہ سامان رکھے رکھے گل سڑ جاتا ہے۔ لیکن کبھی کام نہیں آتا۔ اب ان والدین سے پوچھا جائے کہ اگر بیٹی کو لخت جگر سمجھ کر دینا ہی ہے تو کیا ایسی چیز دینی چاہیے تھی جو اس کے کام کبھی بھی نہ آئے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ بیٹی کو دی نہیں جاتیں صرف فخر اور دکھلاوے کے لئے دی جاتی ہیں۔ اس میں جتنا جس کا حوصلہ ہوتا ہے بڑھ کر قدم رکھتا چلا جاتا ہے ایک نے دس برتن اور پچاس جوڑے دیئے تو دوسرا نو برتن اور پچاس جوڑے نہیں دے گا بلکہ ایک بڑھا کر ہی دے گا چاہے قرض ہی کیوں نہ لینا پڑے۔

بعض گھروں میں دیکھا گیا ہے کہ جہیز میں اتنے کپڑے دے گئے تھے کہ لڑکی ساری عمر بھی پہنے تو ختم نہ ہوں اب وہ کیا کرتی ہے۔ یا تو حاتم طائی کی طرح سخاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بانٹنا شروع کر دیتی ہے ایک جوڑا کسی کو دیا ایک جوڑا کسی کو۔ اور اگر بخیل ہوتی ہے تو صندوق میں بند کر کے رکھ لئے پھر اس طرح بہت سے جوڑوں کو تو پہننا نصیب ہی نہیں ہوتا وہ یوں ہی رکھے رکھے گل جاتے ہیں اس طرح فضول خرچی

کے ساتھ عورتیں پیسہ برباد کردیتی ہیں۔ بھلا جہیز میں اتنے کپڑے دینے کی کیا ضرورت ہے؟ مگر کیوں نہ دیں اس میں بھی تو نام ہوتا ہے کہ فلانی نے اپنی بیٹی کو ایسا جہیز اور اتنا اتنا دیا بس اسی شیخی کی وجہ سے گھر برباد ہو جاتے ہیں۔ اور پھر بعد میں والدین کا ہاتھ سر پر ہوتا ہے۔

کیا کیا دنیا سے صاحب مال گئے
دولت گئی ساتھ نہ اطفال گئے
پہنچا کے لحد تک پھر آئے سب لوگ
ہمراہ اگر گئے تو اعمال گئے
آدمی کا جسم کیا ہے جس پر شیدا ہے جہاں
ایک مٹی کی عمارت ایک مٹی کا مکاں
خون گارا ہے اس میں اور اینٹیں ہڈیاں
چند سانسوں پر کھڑا ہے یہ خیالی آسماں
موت کی پر زور آندھی آن کر ٹکرائے گی
دیکھ لینا یہ عمارت ٹوٹ کر گر جائے گی

آج کا مہر اور ہماری مشکلات

پیارے اسلامی بھائیو! دین اسلام انسان کو جنسی تقاضوں کو دبانے کی تاکید نہیں کرتا بلکہ جنسی تقاضے کو ایک فطری جذبہ کی حیثیت دیتا ہے اسی لئے اسلام نے اس فطری جذبے کی تکمیل و تسکین کے لئے شادی کو تجویز کیا۔ شادی پیار و محبت، لطف و لذت اور سرور و سکون کا باعث بنتی ہے۔ دو خاندانوں کو ملا دیتی ہے اور معاشرے کے



اندر فتنہ وفساد کے لئے رکاوٹ ہے۔ لیکن بدقسمتی سے آج کے نادان و بے وقوف، کم عقل حضرات نے لالچ میں آکر مہر کی زیادتی، جہیز کے مطالبات اور رقم کی لمبی چوڑی فہرست تیار کر کے اس پاکیزہ وآسان رسم کو اتنا کٹھن ودشوار بنادیا ہے کہ غریب ونادار لوگ شادی کے نام سے ہی لرز جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج مہر کی زیادتی کی وجہ سے معاشرے میں خاندانوں کے اندر کشیدگی، میاں بیوی میں، نااتفاقی اور طلاقوں کی کثرت جیسی مہلک بیماریاں عام ہوگئی ہیں۔ اور آج کل مہر زیادہ سے زیادہ باندھنے کا جو رواج بہت عام ہوگیا ہے۔ ہر ایک کی یہ خواہش اور کوشش ہوتی ہے کہ وہ اس بیہودہ اور نااتفاقی کا سبب بننے والی اس جہالت میں آگے سے آگے بڑھ جائے۔ اور بعض بے وقوفوں کے ذہنوں پر یہ شیطان سوار ہوتا ہے۔ کہ زیادہ مہر باندھنے سے مرد طلاق نہیں دے گا اور طلاق دینے میں مرد کو ہمت ہی نہیں ہوگی۔ حالانکہ یہ خیال محض خیال فاسد ہے۔ طلاق دینے والا جب طلاق دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر مہر کی زیادتی پر ادائیگی کی پریشانی سے شوہر اپنی منکوحہ کو طلاق نہ بھی دے تو بھی بیوی کے ساتھ کشیدگی، ناچاقی، بے اتفاقی، بہتان تراشی، بداخلاقی اور گالی گفتار سے شیوہ کرنے کا براسلوک تو کہیں گیا ہی نہیں۔ نتیجہ میں مہر کی زیادتی سے اکثر ہوتا یہی ہے کہ شوہر نہ طلاق دیتا ہے اور نہ بیوی کا خیال رکھتا ہے۔ ادھر وہ دوسری عورتوں سے اپنا کام چلاتا رہتا ہے۔ شرافت سے نہ سہی تو شرارت سے سہی جو کہ آج کے معاشرے میں ہمیں اچھی طرح مشاہدہ کرنے کو ملتا ہے اور شاید ہی کوئی گھر اس آفت سے خالی ہو۔

کاش اب بھی اسلامی بھائی اگر عقل و ہوش سے کام لیں تو غنیمت ہے اور



بہتری اسی میں ہے کہ ایک طرف کوئی بات نہ سوچیں بلکہ دونوں طرف سے اپنا ہی مسئلہ سمجھیں اور کم مہر تجویز کریں اسی میں دونوں خاندانوں کی آبادکاری ہے ورنہ مہر کی زیادتی شادی خانہ آبادی کی بجائے خانہ بربادی کا سبب بن جائے گی۔

مہر کم باندھنا سنت ہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''افضل و بہترین عورتیں وہی ہیں جن کے مہر ہلکے پھلکے ہوں۔''

عورتوں میں افضل وہ ہے جس کا مہر کم ہو

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے جو خوش رو اور ہنس مکھ ہو اور اس کا مہر کم ہے۔

ایک اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں میں زیادہ برکت والی عورت وہ ہے جس کا مہر کم ہے اور وہ دین داری میں زیادہ سے زیادہ ہو۔

مہر کی زیادتی عورت کے لئے نحوست ہے

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو حکم دیا کہ وہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کریں کہ ''عورت باعث برکت بھی ہے اور باعث نحوست بھی، عورت کے اندر برکت یہ ہے کہ اس کا مہر کم ہو، شادی کم خرچ میں ہوئی ہو، اور وہ خوش اخلاق اور دیندار ہو۔ اور عورت کے اندر نحوست یہ ہے کہ اس کا مہر زیادہ ہ، شادی زیادہ خرچ کی



وجہ سے دشواری سے ہوئی ہو اور بداخلاق و بے دین ہو۔

﴿مہر کے بارے میں حضرت عمر کا خطبہ﴾

روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ مہروں میں زیادتی مت کرو کیونکہ اگر یہ دنیا میں عزت کی بات یا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقوی کی بات ہوتی تو سب سے زیادہ اس کے مستحق جناب رسول پاک ﷺ ہوتے۔ مگر حضور ﷺ کی کسی زوجہ اور آپ ﷺ کی کسی صاحبزادی کا مہر ۱۲ اوقیہ سے زیادہ نہ تھا۔ ایک اوقیہ چاندی چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ اور ایک درہم تقریباً چار آنے چار پائی کا ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام: پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ شادی میں مہر کم مقرر کرنا سنت ہے اور باہم پیار و محبت کا سبب بھی ہے لیکن آج کل بدقسمتی سے اتنے لمبے چوڑے اور بھاری مہر مقرر کئے جاتے ہیں کہ دولہا والوں کے لئے اس کی ادائیگی پہاڑ کھودنے کے مترادف ہوتی ہے اور اس طرح شادی کی ابتداء ہی میں دونوں خاندانوں کے اندر نفرت کا ایسا بیج بو دیا جاتا ہے کہ جو بعد میں آبادی کی بجائے بربادی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

﴿مہر ادا کرنے کا ثواب﴾

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جس شخص کی مہر ادا کرنے کی نیت ہو اور وہ خوشی سے مہر ادا کر دیتا ہے تو اس کو ہر درہم کی ادائیگی کے بدلے ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

مہر ادا نہ کرنے والو سنو!

غنیۃ الطالبین میں حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شادی کرنے والا شخص مہر مقرر کر کے اگر ادا نہ کرے اور اسی طرح بغیر معافی طلاق کے بیوی سے ملتا رہے تو وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا گویا اس نے عورت سے زنا کیا تھا اور ایک حدیث میں زانی کی جگہ چور آیا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

مہر معاف کرنے والی عورت کے لئے اجر

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جب عورت اپنے شوہر کو مہر بخش دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس عورت سے خوش ہوتا ہے اور اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا مہر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صرف دس درہم اور گھر کے سامان مثلاً ہاتھ کی چکی، گھڑے، کھجور کی چھال سے بھرا ہوا ایک گدے کے عوض شادی کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گھر کے سامان پر شادی کی جس کی قیمت چند درہم تھی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر

روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے علی فاطمہ کا نکاح تم سے ہوگا اب بتاؤ اس کا مہر کیا ادا کرو گے؟ حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک ذرہ ہے جو آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا گھوڑا تمہاری ضرورت کی چیز ہے لیکن ذرہ کو بیچ کر اس کی قیمت میرے سامنے لاؤ حضرت علیؓ چلے گئے راستہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ ذرہ چار سو اسی درہم میں خرید لی اس کے بعد آپ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے چار سو مثقال چاندی کے بدلے (جو کہ ہمارے ہاں کے حساب سے تقریباً ڈیڑھ تولہ چاندی کے برابر بنتا ہے) حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے کر دیا۔

مہر کی تعریف

وہ معاملہ جو نکاح کے دوران مرد اور عورت کے درمیان طے پائے مہر کہلاتا ہے۔

مہر کی اقسام

مہر کی تین قسمیں ہیں۔ ا۔ مہر معجّل ۲۔ مہر موجل ۳۔ مہر مطلق

ا۔ مہر معجّل: ایسا مہر جو دولہا و دلہن کی خلوت یعنی ہم بستری سے پہلے دیا جائے
حکم مہر معجّل وصول کرنے کے لئے عورت ہم بستری کرنے سے مرد کو روک سکتی ہے یہاں تک کہ وہ مہر ادا کر دے۔

۲۔ مہر موجل: وہ مہر کہ جس کی ادائیگی کے لئے کوئی مدت مقرر کر دی جائے
حکم: مہر موجل میں اگر مرد نے ابھی مہر ادا نہیں کیا تو مقررہ مدت پوری ہونے کے بعد ہم بستری سے روک سکتی ہے۔

۳۔ مہر مطلق: ایسا مہر جسے نہ تو ہم بستری سے پہلے دینا ضروری ہو اور نہ ہی کوئی مدت مقرر ہو۔ پاکستان میں عموماً مہر مطلق ہی رائج ہے۔

حکم: مہر مطلق وصول کرنے کے لئے عورت اپنے مرد کو کبھی نہیں روک سکتی۔

مہر کی مقدار: فی زمانہ علمائے کرام نے مہر کی کم از کم مقدار ۵۰۰ روپے مقرر کی ہے اور زیادہ کی کوئی مقدار نہیں۔ (بہار شریعت)

مرد کے لئے ذلت ہے کہ وہ عورت سے مہر معاف کروائے

انسانی نفس میں ایک کم ہمتی پیدا ہوتی ہے جو اس کی غیرت کے خلاف ہے اور وہ یہ ہے کہ عورت سے مہر معاف کرایا جائے عورت سے باقاعدہ درخواست کی جاتی ہے یہ درخواست ہی ذلت سے خالی نہیں۔ اگرچہ عورت کا معاف کرنا شرعاً جائز ہے لیکن جائز ہونے کے باوجود ناپسندیدہ اور مرد کی غیرت کے خلاف ہے۔ غیرت کا تقاضا یہی ہے کہ اگر عورت معاف بھی کر دے تو عورت کی مہر کی معافی کو قبول نہ کیا جائے بلکہ تم خود اس پر احسان کرو۔ بلاضرورت عورت کا یہ احسان مت لو۔

عورت کا مہر مانگنا عیب نہیں

بعض عورتیں مہر مانگنے کو یا بغیر مانگے مرد سے لینے کو عیب اور گناہ سمجھتی ہیں اور اگر کوئی عورت ایسا کر بھی لے تو دوسری عورتیں اس کو برا بھلا کہتی اور بدنام کرتی ہیں یہ بالکل غلط بات ہے۔ کیونکہ مہر عورت کا حق ہے اور اپنا حق وصول کرنا شرعاً جائز ہے اور جو چیز شرعاً جائز ہو اسے اپنی مرضی سے عیب کہنا گناہ ہے۔

قرض لیکر شادی کرنے والوں کا انجام

پیارے اسلامی بھائیو! شادی بیاہ میں فضول خرچی کے معاملے میں عورتوں کا مین کردار ہوتا ہے۔ کیونکہ مردوں کو اس فعل پر مجبور کرنے میں انہی کا ہاتھ ہوتا ہے۔



عورتیں جب شادی بیاہ کے خرچ مردوں کو بتلاتی ہیں اور خاوند پوچھتا ہے کہ اتنا خرچ میں کہاں سے کروں مجھ میں تو اتنی گنجائش نہیں ہے تو یہ کہتی ہیں قرضہ لے لو شادی کا قرضہ رہا نہیں کرتا سب ادا ہو جاتا ہے۔ خدا جانے ان عورتوں نے یہ کہاں سے سمجھ رکھا ہے کہ شادی کا قرضہ ادا ہو جاتا ہے چاہے وہ سودی ہی قرض ہو یا چاہے بے تکا ہی خرچ ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! شادی بیاہ سب کو پیش آتے ہیں غریب آدمی کو بھی خبط سوجھتا ہے کہ اگر ذرا بھی گھٹیا کام کروں گا تو ساری عمر کو برادری منہ کالا کرے گی اس واسطے سود پر قرض لینا گوارہ کر لیتا ہے اور اس طرح برادری کے سامنے اپنے ناک بچانے کے لئے اپنی دنیا و آخرت تباہ کر بیٹھتا ہے۔ اب امیروں کی حالت بھی دیکھئے یہ بھی ان رسوم کی خاطر قرض نہیں بچتے امیروں کی تو منگنیاں بھی معمولی شادیوں سے بڑھی ہوئی ہیں ان کو ان کی حیثیت کے مطابق برادری والے فضول خرچی پر ابھارتے ہیں اور دین کے برباد کرنے کے ساتھ دنیا بھی ان کو ذلیل کر کے چھوڑتی ہے اچھے اچھے گھر اور بنگلے والوں کو دیکھا ہے کہ ایک ہی شادی کی وجہ سے سب کچھ غارت ہو گیا۔

﴿کیا نیوتا (ویل) دینا جائز ہے﴾

نیوتا کے معنی ہیں شادی بیاہ کی تقریبات میں نقدی دینے لینے کی رسم بعض سرائیکی علاقوں میں مثلاً میانوالی وغیرہ میں یہ ویل کے نام سے موسوم ہے اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ شادی بیاہ کے موقعوں پر رشتہ دار عزیز واقارب کی طرف سے دولہا اور دلہن والوں کی امداد کے طور پر نقدی دی جاتی ہے فی نفسہ یہ رسم جائز ہے اور اچھا طریقہ ہے لیکن عوام کی غلط پالیسیوں کی بناء پر اب یہ رسم بھی گناہ کی صورت اختیار کر گئی ہے کیونکہ آج کل یہ لینا دینا لوگوں کی مجبوری اور قرض تصور کیا جاتا۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ نیوتا بہت بری رسم بن گئی ہے اس میں خرابی یہ ہے کہ یہ جھگڑے لڑائی کی جڑ ہے وہ اس طرح کہ فرض کرو کہ ہم نے کسی کے گھر چار مواقع پر دو دو روپے دیئے ہیں تو ہم بھی حساب لگاتے رہتے ہیں اور وہ بھی جس کو یہ روپیہ پہنچتا ہے اب ہمارے گھر کوئی خوشی کا موقع آیا ہم نے اس کو بلایا تو ہماری پوری نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ شخص کم از کم دس روپے ہمارے گھر دے تا کہ آٹھ روپے وہ ادا ہو جائیں اور دو روپے ہم پر چڑھ جائیں ادھر اس کو بھی یہی خیال ہے کہ اگر میرے پاس اتنی رقم ہو تو میں وہاں دعوت کھانے جاؤں ورنہ نہ جاؤں اب اگر اس کے پاس روپیہ نہیں تو وہ شرمندگی کی وجہ سے آتا ہی نہیں اور اگر آیا تو چار روپے دے گیا بہر حال ادھر سے یہ شکایت پیدا ہوئی طعنے بازیاں ہوئیں دل بگڑے بعض لوگ قرض لے کر نیوتا کرتے ہیں۔ بولو یہ خوشی ہے یا اعلان جنگ۔

لوگ کہتے ہیں نیوتے سے ایک شخص کی وقتی مدد ہو جاتی ہے اس لئے یہ رسم اچھی ہے مگر دوستوں مدد تو ہو جاتی ہے لیکن دل کیسے برے ہوتے ہیں اور یہ روپیہ کس طرح پھنس جاتا ہے نا معلوم یہ رسم کب سے شروع ہوئی باہم امداد اعانت کرنا اور بات ہے لیکن یہ باہمی امداد نہیں اگر باہمی امداد ہوتی تو بدلے کا تقاضا کیسا ہاں اگر قرابت دار کو بطور مدد کچھ دیا جائے اور اس سے بدلے کی توقع نہ رکھی جائے تو واقعی مدد ہے ہدیہ سے محبت بڑھتی ہے اور قرض سے محبت ٹوٹتی ہے اب نیوتا بیہودہ قرض ہو گیا ہے لہٰذا عقیقہ، ختنہ، شادی، موت، ہر وقت ہی نیوتا کی رسم جاری ہے۔ یہ بالکل ختم ہونی چاہیے۔

دوران شادی بے پردگی عروج پر

پیارے اسلامی بھائیو! شادی بیاہ کے موقع پر ایک اور بیماری بہت ہی عام



ہوگئی ہے اور وہ ہے بے پردگی اور مرد وعورت کا باہمی اختلاط۔

عام حالات میں بھی بے پردگی بہت ہے لیکن شادی کے موقع پر اس میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے عام حالات میں جو مذہبی اور شریف گھرانے کی عورتیں اس کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کرتی ہیں بدقسمتی سے شادی بیاہ کے موقع پر ان کی حیاء کا بھی جنازہ نکل جاتا ہے اور وہ بھی اس دوران بے پردگی کی مرتکب نظر آتی ہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! حیاء عورت کا زیور ہے جس عورت میں حیاء کا مادہ جتنا زیادہ ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ پردے کا انتظام واہتمام کرے گی اور اپنی عزت وعصمت کی حفاظت کرے گی۔ اور جس کے اندر حیاء کا ذرہ برابر مادہ نہ ہوگا وہ بے پردگی اور آزادیِ نسواں کے نعرے لگاتی بے پردہ روڈوں وبازاروں میں نظر آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آج اخبارات میں روزانہ عورتوں کے شرم آموز کارناموں کی خبریں عام ہیں کہ آج فلاں لڑکی اپنے آشنا کے ساتھ بھاگ گئی فلاں دوشیزہ نے اپنی مرضی کی شادی نہ ہونے پر خودکشی کرلی، فلاں نے کورٹ میرج کرلی، فلاں عورت نے اپنے آشنا کے ساتھ مل کر شوہر کو قتل کردیا، غرض اس طرح کے کارنامے سرانجام دے کر عورتیں اپنی اور اپنے والدین کے دامنِ عزت وعصمت کو تار تار کرکے ذلیل ورسواء کردیتی ہیں اور دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت بھی تباہ کرڈالتی ہیں یہ سب بے پردگی کی نحوست ہے۔

ہمارا مذہب دین اسلام پردہ کے بارے میں کیا احکام صادر فرماتا ہے آیئے قرآن وحدیث کی روشنی میں معلوم کرتے ہیں۔

﴿قرآن سے پردے کا حکم﴾

عورتیں نگاہیں نیچی رکھیں اور بناؤ نہ دکھائیں

ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: (اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں) اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کے شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں انکا چھپا ہوا سنگھار اور اللہ کی طرف توجہ کرو۔ اے مسلمانوں سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ گے۔ (سورۃ نور آیت ۳۱ پارہ ۱۸)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

عورتیں اپنی چادریں منہ پر ڈالے رکھیں

ترجمہ کنزالایمان: اے نبی ﷺ اپنی بیوی اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان۔

(پ۲۲ آیت ۵۹ سورۃ الاحزاب)

تشریح: ان آیات مبارکہ سے واضح ہوا کہ عورتیں پردہ کا خوب اہتمام کریں اور اپنے محرم کے علاوہ اپنا بناؤ سنگھار کسی غیر مرد پر ظاہر نہ کریں۔

احادیث سے پردے کا حکم

بے پردہ عورت پر لعنت

حضرت حسن حریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے



رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اگر اچانک کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نظر پھیر لیا کرو۔ (مسلم شریف، مشکوٰۃ)

عورت نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے

روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کے لئے پردہ ہے جس وقت وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے۔ (ترمذی)

عورت اندھے مرد سے بھی پردہ کرے

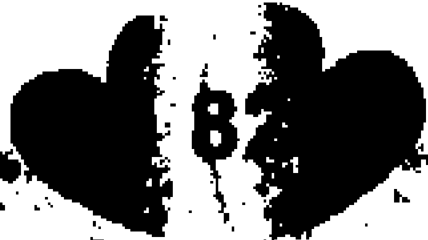
حضرت ام سلمہ رضی اللہ سے مروی ہے کہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھیں۔ کہ اس دوران (نابینا صحابی) حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضور ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ تم دونوں حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ سے پردہ کرو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ نابینا نہیں ہیں یعنی یہ تو ہمیں نہیں دیکھ سکتے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو اور کیا تم ان کو نہیں دیکھ سکتیں (یعنی اگر وہ نابینا ہیں تو تم تو نابینا نہیں جس طرح مرد غیر عورت کو نہیں دیکھ سکتا اسی طرح عورت بھی اجنبی مرد کو نہ دیکھے)

(کتاب الادب پر عورتوں کے احکام، جامع الاحادیث ج ۴ ص ۱۷۷)

عورت کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ غیر مرد اسے نہ دیکھے

حضور ﷺ کے لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا عورت کے حق میں سب سے بہتر یہ ہے کہ نامحرم شخص غیر مرد اسے نہ دیکھے۔

(ہیثمی مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۵۵) (بزار المسند ج ۲ ص ۱۶۰) (ابونعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ج ۲ ص ۴۰۔۵۱۔۱۷۵) (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۰۲)



تشریح: پیاری اسلامی بہنو! ان احادیث مبارکہ میں اسلامی بہنوں کے لئے کتنے عبرت کے موتی ہیں کہ پیارے آقا ﷺ نے بے پردہ عورت پر کتنی ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ایسی عورت کے لئے کیسی عبرت ناک وعیدیں بیان فرمائیں۔ یقیناً فلاح اسی میں ہے کہ حضور ﷺ کے ارشادات سے عبرت حاصل کر کے پردہ کا سختی سے اہتمام کریں اور اپنے نبی پاک ﷺ سے محبت کا عملی ثبوت دے کر اطاعت گزار امتی بننے کا ثبوت دیں۔

عورت اور پردہ

حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

عورت سراپا شرح کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے قریب اپنے گھر کے تہہ میں ہوتی ہے جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار کر عورتوں کو مسجدوں سے نکالتے، اور امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابوحنیفہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت نہ جانے دیتے (جامع الاحادیث ج ۴ ص ۱۷۶، کتاب الادب عورتوں کے احکام)

پردے کے متعلق چند احکام

(۱) کافر عورت شریعت میں اجنبی مرد کے حکم میں ہے۔ گھروں میں کافر عورتیں آتی جاتی رہتی ہیں۔ اور مسلمان بیبیاں ان کے سامنے بے حجاب مواضع ستر، سر وسینہ وغیرہ کھولے ہوئے آجاتی ہیں اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ اکثر دائیاں کافرہ ہوتی ہیں اور وہ بچہ جنانے کی خدمت انجام دیتی ہیں۔ اگر مسلمان دائیاں مل سکیں تو کافرہ سے





ہرگز یہ کام نہ لیا جائے کہ کافر کے سامنے اعضاء کو کھولنے کی اجازت نہیں (عالمگیری)

(۲) صالحہ نیک اور شریعت پسند عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے کو بدکار فاحشہ عورت کے دیکھنے سے بچائے اگرچہ وہ مسلمان ہو۔ اس کے سامنے دوپٹہ وغیرہ نہ اتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر دوسرے مردوں کے سامنے اس کی شکل وصورت کا ذکر کرے گی جس سے فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے تو ایسی عورتیں پاک دامنوں میں آئیں ہی کیوں (عالمگیری)

(۳) عورت کسی اجنبی مرد کے جسم کو نہ چھوئے جب کہ دونوں میں سے کوئی جوان ہو۔ اگرچہ اس بات کا دونوں کو اطمینان ہو کہ شہوت پیدا نہیں ہوگی (عالمگیری)

بعض جوان عورتیں اپنے پیروں کے ہاتھ پاؤں دباتی ہیں اور ان میں اکثر دونوں یا ایک حد شہوت تک پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا کرنا ناجائز ہے اور دونوں گنہگار (بہار شریعت)

(۴) بعض عورتیں بہت باریک کپڑے پہنتی ہیں جس سے سر کے بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن یا کان یا پیٹ اور پیٹھ نظر آتی ہے۔ اور بدن کی رنگت جھلکتی ہے۔ ایسے موقع پر کہ اجنبی مردوں کی نظر ان پر پڑے۔ اس قسم کے کپڑے پہننا بھی ناجائز ہیں۔ (عالمگیری)

گانے باجے کی بیہودہ رسم

شادی بیاہ کی بے ہودہ رسومات میں سے ایک رسم گانا باجا بھی ہے۔ فی زمانہ شادی کی دیگر تقریبات میں گانا، باجا، ڈھول دھمکے اور ناچ وغیرہ کی مذموم اور غیر شرعی رسم کا بڑی دھوم دھام سے اہتمام ہوتا ہے اور جس شادی میں اس کی قسم خرافات اور

بے ہودگی نہ ہوا اسے میت والوں کا گھر تصور کیا جاتا ہے اور شادی کو جنازہ کا نام دیا جاتا ہے۔آج کی شادیوں میں دو طرح کا ناچ وگانا ہوتا ہے۔ایک تو رنڈی جسے نٹ بھی کہتے ہیں کا ناچ اور دوسرا وہ ناچ جو خاص عورتوں کی محفل میں ہوتا ہے۔ پیارے بھائیو یہ دونوں ناجائز اور حرام ہیں۔افسوس کہ رنڈی کے ناچ میں جو گناہ اور خرابیاں ہوتی ہیں ان کو سب جانتے ہیں کہ نامحرم عورت کو سب مرد دیکھتے ہیں جو کہ آنکھ کا زناء ہے اور پھر اس کے بولنے کی آواز سنتے ہیں یہ کان کا زناء ہے اس سے باتیں کرتے ہیں یہ زبان کا زناء ہے۔اس کی طرف دل کو رغبت ہوتی ہے یہ دل کا زناء ہے اور جو زیادہ بے حیاء و بے غیرت ہوتے ہیں اس کو ہاتھ بھی لگاتے ہیں یہ ہاتھ کا زناء ہے اس کی طرف چل کر جاتے ہیں یہ پاؤں کا زناء ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جس طرح بدکاری زناء ہے اسی طرح آنکھ سے دیکھنا کان سے سننا پاؤں سے چلنا وغیرہ ان سب باتوں سے زناء کا گناہ ہوتا ہے اور پھر گناہ کو کھلم کھلا کرنا شریعت میں اور بھی برا ہے۔

اب رہ گیا وہ ناچ وہ جو عورتوں میں ہوتا ہے کوئی عورت ناچتی ہے اور کولہے وغیرہ مٹکا مٹکا کر تماشہ کرتی ہے۔بعض سکول کالج کی بے غیرتی کی سند یافتہ لڑکیاں انڈین گانے لگا کر ناچتی تھراتھرتی اور مختلف انداز سے ڈانس کرتی ہیں۔ یہ سب ہر طرح سے ناجائز وحرام ہے خواہ اس میں کسی قسم کا ڈھول باجہ وغیرہ ہو یا نہ ہو۔ حالانکہ کتابوں میں تو بندروں تک کے تماشوں کو منع لکھا ہے تو آدمیوں کو نچانا کیوں برا نہ ہو گا۔پھر کبھی گھر کے مردوں کی بھی نظر پڑتی ہے اور کبھی ناچنے والی خود گاتی بھی ہے تو جو عورت اس گناہ کا ذریعہ بنی وہ بھی گناہگار ہوگی اور چونکہ اکثر گانے والی جوان، خوش



آواز، عشقیہ مضمون یاد رکھنے والی تلاش کی جاتی ہیں اور اکثر اس کی آواز غیر مردوں کے کان میں پہنچتی ہیں اس کا سبب عورتیں ہی ہوتی ہیں۔ اور کبھی کبھی ایسے مضمونوں کے اشعار سے بعض عورتوں کے دل بھی خراب ہو جاتے ہیں بعض دفعہ ان کے شوہر یا دولہا کی طبیعت ناچنے والی پر آجاتی ہے اور اپنی بیوی سے دل ہٹ جاتا ہے پھر یہ ساری عمر روتی پھرتی ہیں۔ پھر رات بھر شغل رہتا ہے بہت عورتوں کی صبح کی نمازیں برباد ہو جاتی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو اور اسلامی بہنو! گانے باجے پر قرآن وحدیث میں بے شمار وعیدیں بیان ہوئی ہیں آیئے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے ارشادات سنیں اور عبرت حاصل کریں۔

﴿قرآن میں گانے باجے کی مذمت﴾

ترجمہ کنز الایمان: (اور کچھ لوگ کھیل کود کو بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے ذلت کا عذاب ہے۔) مفسرین کرام نے فرمایا کہ اس آیت میں کھیل سے مراد گانا، باجا اور دیگر لغویات ہیں۔

﴿احادیث سے گانے باجے کی مذمت﴾

﴿گانے باجے والوں پر لعنت﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو آوازیں ایسی جن پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے پہلی خوشی و مسرت کے موقع پر گانا باجا اور دوسری مصیبت کے وقت چلانا پیٹنا وغیرہ (جامع الاحادیث ج ۳ ص ۱۱۱ کتاب الجنائز سوگ اور نوحہ)

گانا باجا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے

حدیث پاک میں گانے کی مذمت کے بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ (جامع الاحادیث ج ۴ ص ۱۲۰ کتاب الادب)

گانے باجے وآلات موسیقی مٹانے کا حکم

حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عالمین کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے میرے رب عزوجل نے گانے، باجوں، بانسریوں، بتوں، صلیبوں اور زمانہ جاہلیت کی رسومات کو مٹانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۲۶۸)

ڈھول طبلے باجے سب حرام ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ طبلے یعنی ڈھول ڈھمکے۔ بڑا مٹکا (یعنی گھڑا بجانا) باجے بانسریاں سب حرام ہیں۔ (سنن الکبریٰ از بیہقی)

صحابی نے ڈھول کی آواز پر کانوں میں انگلیاں ڈالیں

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ جا رہا تھا راستے میں طبلے کی آواز پر آپ نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے ڈالیں اور دوسرے راستے سے ہو لئے تین مرتبہ ایسا کرنے کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایک دفعہ ایسا کیا تھا۔ (مشکوۃ، احمد، ابوداؤد)



سب سے پہلے شیطان نے گانا گایا

گانا گانے والوں کے بارے میں پیارے آقا مدنی مصطفیٰ ﷺ وعید بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شیطان نے سب سے پہلے نوحہ (رونا پیٹنا) کیا اور گانا گایا۔

گانا گانا حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گانا گانا حرام اور اس گانے سے لذت حاصل کرنا کفر ہے اور گانے کی مجلس میں بیٹھنا بھی فسق و نافرمانی ہے۔

(نیل الاوطار، درمختار)

گانا گانے والے پر شیطان مسلط ہوتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص گانے کے دوران اپنی آواز بلند کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس پر شیطان مسلط کر دیتا ہے ایک شیطان ایک کندھے پر اور دوسرا شیطان دوسرے کندھے پر سوار ہو جاتا ہے۔ اور وہ دونوں شیطان اپنے پاؤں کے ساتھ اسے مارتے رہتے ہیں جب تک وہ خاموش نہ ہو جائے (تفسیر احمدیہ)

گانے کی کمائی حرام ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گانا گانے والیوں کی خرید و فروخت ان کی کمائی اور ان کی قیمت کھانا منع ہے۔

گانا سننے والے کے کان میں سیسہ ڈالا جائے گا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص گانا گانے والی کے ساتھ بیٹھ کر کان لگا کر سنے تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس



کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا۔

(جامع الاحادیث ج ۴ کتاب الادب گانا باجا مزامیر ص ۱۱۵)

خلاصہ کلام : پیارے اسلامی بھائیو! کس قدر افسوس اور غیرت کا مقام ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہاں تک فرما دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گانے باجے اور آلات موسیقی مٹانے کے لئے بھیجا ہے اور ایک جگہ فرمایا کہ آخری زمانہ میں میری امت کے بعض لوگوں کی شکلیں مسخ ہو کر سور بندر ہو جائیں گے۔ عرض کی گئی کیا وہ مسلمان نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یقیناً وہ مسلمان ہوں گے اللہ کو وحدہ لاشریک مانیں گے اور میری رسالت کے بھی قائل ہوں گے لیکن گانے باجے سنیں گے اور شرابیں پئیں گے اس لئے ان کی شکلیں مسخ کر دی جائیں گی۔

ایک بے ہودہ عذر اور اس کا جواب

بعض بے وقوف یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ جی لڑکی والے نہیں مانتے اور بہت مجبور کرتے ہیں۔ ان نادانوں سے پوچھا جائے کہ اے بھائی لڑکی والا اگر آپ پر یہ زور ڈالے کہ ساڑھی پہن کر تم خود ناچو تو کیا لڑکی لینے کے لئے تم خود ناچو گے؟ یقیناً آپ ایسا نہیں کریں گے بلکہ غصہ میں درہم برہم ہو کر مرنے مارنے پر تیار ہو جائیں گے اور اس وقت لڑکی نہ ملنے کی ذرا برابر پرواہ نہیں کریں گے۔

تو اے میرے سارے اسلامی بھائیو! آپ کا فرض بنتا ہے کہ دین اسلام نے جس چیز کو حرام قرار دیا اس سے اتنی ہی نفرت ہونی چاہئے جتنی اپنی طبیعت کے خلاف کاموں سے ہوتی ہے تو جیسے خود ناچنے کی فرمائش پر شادی ہونے یا نہ ہونے کی پرواہ نہیں ہوتی اسی طرح اسلام کے منافی کاموں میں صاف جواب دینا چاہیے کہ شادی ہو

یا نہ کرو ہم کوئی بھی خلاف شرع کام نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔

آتش بازی غیر شرعی رسم ہے

آج کل شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کا بھی بڑے زور و شور سے اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں روپیہ پیسہ تو فضول ہی اڑ ہی جاتا ہے بلکہ بعض اوقات آتش بازی جانی نقصان کا بھی باعث بنتی ہے اور اس طرح بے شمار شادیاں خوشی کی بجائے غمی میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور ایسی شادیاں باراتوں کی بجائے جنازوں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ آتش بازی کی اس بیہودہ اور نقصان دہ رسم پر فضول خرچ کرنے والوں کے بارے میں بے شمار وعیدیں آئی ہیں اور ایسے لوگوں کی شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔

آتش بازی نمرود کی نجات ہے

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آتش بازی، نمرود، بادشاہ نے ایجاد کی جب اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف پھینکے۔

آتش بازی بنانا، بیچنا، خریدنا، خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہیں

امیر اہل سنت امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی لکھتے ہیں۔

ہندو لوگ دیوالی کے وقت خوب آتش بازی چلاتے ہیں افسوس کہ یہ آتش بازی والی ناپاک رسم اب مسلمانوں میں زور پکڑتی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کا کروڑہا

روپیہ ہر سال آتش بازی کی نظر ہو جاتا ہے اور آئے دن یہ خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ آتش بازی سے اتنے گھر جل گئے اور اتنے آدمی جل کر مر گئے وغیرہ وغیرہ اس میں جان کا خطرہ مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے پھر یہ کام اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بھی ہے۔

﴿فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (بنی اسرائیل آیت ۲۷ پارہ ۱۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور فضول نہ اڑا بے شک فضول اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

(فضول خرچی کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا)

﴿کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے﴾

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا اور جن چیزوں میں تمہارا حصہ نہیں اس کو روکے رکھنے کو حرام فرما دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دے دیا ہے۔ فضول بکواس، سوال کی کثرت اور اضاعت مال کو۔

(جامع الاحادیث ج ۳ کتاب الزکوۃ، احکام سوال)

﴿عورتوں کی ویڈیو فلم اور ہماری غیرت﴾

محترم اسلامی بھائیو! نہایت افسوس کے ساتھ اب ایک ایسی غلیظ رسم کی



نشاندہی کر رہا ہوں کہ جس نے آج کے برائے نام مسلمان اور مغربی تہذیب کے دلدادؤں کی غیرت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ آج کل اکثر شادی کی تقریبات کے موقع پر اخلاقی امراض میں ایک نہایت موذی مرض شدت اختیار کرتا جا رہا ہے جس کی پہچان وہی کر سکتا ہے جس میں حیا کا مادہ ہو اس کے برعکس شرم و حیا سے خالی تو اس گندی نالی کے کیڑے کی مانند ہے جو گندگی ہی میں خوش رہتا ہے آیئے سنئے وہ موض مرض کیا ہے؟

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی لکھتے ہیں۔

حیاء کو تار تار کرنے والا وہ مرض یہ ہے کہ آج کل اکثر شادی کی تقریبات میں ویڈیو فلم بنوانے کے لئے اجنبی مردوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ آؤ ہم تمہیں منہ مانگی رقم دیں گے تمہارا کام صرف یہ ہوگا کہ نئی نویلی دلہن جسے سجا دھجا کے بٹھایا ہوا ہے اور اس کے ہونے والے شوہر نے بھی ابھی اس کو نہیں دیکھا تم اس کو اور ہماری ماؤں ہماری بہنوں اور ہماری بیٹیوں اور ہمارے رشتہ کی دوسری عورتوں کو جو زرق برق کے بھڑکیلے لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں اور اپنے چہروں کو سرخی پاؤڈر اور دیگر میک اپ کی مصنوعات سے آراستہ کئے ہوتے ہیں اچھی طرح جی بھر کر دیکھو اور اپنے کیمروں سے ان کی تصویریں بھی اتارو تا کہ ہر ایک کو پتہ چل جائے کہ تمہیں اپنی عورتوں کے پاس لانے والے ہم ہی ہیں اور یوں کوئی تم پر اعتراض نہ کر سکے کیا غیرت ایمانی کا تقاضا یہی ہے کہ اپنے چہروں پر دیوثی کا لیبل لگا کر پھر اس پر فخر بھی کرو۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ایک مسلمان کی شان اور اس کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ نہ تو وہ کسی اجنبی عورت پر نظر ڈالے اور نہ ہی کوئی مرد اس کے اہل پر نظر ڈالے مگر مغربی تہذیب کے مارے

ہوؤں کو بھلا یہ بات کس طرح سمجھ میں آئے البتہ جو سمجھنا چاہے تو یوں سمجھے کہ کسی کی بیٹی یا بہن گھر کے آنگن میں بیٹھی ہو کہ کوئی اجنبی نوجوان کیمرہ لیکر اس گھر کے دروازے پر پہنچ جائے اور ان کی تصویر کھینچنے کی کوشش کر رہا ہو کہ اچانک بیٹی کا باپ یا بہن کا بھائی نوجوان کی اس حرکت کو دیکھ لے تو بتایئے اس موقع پر وہ باپ یا بھائی اس کو لال لال نوٹ دیں گے۔ یا اس کی مرمت کے درپے ہوں گے؟ جواب ملتا ہے جناب کیسی باتیں کرتے ہو اوباش کی مرمت ہی کافی نہیں بلکہ اسے پولیس کے حوالے کیا جائے گا۔ کہ اس نے ایک گھر کی عزت وناموس پر دھبہ لگانے کی کوشش کی پھر ذرا غور کیجئے اس وقت عزت وناموس کہاں روپوش ہو جاتی ہے جب ایک باپ اور ایک بھائی اپنی بہن اور بیٹیوں کی ویڈیو فلم بنوانے کے لئے ایک اجنبی نوجوان کو ہی نہیں بلکہ نوجوانوں کی پوری ٹیم کو کثیر رقم دے کر اپنے گھر لاتے ہیں پھر بعض بے حیاء تو اس پر بھی بڑی بے حیائی سے ہنستے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ میاں یہ تو خوشی کا موقع ہے۔ گویا ان کی نظر میں خوشی کے موقع پر عزت وناموس کا کوئی پاس لحاظ نہیں یا پھر خوشی میں نا جائز کام جائز ہو جاتا ہے۔

لا حول ولا قوۃ

اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الامین ﷺ)

پیارے اسلامی بھائیو! شادی بیاہ کے دوران ویڈیو فلم کے ساتھ ساتھ تصویریں بنانے کا بھی خوب انتظام واہتمام کیا جاتا ہے یہ بھی نا جائز وحرام ہے کیونکہ احادیث مبارکہ میں تصاویر کھینچنے اور بنوانے والے کے بارے میں بے شمار وعیدیں آئی ہیں درس عبرت کے لئے چند احادیث پیش خدمت ہیں۔



جس گھر میں تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ میں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ دروازے پر ہی رک گئے اور اندر تشریف نہ لائے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے چہرہ انور پر ناراضگی کے آثار دیکھے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے میں نے عرض کی کہ آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لئے میں خریدا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تصویروں والے (یعنی تصویر بنانے والے اور تصویر بنوانے والوں) کو بروز قیامت عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم نے بنائیں انہیں زندہ بھی کرو اور پھر آپ نے فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(مشکوۃ شریف، کتاب اللباس)

جس چیز پر تصویر ہوتی حضور ﷺ اسے توڑ دیتے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کسی چیز پر تصویر دیکھتے تو اسے توڑ دیتے۔ (صحیح بخاری، سنن ابوداؤد)

تصویر بنانے والے پر اللہ کا عذاب

حضرت سعید بن ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ ایک آدمی آیا اور عرض کی

اے ابن عباس میں ایسا شخص ہوں کہ میرا روزگار میرے ہاتھ کی کاریگری میں ہے اور میں تصویریں بناتا ہوں تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تمہیں ایسی بات کی خبر دیتا ہوں جو میں نے حضور ﷺ سے سنی ہے میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص تصویریں بناتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا فرمائے گا جب تک کہ وہ اس تصویر میں روح نہ پھونکے اور یہ مصور کبھی بھی تصویر میں روح نہیں پھونک سکے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ کی بات سے وہ شخص بہت زیادہ ہانپنے لگا اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا تجھ پر افسوس ہے اگر اس کے بغیر تیرے پاس روزی کا کوئی سبب نہیں تو تو درختوں اور ہر بے جان کی تصویریں بنا کر روزی کما سکتا ہے۔ (بخاری)

ایک اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ سخت عذاب والے ہوں گے جو تصویریں بناتے ہیں۔ (صحیحین ومسند امام احمد)

نکاح سے قبل دولہا و دلہن کا ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنانا

شادی بیاہ کی رسومات میں سے ایک رسم یہ بھی ہے کہ قبل نکاح دولہا و دولہن ایک دوسرے کو انگوٹھی پہناتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے کیونکہ لڑکا اور لڑکی نکاح قائم ہونے سے پہلے ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہیں اور غیر محرم بھی (یعنی جن سے شریعت نے پردے کا حکم فرمایا) لہٰذا نہ تو وہ ایک دوسرے کو نکاح سے پہلے دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی چھو سکتے ہیں اور انگوٹھی پہنانے میں ایک دوسرے کو چھونا اور دیکھنا لازم آتا ہے لہٰذا یہ ناجائز ہے۔



﴿سونے کی انگوٹھی مرد کے لئے حرام ہے﴾

لڑکی والوں کی طرف سے دولہا کو سونے کی انگوٹھی پہنائی جاتی ہے یہ بھی ناجائز وحرام ہے کیونکہ دین اسلام میں مرد کے لئے سونا پہننا حرام ہے جیسا کہ حدیث میں پیارے آقا مدنی مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿سونا اور ریشم میری امت کے مردوں پر حرام ہے﴾

ابوداؤد ونسائی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے داہنے ہاتھ میں ریشم لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا اور پھر یہ فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ (ابوداؤد، نسائی)

﴿رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا﴾

صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسی (یہ ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے) اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔ (مسلم شریف)

﴿سونے کی انگوٹھی پہننا ہاتھ میں انگارہ رکھنے کے برابر ہے﴾

صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو اتار پھینک دیا اور فرمایا کیا کوئی ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے جب حضور ﷺ تشریف لے گئے تو کسی نے ان سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور کسی کام میں لاؤ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی ہاتھ نہ لگاؤں گا کیونکہ میرے نبی ﷺ نے اسے پھینک دیا۔ (مسلم شریف)



حضور علیہ السلام نے لوہے اور پیتل کی انگوٹھی سے منع فرمایا

ترمذی ابوداؤد نے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے تم سے بت کی بو آتی ہے انہوں نے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے فرمایا کیا بات ہے تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہوا اسے بھی پھینکا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی انگوٹھی بناؤں فرمایا چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو۔

(ترمذی ابوداؤد)

چاندی کی انگوٹھی مرد کے لئے جائز ہے

یاد رہے کہ مرد چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا وزن ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسری قیصر و نجاشی کو خطوط لکھے جائیں تو کسی نے عرض کی کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط کو قبول نہیں کرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ نقش تھا، محمد رسول اللہ۔" (مسلم شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی تھا۔ (بخاری)

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم



نے داہنے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔

(بخاری ومسلم)

عورت پاؤں میں گھنگرو نہ ڈالے

شادی بیاہ کے موقع پر خصوصاً اور عام حالت میں عموماً عورتیں پاؤں میں گھنگرو وغیرہ ڈالتی ہیں جس سے چلنے میں آواز پیدا ہوتی ہے یہ ناجائز حرام ہے اسی طرح پازیب کا بھی یہی حکم ہے اگر چلنے میں آواز پیدا ہو تو یہ بھی ناجائز ہے جیسا کہ احادیث میں موجود ہے۔

حضرت عمر نے ایک لڑکی کے گھنگرو کاٹ دیئے

ابوداؤد نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ہمارے یہاں کی لونڈی حضرت زبیر رضی اللہ کی لڑکی کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے پاس لائی اور اس کے پاؤں میں گھنگرو تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ہر گھنگرو کیساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

جس گھر میں گھنگرو ہوں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

ابوداؤد نے روایت کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لڑکی آئی جس کے پاؤں میں گھنگرو بج رہے تھے فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ لانا جب تک اسے گھنگرو کاٹ نہ لینا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس گھر میں گھنگرو ہوتے ہیں اس میں فرشتے نہیں آتے۔ (ابوداؤد)

نکاح سے پہلے لڑکا، لڑکی ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں

شادی پر رضامندی یا عدم رضامندی کے پیش نظر لڑکا، لڑکی کو دیکھ سکتا ہے۔ تا

کہ بعد میں کسی قسم کا مسئلہ پیدا نہ ہو اور نکاح سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھنا بقائے محبت کا ذریعہ بھی ہے۔ اسی طرح عورت بھی نکاح سے پہلے مرد کو دیکھ سکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔

﴿نکاح سے قبل عورت کو دیکھ لو﴾

حدیث نمبر ا: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کی کہ انصاری عورت سے میرا نکاح کا ارادہ ہے حضور ﷺ نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ انصاریہ عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہے یعنی ان کی آنکھیں کچھ بھوری ہوتی ہیں۔ (مسلم، مشکوۃ، کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبہ)

حدیث نمبر ۲: امام احمد ترمذی ونسائی وابن ماجہ ودارمی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم نے اسے دیکھ لیا ہے عرض کی نہیں فرمایا اسے دیکھ لو کہ اس کی وجہ سے تم دونوں کے درمیان موافقت ہونے کا پہلو غالب ہے۔

(مسند امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حدیث نمبر ۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرنا چاہے تو اگر ممکن ہو تو اسے دیکھ لو تاکہ اطمینان ہو جائے کہ آیا عورت کے اندر ایسی خوبی ہے جو اس کے ساتھ شادی کرنے میں رغبت پیدا کرے۔ (مشکوۃ کتاب النکاح)

حدیث نمبر ۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کا خواہش مند ہو تو اگر اسے دیکھنا

ممکن ہو تو دیکھ لے، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی کو شادی کا پیغام بھیجا تو میں نے چھپ کر اس کو دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے اس کی دو چیزیں دیکھ لیں جس سے مجھے اس کے ساتھ شادی کرنے کی رغبت ہوئی اور میں نے اس سے شادی کر لی۔ الحمد اللہ اب ہم دونوں میاں بیوی خوش ہیں۔ (ابوداؤد شریف ج ۲ کتاب النکاح)

حدیث نمبر ۵: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا مجھ سے حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا ہے میں نے عرض کیا نہیں فرمایا! اسے دیکھ لو اس لئے کہ یہ زیادہ قریب ہے تم دونوں کے درمیان الفت و محبت پیدا کرنے کے لئے۔

(رواۃ احمد، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی، الدارمی، مشکوۃ، کتاب النکاح)

﴿ایک ضروری بات﴾

پیارے اسلامی بھائیو! بزرگان دین فرماتے ہیں کہ جو شادی دیکھے بغیر ہوتی ہے اس کا خاتمہ رنج و غم اور الم پر ہوتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ شادی سے پہلے مرد اس عورت کو ایک نظر دیکھ لے اور دل سے پسند کر لے البتہ شادی سے پہلے لڑکی سے بات کرنا، ہاتھ ملانا، پیار کرنا وغیرہ وغیرہ سراسر حرام ہے کیونکہ شادی سے پہلے دونوں ایک دوسرے کے لئے غیر محرم ہیں فقط ضرورت کے تحت کسی بہانے دیکھنے کی اجازت ہے۔

لیکن آج کل یہ جہالت ہے کہ شادی سے پہلے لڑکا لڑکی دونوں آپس میں ہنس ہنس کر ایک دوسرے سے میٹھے میٹھے انداز میں باتیں کرتے ہیں لڑکی ہاتھ ملاتی ہیں لڑکے کے ساتھ باہر گھومتی پھرتی ہیں ہوٹل میں ایک ساتھ ٹھہرتی ہے کھانا ایک ساتھ کھاتی ہے سینما بینی کرتی ہے نہ اس کو شرم آتی ہے نہ حیاء نہ حجاب ہے نہ خوف خدا، اور یہ

نہ شریعت ہے نہ شرافت۔ نہ انسانیت ہے نہ ذہانت بلکہ سراسر جہالت اور بے حیائی ہے۔لہٰذا اس سے دونوں کو اجتناب کرنا چاہیے۔

پیارے بھائیو! شادی کی کامیابی کے لئے والدین کو چاہیے کہ یہ بات ضرور ذہن نشین کرلیں کہ صرف ایک نظر دیکھ لینے اور سرسری گفتگو کرنے تک محدود نہ رہیں کیونکہ ایک نظر دیکھنے سے محض ظاہری حسن و جمال اور شکل وصورت کا ہی علم ہوسکتا ہے نہ کہ سیرت وکردار کا اس مختصر وقفہ میں سیرت وشرافت اور عادات واخلاق کا کیا اندازہ ہوگا؟ اور یہ بات صرف لڑکے والوں کے لئے نہیں بلکہ لڑکی والے بھی اپنی لخت جگر کے لئے احتیاط سے کام لیں اور چھان بین مناسب انداز سے کریں۔ تاکہ بعد میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

مہندی کی رسم اور اس کا حکم

شادی بیاہ کے موقع پر دلہن کی مہندی لگائی جاتی ہے یہ جائز ہے بہار شریعت میں ہے کہ عورتوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے کہ یہ زینت کی چیز ہے۔

لیکن اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ مہندی عورت ہی لگائے غیر مرد، دلہن یا دیگر عورتوں کو مہندی نہیں لگا سکتا۔ بعض علاقوں میں دولہا کو بھی مہندی لگائی جاتی ہے بلکہ یہاں تک سنا گیا ہے کہ یہ کارنامہ نوجوان لڑکیوں کی طرف سے انجام دیا جاتا ہے اول تو مرد کے لئے مہندی لگانا ناجائز ہے اور ساتھ بے غیرتی کی انتہا کہ نوجوان کنواری غیر محرم لڑکیاں دولہا کو مہندی لگاتی ہیں۔ یہ سخت ناجائز ہے اور حرام ہے اس سے بے پردگی اور اجنبی عورت کا غیر مرد کو چھونا اور دیکھنا لازم ہوتا ہے حدیث سنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔



عورتیں مہندی لگائیں

حضور ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں مہندی لگایا کرے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ

۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں حضور ﷺ کے لئے ایک خط تھا، حضور نے اس ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا! میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا بولیں عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔ (جامع الاحادیث ج ۴ ص ۱۷۵ کتاب الادب، عورتوں کے احکام)

۲۔ ایک بی بی رضی اللہ عنہا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی فرماتی ہیں۔ میں رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا۔ مہندی لگاؤ تو میں بعض عورتیں مہندی نہیں لگاتیں کہ ان ہاتھ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے مردوں کے ہاتھ پھر انہوں نے مہندی لگانا نہیں چھوڑی یہاں تک کہ ان کی عمر اسی سال کی ہوگئی تھی۔ (جامع الاحادیث ج ۴ ص ۱۷۵ کتاب الادب)

۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا، یا نبی اللہ! بیعت فرمالیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا! جب تک تو اپنے ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے گی میں تجھے بیعت نہ کروں گا۔ تیری دونوں ہتھیلیاں تو گویا درندے کی سی ہیں۔

(جامع الاحادیث ج ۴ ص ۱۷۴، عورتوں کے احکام)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

مرد کو مہندی لگانا حرام ہے کہ عورتوں سے تشبیہ ہے اور حدیث میں ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت اختیار کریں لہذا تحریر یعنی کراہت تحریمی صحیح ہوئی۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۵۴۲ ۔ ۵۴۳)

خلاصہ: کہ مرد کے لئے مہندی لگانا ناجائز اور عورت کے لئے مہندی لگانا جائز ہے اس پر ایک حدیث سنئے اور عبرت حاصل کیجئے

رسول اللہ ﷺ نے مہندی والے شخص کو شہر بدر کر دیا

ابوداؤد نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا کہ حضور ﷺ کے پاس ایک مخنث (ہیجڑا) لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے ارشاد فرمایا اس کا کیا حال ہے یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے لوگوں نے عرض کی یہ عورت کی مشابہت کرتا ہے حضور ﷺ نے حکم فرمایا اس کو شہر بدر کر دو چنانچہ اسے مدینہ سے نکال کر نقیع کو بھیج دیا گیا۔ (مشکوۃ ص ۳۸۴، ابوداؤد ج ۲ ص ۳۲۶)

تشریح: پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ پیارے آقا ﷺ نے ایک ہیجڑے کو مہندی لگانے کی وجہ سے ملک بدر کر دیا تو ان مردوں کا کیا حال ہوگا جو آئے روز اور خصوصاً عید اور شادی بیاہ کے موقع پر مہندی لگاتے ہیں یقیناً ان کے لئے حکم سزا بھی ہیجڑے سے سخت ہوگا لہذا مردوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

سہرا بندی کی رسم

شادی بیاہ کی رسومات میں سے ایک رسم سہرا بندی بھی ہے اس میں کوئی ممانعت نہیں کیونکہ جب تک قرآن وحدیث میں کسی چیز کی ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے شرعی ضابطہ ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت یعنی جواز ہے یعنی جب تک اسے شریعت نے منع نہیں کیا ہے وہ جائز ہے اور اگر شریعت کی جانب سے عدم جواز اور نص وارد ہو تو

وہ ناجائز ہو جاتی ہے چنانچہ سہرا بندی کی ممانعت نہ تو قرآن سے ثابت ہے اور نہ حدیث سے لہٰذا یہ جائز ہے۔ بشرطیکہ اس میں کوئی غیر شرعی فعل اختیار نہ کیا جائے۔

دعوت ولیمہ

رسومات شادی میں دعوت ولیمہ کا بھی خوب اہتمام ہوتا ہے یہ پیارے آقا مدنی مصطفی ﷺ کی سنت مبارکہ بھی ہے لیکن اس کے بارے میں بھی چند باتوں کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔

حضرت علامہ مفتی امجد علی نعیمی رحمہ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف "بہار شریعت" میں لکھتے ہیں۔ دعوت ولیمہ سنت ہے ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف یعنی سہاگ رات کی صبح کو اپنے دوست احباب عزیز و اقارب اور محلّہ کے لوگوں کی حسب استطاعت ضیافت کرے اور اس کے لیے جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار کرانا جائز ہے اور جو لوگ بلائے جائیں ان کو جانا چاہیے کہ ان کا جانا اس کے لئے باعث مسرت ہوگا ولیمہ جس شخص کو بلایا جائے اس کا جانا سنّت موکدہ ہے اور یہ شخص اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا افضل ہے کہ اپنے مسلم بھائی کی خوشی مین شرکت اور اس کا دل خوش کرنا ہے اور اگر روزہ دار ہو تب بھی جائے اور صاحب خانہ کے لئے دعا کرے۔ (بہار شریعت)

ایک ضروری بات

دعوت ولیمہ کا یہ حکم جو بیان کیا گیا ہے اس وقت ہے کہ دعوت کرنے والے کا مقصود ادائے سنت ہو اور اگر مقصود فخر کرنا یا یہ کہ میری واہ واہ ہو تو ایسی دعوتوں میں شریک نہ ہونا بہتر ہے۔ دعوت میں جانا اس وقت سنت ہے جب معلوم ہو جائے کہ وہاں گانا بجانا نہیں ہے اور اگر معلوم ہو کہ یہ خرافات وہاں ہیں تو نہ جائے دعوت ولیمہ صرف

پہلے دن ہے یا اس کے بعد دوسرے دن بھی یعنی دو ہی دن تک یہ دعوت ہو سکتی ہے اس کے بعد ولیمہ اور شادی ختم۔ (جامع ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی الولیمۃ)

دعوت ولیمہ فوراً قبول کرلو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کو کوئی شخص ولیمہ کی دعوت دے تو اس کی دعوت کو فوراً قبول کرلو اور اس میں شرکت بھی کرو اور جس نے دعوت ولیمہ کو قبول نہ کیا اس نے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی۔ اور پھر فرمایا وہ دعوت سب سے بدترین دعوت ہے جس میں صرف مالداروں اور دنیاداروں کو مدعو کیا جائے اور غریبوں اور دیندار لوگوں کو محروم رکھا جائے۔ (صحیح مسلم)

حدیث نمبر ۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانے کے لئے بلایا جائے تو قبول کرنا چاہیے اگر چاہے تو کھالے اور چاہے چھوڑ دے (مسلم، مشکوۃ)

ولیمہ میں اظہار فخر کی مذمت

اظہار فخر اور محض نام و نمود کے لئے دعوت ولیمہ کرنا صحیح نہیں ایسا کرنا خلاف سنت ہے حدیث شریف میں ہے کہ

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فخریہ کھلانے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

فاسقوں کی دعوت ولیمہ قبول نہ کی جائے

فاسقوں میں اگر کوئی فاسق اگر دعوت ولیمہ کرے تو اس کی دعوت قبول نہ کی

جائے کیونکہ حضور ﷺ نے فاسقوں کی دعوت میں جانے سے منع فرمایا ہے۔(حدیث شریف میں ہے)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاسقوں کی دعوت طعام کے قبول کرنے سے منع فرمایا۔(بیہقی) .

فاسق کی دعوت قبول کرنے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اکثر فاسق لوگوں کی کمائی حلال نہیں ہوتی۔کبھی وہ ظالم بھی ہوتے ہیں لوگوں کا مال ہتھیانے والے ظالم کا طعام بالاتفاق حرام ہے۔اوراس کی دعوت قبول کرنااورعزت فزائی جوکہ شرعاجائز نہیں ہے۔

بن بلائے مہمان کا حکم

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بن بلائے کسی دعوت میں گیا تو وہ چور بن کر داخل ہوااور لٹیرا وغاصب بن کر نکلا۔(ابوداؤد)

حضور غوث اعظم کا فرمان

حضور غوث پاک حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالیشان ہے کہ جو شخص نام ونمود اور شہرت کی خاطر کھانا کھلائے اس کی دعوت میں مت جاؤ اور قبول نہ کرو۔اوردعوت ولیمہ میں فضول خرچی مت کرو۔

دلہن پر قیامت صغریٰ

مائیوں کی رسم

پیارے اسلامی بھائیو!اوراسلامی بہنو!اب چندایسی پراسراررسومات ذکر کی

جائینگی جن کا تعلق دلہن کے ساتھ ہے اور شادی سے پہلے ہی اس پر قیامت صغری برپا ہو جاتی ہے۔

بیاہ سے پہلے اس کو سخت قید خانہ میں رکھا جاتا ہے جسے آپ کی اصطلاح میں مائیوں بیٹھنا کہتے ہیں برادری اور کنبہ کی عورتیں جمع ہو کر لڑکی کو الگ مکان میں اعتکاف بٹھادیتی ہیں۔فی نفسہ یہ رسم جائز ہے لیکن یہ رسم بھی چند خرافات سے مرکب ہے۔

سب سے پہلے تو اسے الگ بٹھانے کی ضروری سمجھنا خواہ گرمی ہو یا حبس کو حکیم جالینوس اور حکیم بقراط بھی کہیں اس کو اس طرح بٹھانے سے کوئی بیماری لگ جائے گی کچھ بھی ہو مگر یہ فرض قضاء نہیں ہو سکتا۔اس کے ساتھ ہی ایک کوٹھڑی میں بند کر دی جاتی ہے سارے گھر والوں سے بولنا بند ہو جاتا ہے۔اپنی مرضی میں دوسرے کی محتاج ہو جاتی ہے۔اپنے آپ پیشاب پاخانہ کو نہیں جاسکتی ساتھ دو تین گن مین یا چوکیدار عورتیں جن کو آپ "سبالیاں" کہتے ہیں ضرور ہوتی ہیں۔

اسی دوران حیاء اور بے حیائی کا امتحان بھی عورتیں کرتی ہیں چنانچہ لڑکی کو گدگدی کرتی ہیں۔اب اگر وہ ہنس پڑے تو بے حیائی اور نہ ہنسی تو حیاء کا سرٹیفکیٹ عطا کیا جاتا ہے۔

میری نادان اسلامی بہنو! دین سے قطع نظر یہ بات عقل کے بھی خلاف ہے کہ اس دلہن کو آدھی سے حیوان بلکہ پتھر بنا دیا جائے۔اس کا کھانا پینا بند کر دیا جائے۔اصل میں بات یہ ہے کہ جب دین کو کوئی چھوڑ دے تو اس کی عقل بھی سلب ہو جاتی ہے۔

دولہا کی سلامی

بارات جب دلہن والوں کے گھر جاتی ہیں تو عورتیں دولہا کی زیارت کرنے کو فرض عین سمجھتی ہیں۔یاد رکھیں جب طرح عورت اپنے بدن اجنبی مرد کو نہیں دکھلا سکتی



اسی طرح بلاضرورت اجنبی مرد کو بھی فتنہ کے احتمال کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتی۔لیکن کچھ بھی ہو دولہا صاحب کو گھر بلایا جاتا ہے۔اور اس وقت پوری بے پردگی ہوتی ہے۔اور ساتھ غضب یہ کہ دولہا جب گھر میں جاتا ہے تو سالیاں اس کا جوتا چھپا کر جوتا چوری کے نام سے پیسے وصول کرتی ہیں۔شاباش ایک تو چوری اور اس پر سینہ زوری الٹا انعام پائیں۔اول تو یہ ایسی مہمل ہنسی کہ کسی کی چیز اٹھائی ہے اور چھپا دی شرعاً ناجائز ہے۔ اور یہ کہ ہنسی دل لگی کا خاصہ ہے کہ اس سے بے تکلفی بڑھتی ہے۔بھلا اجنبی مرد یعنی بہنوئی سے ایسا تعلق پیدا کرنا خود شرع کے خلاف ہے پھر اس انعام کا حق لازم سمجھنا یہ بھی جبر اور زیادتی ہے۔بعض جگہ اگر یہ رسم نہ بھی ہو تو دودھ پلائی یا چوری کھلانے کی بہت زیادہ رقم جبراً انعام کے نام سے موصول کی جاتی ہے۔

گود میں اتارنے کی رسم

شادی بیاہ میں ایک بہت ہی پراسرار اور خوفناک رسم یہ بھی ہوتی ہے کہ دلہن جب ڈولی سے یا کسی بھی سواری سے اترتی ہے تو وہ خود نہیں اترتی جب دوسرے اتارتے ہیں۔اتنی ہٹی کٹی موٹی ہتھنی گود میں چڑھتی پھرتی ہے کبھی گرتی ہے چوٹ بھی کھاتی ہے اور اسی طرح بعض علاقوں میں دولہا خود تمام لوگوں کے سامنے دلہن کو اتارتا ہے اور بعض جگہ تو بے غیرتی کی ایسی انتہا ہو جاتی ہے کہ دیور دلہن کو سواری سے اتار کر کندھوں پر اٹھاتا ہے۔اناللہ وانا الیہ راجعون

منہ دکھائی کی رسم

رخصتی کے بعد دلہن جب سسرال آتی ہے تو وہ عجائب المخلوقات میں سے ہوتی ہے دور دور سے اس کو دیکھنے والیاں آتی ہیں اور دلہن اس طرح انسان سے پتھر بنادی

جاتی ہے کہ نہ اس کی آنکھ رہے نہ زبان رہے نہ کسی طرف دیکھ سکتی ہے نہ بول سکتی ہے پیشاب وغیرہ کے لئے جانا ہو تو دوسرے پکڑے کر لے جاتے ہیں منہ پر ہاتھ ہوتا ہے بلکہ ہاتھ پر منہ ہوتا ہے کیونکہ دلہن دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر ہاتھوں پر منہ رکھتی ہے اس وقت دلہن بالکل مردہ بدست زندہ ہوتی ہے اوپر والے جس طرح رکھیں اسے اس طرح رہنا پڑتا ہے۔

سسرال والے بہو کو اتار کر جب گھر لاتے ہیں اور بٹھاتے ہیں اس کے بعد بہو کا منہ کھولا جاتا ہے اور سب سے پہلے ساس یا خاندان کی سب سے بڑی عورت بہو کا منہ دیکھتی ہے اور کچھ منہ دکھلائی دیتی ہیں جو ساتھ والی کے جمع ہوتا رہتا ہے اور اگر کسی کے پاس منہ دکھلائی کی رقم نہ ہو وہ ہرگز ہرگز منہ نہیں دیکھ سکتی۔ غرض اس رسم کو بھی فرائض یا واجبات میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ اگر برادری میں اس طرح کا کوئی نہ کرے تو بے حیاء ، بے عزت بے شرم کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ کہ گویا اس رسم کی عدم ادائیگی کفر ہے۔

اسی شرم میں اکثر دلہنیں نماز قضاء کر دیتی ہیں اگر ساتھ والی نے پڑھوا دی تو خیر ورنہ عورتوں کے مذہب میں اس کو اجازت نہیں کہ خود اٹھ کر یا کسی سے کہہ سن کر نماز کا انتظام کر لے اس کو حرکت کو نا بولنا چالنا اگر بدن میں کھجلی اٹھے تو کھجلانا اگر جمائی یا انگڑائی کا غلبہ ہو تو جمائی یا انگڑائی لینا یا نیند آنے لگے تو لیٹنا بھی عورتوں کے مذاہب میں حرام ہے خدا جانے اس نے کیا جرم کیا تھا کہ سخت کالی کوٹھڑی میں اس کو قید کر دیا جاتا ہے۔

پھر سب عورتیں دلہن کا منہ دیکھتی ہیں اور بعض علاقوں میں تو غیرت کے جنازے اٹھتے ہیں کہ مرد بھی دلہن کا منہ دیکھتے ہیں اور دیور حضرات کے لئے تو خصوصی اہتمام ہوتا ہے حالانکہ اللہ کے نبی ﷺ نے تو دیور کو اپنی بھابی کے لئے موت یعنی



شدید فتنہ قرار دیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

شادی کرو ساری

پیارے اسلامی بھائیو! اور اسلامی بہنو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی شادی میں برکت ہو رحمتوں کا نزول ہو اور آپ کی ازدواجی زندگی پیار و محبت اور خوش اسلوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچے تو لفظ شادی کے تین نقطے ہٹا دیں سادی بن جائے گی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ

''وہ شادی برکت والی ہے جس میں کم خرچ ہو''

پیارے بھائیو! اپنی شادی کو خانہ آبادی بنانے کے لئے اپنے پیارے آقا مدنی مصطفیٰ ﷺ کے اس فرمان عالیشان پر عمل کر کے دیکھیں پھر دیکھیں گے کہ بعد میں اس کے کتنے اچھے نتائج برآمد ہوں گے انشاء اللہ دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

تیسری یا چوتھی کی رسم

چوتھی کو یہ ہوتا ہے کہ رخصت کے دوسرے دن دلہن کے میکے سے تیس یا چالیس آدمی یا کچھ کم و بیش چوتھی لٹانے کے لئے دولہا کے گھر جاتے ہیں جہاں ان کی پرتکلف دعوت ہوتی ہے کھانا کھا کر میٹھے چاولوں کے تھال میں اپنی حیثیت سے زیادہ روپیہ رکھتے ہیں یہ روپیہ بھی دلہن والوں کی طرف سے چندہ ہو کر بطور نیوتہ جمع ہوتا ہے بعض جگہ اس وقت تھال میں سو یا دو سو کچھ زیادہ روپیہ ڈالتے جاتے ہیں پھر لڑکی کو اپنے ہمراہ لے جاتے ہیں چوتھے دن دولہا کی طرف سے کچھ عورتیں اور کچھ مرد دلہن کے لئے میکے جاتے ہیں اپنے ساتھ سبز ترکاریاں آلو، بینگن وغیرہ اور کچھ مٹھائی جس میں لڈو ضرور ہوں لے جاتے ہیں وہاں ان کی تواضع و خاطر کے لئے پتلی پتلی کھیر تیار

ہوتی ہے ایک ٹوٹی کرسی پر کھیر کی بھری ہوئی تھال رکھ کر اوپر سے سفید چادر ڈال دیتے ہیں دولہا کو بیٹھنے کے لئے وہ کرسی پیش کی جاتی ہے دولہا میاں بے خیالی میں کرسی پر بیٹھتا ہے بیٹھتے ہی تمام کپڑے کھیر سے خراب ہو جاتے ہیں ہنسی اڑتی ہے پھر وہ اپنا بچاؤ کرتے ہیں اس میں خوب دل لگی رہتی ہے جب اس شیطانی رسم سے نجات ہوئی تب کھانا کھلایا بعد نماز ظہر ایک چوکی پر دلہن دولہا آمنے سامنے بیٹھے وہ لڈو جو دولہا کی طرف سے لائے گئے آس پاس پھینکوائے گئے یعنی دولہا نے دلہن کی طرف پھینکا اور دلہن نے دولہا کی طرف جب سات چکر پورے ہو گئے تب وہ طوفان بدتمیزی برپا ہوتا ہے کہ شیطان بھی دم دبا کر بھاگ جائے وہ ترکاریاں اور آلو شلغم بینگن وغیرہ جو دولہا والے ساتھ لائے تھے اب ان کے دو حصے کئے جاتے ہیں ایک حصہ دولہا والوں کا اور دوسرا حصہ دلہن والوں کا پھر ایک دوسرے کو اس سے مار لگاتے ہیں اس کے بعد جو ترقی ہوتی ہے وہ بیان کے قابل نہیں۔

مسلمانوں ہوش کرو!

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے شادی کے موقع پر چند غیر شرعی رسومات ملاحظہ فرمائیں کہ ایک طرف تو ہم اسلامی نظام اور عشق مصطفی ﷺ کے نعرے لگاتے ہیں اور دوسری طرف خود ہی اپنے عمل سے اس کی دھجیاں اڑا دیتے ہیں ہمارے قول و فعل میں اتنا بڑا تضاد ہے کہ اسلامی نظام کے لئے بڑی بڑی تقریریں کر ڈالتے ہیں اور عملی طور پر جب کسی قسم کی تقریبات کا موقع آتا ہے تو اسلامی تعلیمات کے راستے میں ہمارا نفس اس طرح سیسہ پلائی دیوار بن جاتا ہے کہ اس وقت ہمارے عمل سے ایک باحیا اور غیرت مند مسلمان کے لئے یہ فیصلہ اور پہچان کرنا دشوار ہو جاتا ہے کہ ہم



واقعی مسلمان ہیں یا مسلمانوں کی کوئی مسخ شدہ شکل ہے۔

ہائے اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جس کا تو چاند ہے افسوس وہ ہالے نہ رہے

دوسری طرف اپنے نبی ﷺ کے عشق و محبت کے نعرے لگاتے ہوئے ہم تھکتے نہیں لیکن جب عمل کی باری آتی ہے تو اپنے ہی نبی ﷺ کی سنتوں کو اس طرح پامال کرتے ہیں کہ محسوس ہوتا ہے کہ معاذ اللہ ہمیں اپنے نبی ﷺ سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور بھول جاتے ہیں کہ کل میدان حشر میں اپنے نبی کی بارگاہ میں بھی حاضر ہونا ہے۔

کون ہے تارک آئین رسول مختار
مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار
ہو گئی کس کی نظر طرز سلف سے بیزار
کس کی نظروں میں سمایا ہے شعار اغیار
قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد ﷺ کا تمہیں پاس نہیں

اے نادان جب تو شفاعت کا بھکاری بن کر سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا! یا رسول اللہ ﷺ میں تو آپ کا خادم ہوں آپ کا ادنی سا بھکاری و غلام ہوں آقا میری دست گیری فرمایئے میں دنیا میں آپ کے عشق کے نعرے لگاتا تھا آپ کی محبت کا دم بھرتا تھا یا رسول اللہ ﷺ میری شفاعت کیجئے میں آپ کی بارگاہ میں شفاعت کا طلب گار ہوں۔

اے نادان! اگر دنیا میں تو غیر شرعی رسومات کو اپنا کر اپنے نبی ﷺ کی سنتوں

کو پامال کرتا رہا تھا تو اس وقت اگر پیارے آقا ﷺ نے فرما دیا کہ نہیں نہیں تو میرا غلام نہیں ہوسکتا دنیا میں تو نے میری سنتوں کو پامال کیا میرے دشمنوں کو خوش کر کے اپنے نفس کو تسکین پہنچاتا رہا اب کس منہ سے تو مجھ سے شفاعت طلب کرتا ہے جا انہی کے در سے شفاعت کی بھیک مانگ جن کی خوشنودی کے لئے تو نے میرے طریقے کو نظر انداز کیا شادی بیاہ میری سنت مبارکہ تھی لیکن تو بدعتیں ایجاد کر کے میرے دشمنوں کو خوش اور مجھے تکالیف پہنچاتا رہا جا آج تیرے لئے میری شفاعت کے دروازے بند ہیں۔

نہ اٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم
اگر مصطفیٰ ﷺ نے نظروں سے گرا کے چھوڑ دیا

شب سہاگ

بزرگان دین فرماتے ہیں کہ سہاگ رات دونوں میاں بیوی سب سے پہلے دو رکعت نماز نفل شکرانہ ادا کریں اور اللہ کا شکر ادا کریں کہ تو نے مجھے حرام سے بچالیا اور حلال عطا فرمایا اور پھر مرد بیوی کے سامنے شرم وحیاء کو الگ رکھے اور شرم وحیاء میں اتنا غلو نہ کرے کہ بیوی میاں سے اور میاں بیوی سے بھی حیاء کرے۔ بعض لوگ غلبہ حیاء کی وجہ سے عورت پر قادر نہیں ہوتے ان کو چاہیے کہ یہ حیاء کی تکلیف کو کم کریں اور بیوی کے ساتھ دل لگی ومزاق کریں کیونکہ کسی کا دل خوش کرنے کے لئے ہنسی مذاق کرنے میں مضائقہ نہیں۔ لیکن اس میں دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے ایک یہ کہ جھوٹ نہ بولو دوسرا یہ کہ سامنے والے کا دل نہ دکھائے۔ بعض مرد حضرات عورت پر الزام لگاتے ہوئے کہتے ہیں کہ مرد تو اظہار محبت کرتا ہے لیکن عورت اظہار محبت نہیں کرتی تو ان کے لئے عرض ہے کہ مرد کے لئے اظہار محبت کرنا زینت ہے اور عورت

کے لئے عیب ہے اسی لئے اظہار محبت میں یہ حیا رکاوٹ بن جاتی ہے۔ حالانکہ عورت کے دل میں وہ سب کچھ ہوتا ہے جو مرد کے دل میں ہے۔

شب سہاگ میں بعض عورتوں کی بے حیائی

پہلی رات میں جب دولہا و دلہن تنہائی میں ہوتے ہیں تو بعض عورتیں کان لگاتی پھرتی ہیں اور بعض جھانکتی تانکتی ہیں یہ بہت بڑی شرمی کی بات ہے۔

اب صبح کے وقت ایک بے حیائی یہ ہوتی ہے کہ میاں بیوی کے بستر وغیرہ کو دیکھتے ہیں۔ کسی کا راز معلوم کرنا مطلقا حرام ہے۔ بالخصوص ایسی بے حیائی کی بات کی شہرت کرنا کہ سب اس کو جانتے ہیں۔ اسی طرح دولہا سے شب سہاگ کی بے حیائی کی باتیں پوچھی جاتی ہیں۔ یہ سب کس قدر بے غیرتی کی باتیں ہیں۔

قرآن سے جماع کا حکم

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (پ۲ سورہ البقرہ آیت ۲۲۳)

ترجمہ: کنز الایمان: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو۔

تشریح: اس آیت کریمہ میں جماع کی کیفیت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ جماع جس طرح چاہے یعنی لیٹ کر بیٹھ کر کھڑے کھڑے کرو بشرطیکہ جماع فرج خارج (عورت کی اگلی شرم گاہ) میں ہو کیونکہ یہی راستہ کھیتی ہے جس سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔

حدیث میں جماع کا حکم

حدیث پاک میں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے لوگو تم میں سے کوئی شخص اپنی زوجہ پر اس طرح نہ ٹوٹ پڑے جس طرح

جانور ٹوٹ پڑتے ہیں۔ بلکہ دونوں کو چاہیے کہ پہلے پیار و محبت کی باتیں کریں اور بوس و کنار سے کام لے۔

برہنہ ہونے کا حکم

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "برہنہ ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں جو جدا نہیں ہوتے مگر صرف پاخانہ کے وقت اور اس وقت جب مرد اپنی بیوی کے پاس جائے لہذا ان سے حیاء کرو اور ان کا اکرام کرو۔

(بہار شریعت حصہ شانزدہم ص ۷۰، ترمذی، مشکوۃ ص ۲۶۹)

اور دوسری حدیث میں ہے کہ

حضرت عتبہ بن عبد سلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو پردہ کرلے اور جنگلی گدھوں کی طرح برہنہ نہ ہو۔ (جامع الاحادیث ج ۳ ص ۳۵۸، کتاب النکاح، مباشرت)

کئی مرتبہ جماع کا حکم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کئی مرتبہ جماع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ ہر مرتبہ کے لئے نیا وضو کرلے۔ (جامع ترمذی جلد اول)

جماع پر ثواب

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر شخص کے حلال جماع میں بھی صدقہ ہے۔

عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ جب ہم اپنی بیویوں سے شہوت پوری کرتے ہیں تو کیا



اس پر بھی اجر ملتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بتاؤ اگر کوئی شخص ناجائز ذرائع سے شہوت پوری کرے گا تو کیا گناہ گار نہیں ہوگا؟ تو بالکل اسی طرح جب وہ حلال طریقے سے پوری کررہا تو اسے اس پر ثواب ملے گا۔ (مسلم شریف، مشکوۃ ص ۱۶۸)

جمعہ کے دن جماع کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بروز جمعہ خود بھی غسل کرے اور اپنی زوجہ کو بھی غسل کرائے۔ یعنی بروز جمعہ جماع کر کے غسل کریں۔

متفرق مسائل

مسئلہ : مرد اپنی زوجہ کے ہر عضو کو چھو بھی سکتا ہے اور عورت بھی مرد کے ہر عضو کو چھوسکتی ہے یہاں تک کہ ہر ایک دوسرے کی شرم گاہ کو بھی چھو سکتے ہیں۔

مسئلہ : جماع کے وقت دونوں بالکل برہنہ بھی ہوسکتے ہیں جب کہ وہ مکان بہت چھوٹا دس پانچ ہاتھ کا ہو۔ اور اگر مکان بڑا ہو تو بہتر ہے کہ اوپر کپڑا کرلیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ : اپنی بیوی کے ساتھ جماع کے دوران کسی دوسری عورت کا تصور کرنا حرام ہے۔ (حاشیہ تحفۃ نصائح ض ۴۴)

مسئلہ : دوران جماع زبان سے ذکر کرنے کی ممانعت ہے البتہ ذکر قلبی یعنی دل سے ذکر کرنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ : عورت کے پستان میں دودھ ہو تو اس طرح نہیں چوسنا چاہیے کہ دودھ حلق میں چلا جائے اور اگر منہ میں آجائے اور حلق میں نہ جانے دے تو مضائقہ نہیں۔

(فتاوی رضویہ جلد ۱۰ حصہ دوم ص ۷۲)

مسئلہ: اگر پستانوں میں دودھ ہو اور مرد کو چوسنے کی صورت میں حلق میں اترنے کا اندیشہ ہو تو پستان چوسنا مکروہ ہے۔

(فتاوی رضویہ ج ۵ کتاب النکاح حصہ باب المعاشرہ ص ۱۰۲)

مسئلہ: جماع کے معاملے میں عورت کا مرد پر حق ہے اگر مرد کو جماع کا خیال نہ ہو اور عورت اپنی خواہش ظاہر کرے تو مرد کے لئے ضروری ہے کہ اس کی خواہش پورے کرے ورنہ عورت بدظن ہو جائے گی۔ کیونکہ عورتوں کی شہوت مرد کے مقابلے میں ۹۹ حصہ زیادہ ہوتی ہے لیکن قدرت نے عورت کو مرد کی بہ نسبت زیادہ شرم و حیاء عطا کی ہے جس کی وجہ سے وہ برملا اس کا اظہار نہیں کر سکتی۔

مسئلہ: حالت جنابت میں اگر کھانے کی حاجت ہو تو وضو کر کے کھائے اور مجبوری کی حالت میں فقط منہ ہاتھ دھو کر کھا سکتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

﴿کسی عورت کو دیکھ کر دل مائل ہو تو کیا کرے﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی عورت کا دیکھا اور پسند آ گئی تو اپنی زوجہ کے پاس چلا جائے کہ اس کے پاس بھی ویسی ہی چیز ہے جو اس کے پاس ہے۔ (ترمذی شریف)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو فوراً ادھر سے نگاہ پھیر لو اور اگر اس کا کچھ خیال بھی رہے تو اپنی بیوی کے پاس جا کر جماع کر لینا چاہیے اس سے عورت کا خیال دفع ہو جائے گا۔

﴿ان تاریخوں میں جماع نہ کریں﴾

کیمیائے سعادت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تین

راتوں میں جماع نہ کریں۔

۱۔ چاند کی پہلی رات

۲۔ چاند کی آخری رات

۳۔ چاند کی پندرہویں رات (کیمیائے سعادت)

پہلی مرتبہ ملاقات کی دعا

جب مرد اپنی بیوی کے ساتھ پہلی مرتبہ خلوت کرے تو اسے چاہیے کہ عورت کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھَا وَخَیْرِ مَا جُبِلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جُبِلْتَھَا عَلَیْہِ:

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی اور اس کی جبلی عادتوں کی برائی سے (ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوۃ ص ۲۱۵)

آداب مباشرت

پیارے اسلامی بھائیو!

اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ کچھ باتوں میں گزارنا چاہیے جس سے نکاح کے وہ مقاصد آجاگر ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ محبت والفت کی ایسی فضا قائم کرنی چاہیے جو آپس میں اجنبیت وہچکچاہٹ کو ختم کر کے یگانگت و قرابت پیدا کر دے اس موقع پر نہ تو ایسا والہانہ، عاشقانہ او بے صابرانہ رویہ اختیار کرے کہ بیوی کے ذہن میں آپ کے متعلق عاشق، مزاج غلام کا تصور ابھرے اور نہ ہی ایسا سخت اور وحشیانہ طرز کو اپنائے کہ بیوی آپ کو ایک ظالم کے سوا کچھ نہ سمجھے۔

محبت سے قبل غسل کرنا مستحب ہے۔ صحبت سے قبل دونوں دو دو رکعت نماز نفل شکرانے کے ادا کریں اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شریعت مطہرہ پر استقامت اور نیک اولاد عنایت کرنے کی دعا مانگیں۔

﴿جماع کے وقت کی دعا﴾

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا:

اللہ کے نام سے شروع۔ اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس بچے سے بھی دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے گا۔ (بخاری مسلم، مشکوۃ ص ۲۱۲)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر جماع کے دوران اس دعا کو پڑھ لیا جائے تو جو بچہ پیدا ہوگا شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا جب کوئی اپنی زوجہ کے پاس جائے اور مذکورہ دعا پڑھ لے اور اسی جماع سے اللہ تعالیٰ اولاد عطا فرمادے تو اس کے اور اس کی اولاد کے سانس کی گنتی کے برابر اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (تفسیر ابن کثیر)

دوران صحبت کلام اور عورت کی شرمگاہ پر نظر نہ کریں اور نہ ہی مرد اور عورت ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے حضور ﷺ کی شرمگاہ کی طرف کبھی نظر نہیں کی۔ (ابن ماجہ، مشکوۃ)

جماع کرتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ قبلہ رو ہو کر جماع کرنا مکروہ ہے اور اگر کپڑا اوڑھے ہوئے ہے اور بدن چھپا ہوا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

(فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴۰)

جماع کرتے وقت کلام مکروہ ہے بلکہ بچے کے گونگے یا توتلے ہونے کا خطرہ



ہے (یعنی اس جماع سے حمل قرار پا کر تولد ہونے والا بچے کا) یونہی اس وقت عورت کی شرمگاہ پر نظر نہ کرے کہ بچے کے اندھے ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور مرد و زن (میاں بیوی) کپڑا اوڑھ لیں جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچے کے بے حیاء اور بے شرم ہونے کا اندیشہ ہے (عالمگیری، فتاوی رضویہ، سنی بہشتی زیور)

اپنی بیوی سے صحبت رات کے ابتدائی حصے کی بجائے آخری حصے میں کرے۔ (تحفۃ نصائح ص ۴۵)

ایک روایت میں بھی اس طرح اشارہ ہے کہ اچھی طرح کھیلو، کودو، ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ذوق پاؤ جب جذبات انتہائی برانگیختگی کی حد پہنچیں تب لطف صحبت اٹھاؤ (بہار شباب ص ۲۸)

جماع کا طریقہ جو قرآن و حدیث سے اشارتاً معلوم ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا (سورۃ اعراف آیت ۱۸۹)

ترجمہ: پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا (کنز الایمان)

تغشا! یہ کنایہ ہے صحبت سے حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمیؒ فرماتے ہیں تغشا بنا ہے۔ غشیان سے بمعنی چھا جاتا ہے۔ اس لئے مدہوشی کو غشی کہتے ہے۔ کہ وہ عقل پر چھا جاتی ہے۔ پردہ کو غشاوہ کہا جاتا ہے کہ وہ چیز پر چھا کر اسے چھپا لیتا ہے یہاں غشیان سے مراد ہے جماع اور صحبت اگرچہ صحبت دو طرفہ ہوتی ہے۔ مگر چھا جانا زوج (خاوند) کی طرف سے ہوتا ہے (تفسیر نعیمی ج ۹ ص ۴۶۶)

پیارے اسلامی بھائیو!

شوہر کا بیوی پر چھا جانا اس صورت میں ہوگا کہ بیوی نیچے اس طرح لیٹے کہ اس کی پیٹھ زمین سے لگی ہو اور شوہر اس کے اوپر اس طرح لیٹے کہ میاں بیوی دونوں کے چہرے اور دوسرے اعضاء ایک دوسرے کے سامنے ہو جائے اس طریقہ پر جماع کرنا مرد اور عورت دونوں کے لئے باعث لطف و سرور ہے اور استقرار حمل کے لئے بھی معین ہے۔ (آداب شب عروسی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب مرد عورت کے چاروں شعبوں (یعنی دونوں پنڈلیوں اور دونوں رانوں کے درمیان بیٹھ گیا اور کوشش کر لی یعنی دخول ہو گیا۔ اگر چہ انزال نہ ہو) تو ضرور غسل واجب ہو گیا۔ (بخاری ج ا ص ۴۳)

حدیث پاک میں (شعب اربع) یعنی چاروں شعبوں سے کیا مراد ہے اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ (۱) عورت کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں مراد ہیں (۲) دونوں پنڈلیاں اور دونوں رانیں مراد ہیں (۳) عورت کی شرمگاہ کے دونوں بالائی اور دونوں زیریں لب مراد ہیں (۴) عورت کی دونوں سرینیں اور دونوں لانیں مراد ہیں۔ (نزہۃ القاری ج ثانی ص ۲۰۷) وغیرہ

لہٰذا اگر (شعب اربع) سے مراد عورت کی دونوں سرین اور لان ہوں تو مرد کا ان کے درمیان بیٹھا اس وقت ہوگا جب عورت لیٹی ہو اور ٹانگ اٹھا کر جماع کرے یہ طریقہ استقرار حمل کے نہایت مفید ہے (آداب شب عروسی)

حمل سے لڑکا پیدا ہوگا

امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جماع کرنے کے بہت سے طریقے ہیں مگر مفید طریقہ یہ ہے

کہ عورت پیٹھ کے بل لیٹ جائے اور مرد اس کے اوپر آجائے یہاں تک کہ شہوت بھڑک اٹھے پھر عورت کے اندام میں داخل کریں اور حرکت کریں اور ساتھ ساتھ عورت سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہیں یہاں تک کہ جب منی خارج ہو تو ایک گھنٹہ تک عورت کی گردن سے لپٹا رہے اور عضو کو باہر نہ نکالے۔ جب جسم میں بخوبی سکون آجائے تو دائیں طرف ہو کر عضو کو باہر نکالے۔ اس قسم کے جماع سے اگر نطفہ قرار پائے تو لڑکا پیدا ہوگا اس کے بعد مرد اور عورت باریک نرم کپڑے سے اپنے اپنے اندام کو صاف کریں اور کپڑا علیحدہ علیحدہ ہونا چاہیے۔ عمدہ جماع وہ ہوتا ہے جس کا نتیجہ دل کی تازگی وطبیعت کی فرحت ہو اور برا جماع وہ ہے جس سے نفس و دل کی کمزوری وطبیعت کا متلانا اور محبوب کا پسند نہ آنا۔ عورت کو دائیں کروٹ پر سوئے رہنے کا حکم دے تاکہ اگر نطفہ قرار پائے تو لڑکا پیدا ہوگا۔ اگر بائیں کروٹ پر سوئے گی تو لڑکی پیدا ہوگی مصنف کہتا ہے کہ میں نے خود اس طریقہ کو استعمال کیا بے شک یہ طریقہ صحیح اور مجرب ہے (مجربات امام سیوطی ص ۴۲۔۴۱)

اور جب منی خارج ہونے لگے تو دل ہی دل میں یہ دعا پڑھیں!

اَللّٰھُمَّ لَا تَجعَل لِلشَّیطَانِ فِیمَارَزَقتَنِیْ نَصِیباً

ترجمہ: اے اللہ جو بچہ تو ہمیں عطا فرمائے گا شیطان کے لئے اس میں کوئی حصہ نہ رکھ۔ (منف ابن ابی شیبہ حصن حصین ص ۵)

﴿ جلدی جلدی صحبت کا نقصان ﴾

پیارے اسلامی بھائیو!

اپنی بیوی کے ساتھ صحبت آہستہ آہستہ کریں کہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور جب کہ تحفہ نصائح کے حاشیہ میں ہے۔ کہ جلد جلد صحبت کرنے سے دماغ بھی اور بینائی بھی کمزور ہوگی (حاشیہ تحفۃ نصائح ص ۴۵)

﴿عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع﴾

پیارے اسلامی بھائیوں!

عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرنے والے کو حضور ﷺ نے ملعون کہا ہے۔ عورت کے پیچھے کے مقام (دبر) سے جماع کرنے کے بارے میں کئی وعید آئی ہیں جیسا کہ احادیث میں ہے۔

حدیث نمبرا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے وہ ملعون ہے۔

(امام احمد، ابوداؤد)

حدیث نمبر۲ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔ لہٰذا عورت سے ان کی دلبروں میں صحبت نہ کیا کروں۔ (احمد ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حدیث نمبر۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کریں۔

(ترمذی، نسائی، ابن حبان، مشکوۃ ص ۲۷۶)

قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو قتل کرڈالو

پیارے اسلامی بھائیو!

قوم لوط ایک ایسی قوم تھی جس پر بدفعلی کی وجہ سے خدا کا عذاب نازل ہوا اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ قوم لوط کی طرح مرد اور عورتوں سے جماع نہ کرو حدیث پاک میں ہے کہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل ومفعول بہ (یعنی کام کرنے والا اور کروانے والا) دونوں کو قتل کرڈالو (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ ص ۳۱۲)

حدیث پاک: زرین حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا عمل کرنے اور ایک روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں (یعنی لواطت کرنے اور کروانے والے) کو جلادیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں پر دیوار ڈھاری یعنی گرادی۔ (بہار شریعت ج ۲ خصہ ۹، مشکوۃ ص ۳۱۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو چوپائے سے صحبت کرے اسے قتل کردو (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ ص ۳۱۲)

آخر زمانہ میں تین قسم کے لوگ

حضور ﷺ خدا کے پیارے محبوب خدا کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والے چھپی باتیں آئندہ واقعات بتانے والے فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ میں تین قسم کے لوگ ہوں گے جن کو (لوطی) کہا جائے گا ایک وہ جو لڑکوں کو فقط گھوریں (یعنی

شہوت سے) اور باتیں کرینگے ایک وہ جوان سے مصافحہ اور معانقہ کریں گے (یعنی شہوت کے ساتھ) ایک وہ جوان لڑکوں کے ساتھ فعل بد کریں گے۔ جس نے سچی توبہ کر لی اللہ تعالیٰ نے قبول کی۔ (بہار شباب ص ۶۰)

حیض کے لغوی معنی

(الحیض لغة البلان)

ترجمہ: لغت میں حیض کا معنی نیلان (بہنا) ہے

اسی بناء پر جب کوئی وادی بہنے لگتی ہے تو کہا جاتا ہے (حاضی الوادی) وادی بہنے لگی (ردالمختار، درمختار)

وجہ تسمیہ

چونکہ حیض کے مخصوص اوقات میں خون بہتا ہے اس لئے اس کو حیض کہتے ہیں۔ (ردالمختار)

حیض کی شرعی تعریف

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں

۱۔ جو خون رحم سے وقت مخصوص میں وصف مخصوص کے ساتھ خارج ہو اس کو حیض کہتے ہیں (تبیان القرآن ج اول)

۲۔ وہ خون جو (بالغہ کے) رحم سے بغیر وقت ولادت کے خارج ہو۔

۳ بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادتاً نکلتا ہو اور بیماری بچہ پیدا ہونے سبب سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں (بہار شریعت ج ۲)

۴۔ حیض وہ خون ہے جو رحم سے وقت ولادت کے علاوہ نکلے (فتح القدیر، عالمگیری)



۵۔ وہ فاسد خون جو مخصوص زمانہ اور مخصوص حالت میں تندرست، جوان غیر حاملہ عورت کے رحم سے نکلتا ہے۔ (لغات القرآن)

حیض کا سبب

وہ حیض کا سبب درخت (ممنوعہ) سے کھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ابتداء حضرت حوا علیہا السلام کو مبتلا کرنا تھا (حیض میں) (درمختار)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کا مقدر کر دیا ہے (ردالمختار)

حیض کی شرائط

نصاب (طہر کا گزر جانا) یعنی حیض سے پہلے نصاب طہر یعنی پندرہ دن مکمل یا اس سے زائد گزر چکے ہوں اور یہ خون تین سے دن سے کم نہ ہو (ردالمختار، درمختار)

حیض کی مدت

حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین راتیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ (ردمختار، عالمگیری، نورالایضاح)

حیض کی رنگت

حیض کی چھ رنگ ہیں، سیاہ، سرخ، سبز، زرد، مٹیلا، سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں بلکہ اختتام حیض کی علامت ہے۔ (عالمگیری، ردمختار، بہارشریعت)

حیض آنے کی ابتداء

حیض کی ابتداء کم از کم نو سال سے بارہ سال ہوتی ہے۔

(درمختار، عالمگیری، بہار شریعت)

﴿انتہا حیض﴾

حیض آنے کی انتہائی عمر پچپن سال ہے اس عمر والی عورت کو آئسہ کہتے اور اس میں عمر کو سن الایاس کہتے ہیں۔ (بہار شریعت)

﴿مسائل حیض﴾

مسئلہ :۱۰ دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ آیا تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے سے حیض آچکا ہے اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو جتنا عادت سے زیادہ ہے سب استحاضہ اور اگر عادت مقرر نہ تھی تو سابقہ مرتبہ جتنے دن حیض آیا تھا اس کے برابر ایام حیض کے شمار ہونگے اور باقی استحاضہ شمار ہونگے۔ (بہار شریعت عالمگیری)

مسئلہ: یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض وقت بھی خون آئے تو حیض ہے (عالمگیری، بہار شریعت)

مسئلہ : نو برس سے کم عمر میں جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔ اسی طرح پچپن سال کے بعد جو خون آئے وہ استحاضہ ہے لیکن دوسری صورت میں (یعنی پچپن سال) کے بعد خالص خون آنے یا سابقہ رنگ پر خون آنے کی صورت میں جو حیض ہی شمار ہوگا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ : حمل والی عورت کو جو خون آتا ہے وہ استحاضہ ہے اور اسی طرح اگر ولادت کے وقت بچہ ابھی مکمل باہر نہیں آیا تو خون آئے تو وہ بھی استحاضہ ہی ہے۔

(بہار شریعت)



مسئلہ : حیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرج خارج میں آ گیا اور اگر کسی کپڑے وغیرہ کے رکھنے کی وجہ سے خون فرج خارج میں داخل نہیں ہوا بلکہ فرج داخل میں ہی کا رہا تو جب تک وہ فرج خارج میں نہ آ جائے تو عورت حیض والی شمار نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ : جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کے بعد کئی عرصے مستقل جاری رہا تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا تھا اس دن سے دس تک حیض اور بیس دن تک استحاضہ کے سمجھے اور جب تک یہ سلسلہ مستقل جاری ہو اسی طرح حساب رکھے۔ اور اگر پہلے حیض آ چکا ہے تو جتنے دن عادت کے ہیں وہ ایام حیض شمار کرے باقی تمام استحاضہ کے دن شمار ہونگے (بہار شریعت)

مسئلہ : جس عورت کو دس دن حیض آیا اور اس کے بعد سال بھر خون نہ آیا تو ہر مہینے میں دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ کے شمار کرے (بہار شریعت)

مسئلہ : کسی کو پورے تین دن رات خون آ کر بند ہو گیا اور عادت اس سے زائد تھی پھر عادت کے مقررہ دنوں تک سفید رطوبت آتی رہی تو صرف تین دن رات حیض کے شمار ہونگے اور عادت بدل گئی اور اگر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو حیض ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ : کسی کو ایک دن خون آ کر بند ہو گیا اس کے بعد دس دن سے قبل پھر خون آیا اور دسویں دن بند ہو گیا تو دس کے دس دن حیض ہونگے اور اس کے بعد بھی خون جاری رہا تو عادت والی کے لئے حکم عادت کے مطابق ہوگا اور جس کی عادت ہے مقرر نہیں ہے اس کے لئے دس دن حیض اور باقی استحاضہ کے شمار ہونگے (بہار شریعت)

مسئلہ : تین دن تین رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین رات سے کم آیا تو پہلے حیض ہے اور نہ یہ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں (بہار شریعت)

﴿حالت حیض میں جماع کا حکم﴾

حیض ونفاس کی حالت میں عورت کی ناف اور رانوں کے درمیان کے جسم کو اپنے جسم کے ساتھ ملانا اگر درمیان میں کوئی کپڑا حائل نہ ہو یا جماع کرنا حرام ہے۔ لیکن حالت حیض میں عورت کا بوسا لینا اس سے لپٹ کر سونا اور اس کی ناف کے اوپر اور رانوں کے نیچے کے جسم سے اپنا جسم کو ملانا اگرچہ کپڑا درمیان میں نہ ہو اور اس کا جھوٹا کھانا پینا سب جائز ہے۔ (بہار شریعت)

﴿احادیث سے حیض میں جماع کا حکم﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص حائضہ عورت یا عورت کی پچھلی شرم گاہ میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے اس چیز سے کفر کیا جو محمد ﷺ پر اتاری گئی۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری عورت جب حائضہ ہو تو اس وقت میرے لئے کیا جائز ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ناف کے اوپر (یعنی ناف کے اوپر سے عورت سے نفع کرنا جائز ہے) (یہ حدیث زرین رحمۃ اللہ سے روایت ہے)

ایک اور حدیث میں پیارے آقا مدنی مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کر بیٹھے تو آدھا دینار صدقہ کرے۔

(ابن ماجہ،، کنز العمال)



تشریح: پیارے اسلامی بھائیو ان احادیث مبارکہ سے چند مسائل معلوم ہوئے۔

مسئلہ۱: حالت حیض میں اپنی عورت سے جماع حرام ہے نیز اس حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے۔ اور اگر حرام سمجھ کر جماع کیا تو سخت گناہ گار ہوا توبہ کرے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ۲: اگر حیض کے ابتداء میں جماع کیا تو ایک دینار اور اگر حیض کے آخری دنوں میں جماع کیا تو آدھا دینار خیرات کرنا افضل و بہتر ہے۔ (ابن ماجہ کنز العمال)

مسئلہ۳: لواطت یعنی اپنی بیوی کی پچھلی شرم گاہ میں جماع کرنا حرام ہے۔ (کنز العمال، ابوداؤد، مشکوۃ)

﴿نفاس﴾

نفاس کی شرعی تعریف

هو الدم الخارج عقب الولادة

۱۔ وہ خون جو بچے کی پیدائش کے بعد نکلتا ہے (نور الایضاح)

۲۔ بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون بچہ کی ولادت کے بعد نکلے اس کو نفاس کہتے ہیں۔

۳۔ ولادت کے بعد جو خون نکلتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں (تبیان القرآن)

﴿نفاس کی مدت﴾

اكثره اربعون يوما ولا حد قلہ (نور الایضاح)

اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اور کم از کم کی کوئی حد نہیں چالیس دن سے زائد خون آئے تو وہ استحاضہ ہے۔

﴿احکام نفاس﴾

نفاس کے تمام احکام مثل حیض کے ہیں جو چیزیں حالت حیض میں ممنوع ہیں مثلاً (نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، طواف کرنا، تلاوت کرنا، طلاق دینا وغیرہ) وہ حالت نفاس میں بھی ممنوع ہیں اور جو چیزیں حالت حیض میں جائز ہیں (مثلاً شوہر کی خدمت کرنا، اذکار پڑھنا، جانماز چھونا وغیرہ) وہ حالت نفاس میں بھی جائز ہیں۔

﴿مسائل نفاس﴾

مسئلہ: نفاس کا خون نکلنے سے عدت پوری ہو جاتی ہے خواہ عدت طلاق ہو یا عدت وفات۔ (تبیان القرآن)

مسئلہ: بچے کی ولادت یا اس کے کچھ اعضاء سے ظاہر ہونے سے قبل جو خون آیا وہ استحاضہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی کی عادت مقرر ہے تو جتنے دن عادت کے ہیں ولادت کے بعد وہ ایام نفاس کے شمار ہونگے اور باقی استحاضہ کے۔

مسئلہ: جڑواں بچے پیدا ہوں تو نفاس کا شمار اول کی ولادت سے کیا جائے گا۔

مسئلہ: اگر بچے کی ولادت کے بعد خون نہ ظاہر ہوا تو بھی نفاس کے احکام جاری ہونگے اگر عادت مقرر ہے تو عادت کے ایام تک ورنہ چالیس روز تک۔

مسئلہ: حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا تھا پھر اگر خون آیا تو نفاس شمار ہوگا، حمل ساقط ہونے سے پہلے خون آیا تو استحاضہ ہے (ردمختار، ردالمختار)

مسئلہ: اگر عضو کا بننا یا نہ بننا معلوم نہ ہو اور نہ ہی یہ یاد ہو کہ حمل کتنے دن کا ہے تو ایک سو بیس دن ہو جانے پر عضو بننا قرار دیا جائے گا۔ (ردالمختار)



مسئلہ: نفاس کا خون عادت کے ایام سے قبل بند ہو گیا تو آخری وقت مستحب تک انتظار کرنے کے بعد غسل کرے نماز پڑھی جائے (مسئلہ ۹) اگر ولادت کے بعد خون آیا پھر چالیس دن کے اندر وقفے کے بعد پھر دوبارہ خون آیا تو وہ نفاس ہی ہے۔ اگرچہ وقفہ پندرہ دن سے زیادہ کا کیوں نہ ہو (ردمختار)

حالت نفاس میں جماع کرنے کا حکم

بچے کی پیدائش کے عورت کی اگلی شرم گاہ سے جو خون آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن اور کم کی کوئی حد نہیں۔ نفاس کے بھی وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے یعنی حالت نفاس میں بھی عورت سے جماع کرنا حرام ہے۔ (بہار شریعت)

استحاضہ

استحاضہ کی لغوی تعریف

استمراء الدم بعد العادة

ترجمہ: عادت کے بعد خون کا جاری رہنا استحاضہ ہے

استحاضہ کی شرعی تعریف

استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو عورت کو آتا ہے مگر حیض اور نفاس کا خون نہیں ہوتا بلکہ ایک رگ سے آتا ہے جسے عاذل کہتے ہیں (اشعۃ اللمعات)

اقسام استحاضہ

۱۔ اکثر موت حیض ونفاس کے بعد جو خون کم سے کم مدت طہر کے درمیان آئے وہ

استحاضہ ہے۔

۲۔ کم سے کم مدت حیض سے پہلے جو خون بند ہو جائے وہ استحاضہ ہے

۳۔ نابالغہ سے جو خون آئے وہ استحاضہ ہے جب کہ بہت چھوٹی ہو

۴۔ بچپن سال یا اس سے زائد عمر کی عورت جو خون آئے وہ استحاضہ ہے

۵۔ حاملہ عورت کو ولادت سے قبل جو خون آئے وہ استحاضہ ہے

۶۔ ایام حمل میں آنے والا خون بھی استحاضہ ہے

۷۔ پردہ بکارت زائل ہونے کے بعد آنے والا خون بھی استحاضہ ہے

﴿مسائل استحاضہ﴾

مسئلہ: استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر عذر ثابت ہو جائے گا اب ایک وضو سے اس نماز کے وقت میں (جس کے لئے وضو کیا ہے) جتنی چاہے نماز پڑھے خون آنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا (بہار شریعت)

مسئلہ: اگر کپڑا یا روئی وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون کا روکنا ممکن ہو کہ وضو کر کے فرض نماز پڑھ سکے تو عذر ثابت نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نہ نماز پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو استحاضہ سے وضو جاتا رہا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو اگر وقت ختم ہونے تک خون جاری رہا تو نماز ہو گئی ورنہ واجب الاعادۃ ہے (خون بند ہونے کی صورت میں)

مسئلہ: خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وضو

سے نماز پڑھی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ واجب ہے اسی طرح اگر دوران نماز بند ہوا اور دوسری نماز کے وقت میں نہ آیا تو بھی اعادہ واجب ہے (منیۃ المصلی)

مسئلہ :اگر وضو سے پہلے خون جاری رہا پھر وضو میں نہ پایا گیا اور بعد وضو بھی نہ پایا گیا البتہ دوسرے وقت میں خون جاری ہوا تو وقت گزرنے سے وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ :اگر رفع حاجت کے بعد وضو کیا پھر خون جاری ہوا تو وضو ٹوٹ گیا اگر وضو کرنے کے دوران جاری رہا تھا وضو نہ ٹوٹا (بہار شریعت)

مسئلہ:مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ :مستحاضہ نے اگر نفل نماز شروع کی اور وقت ختم ہو گیا۔ نماز ٹوٹ جائے گی اور احتیاطاً قضا کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:عورت کی فرج داخل سے ایک رطوبت خارج جو کہ بیماری کے سبب ہوتی ہے اس سلان رحم (لیکوریا) کہتے ہیں یہ نجس ہوتی ہے اس کا حکم بھی مثل استحاضہ کے لئے۔

خالت استحاضہ میں جماع کا حکم

حیض و نفاس کے زمانہ کے علاوہ عورت کی اگلی شرم گاہ سے جو خون آئے اسے استحاضہ یعنی بیماری کا خون کہتے ہیں۔ یہ خون عورت کے رحم سے نہیں آتا بلکہ یہ عورت کی اگلی شرم گاہ سے متعلق کسی رگ کے پھٹنے سے آتا ہے۔

استحاضہ کا حکم ایسا ہے کہ جس طرح کسی کی نکسیر پھوٹے اور وہ بند نہ ہو۔ لہٰذا اس حالت میں عورت سے جماع کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت)

جماع کتنے دن بعد کرنا چاہیے

پیارے اسلامی بھائیو! دین اسلام نے جماع کی قلت و کثرت کے بارے میں کسی قسم کا کوئی ضابطہ بیان نہیں فرمایا۔ لیکن اگر آپ حضور ﷺ اور صحابہ کرام جن کی سیرت و کردار ہمارے لئے بہترین عملی نمونہ ہے کے حالات زندگی پڑھ کر دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کھانے کے اندر کمی کا تو اہتمام کیا لیکن جماع کے اندر کمی کا اہتمام ان سے ثابت نہیں ہے حضور نبی کریم ﷺ کی گیارہ ازواج مطہرات تھیں روایت میں ہے کہ بعض دفعہ آپ ﷺ نے ایک رات میں تمام ازواج سے صحبت فرمائی۔ صحابہ کرام فرماتے تھے کہ حضور ﷺ کے اندر چالیس مردوں کی طاقت تھیں۔ یعنی ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نے کثرت جماع سے احتراز نہیں فرمایا اگر کثرت جماع باطن کے لئے مضر ہوتا تو آپ ﷺ اس سے ضرور احتراز نہیں فرمایا۔ اسی طرح صحابہ کرام کے حالات زندگی اٹھا کر دیکھیں تو حضرت عبداللہ ابن عمر کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رمضان شریف میں افطار کے بعد اپنی بیویوں اور لونڈیوں سمیت گیارہ عورتوں سے جماع کرتے تھے کیونکہ صحابہ کے زمانے میں عشاء کی نماز دیر سے ہوتی تھی اس لئے انہیں کافی وقت مل جاتا تھا۔ (کنزالعمال، ابوداؤد، ابن ماجہ)

ان روایات سے ثابت ہوا کہ کثرت جماع زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت کے خلاف نہیں اور نہ شریعت نے اس کی کوئی حد بیان فرمائی ہے لیکن یہ ایک طبعی مسئلہ ضرور ہے لہٰذا ہر شخص کو اپنی قوت و طاقت کے لحاظ سے اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ہمارے نزدیک بہتر طریقہ یہ ہے کہ سخت تقاضے کے وقت جماع کرنا چاہیے۔ احیاء العلوم میں ہے کہ مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی سے کم از کم چار دن کے بعد جماع کرے اور



انزال کے بعد مرد کو کچھ دیر اپنی حالت میں ٹھہرے رہنا چاہیے۔ کیونکہ بعض اوقات عورت کو دیر میں انزال ہوتا ہے اب اگر مرد اپنی ضرورت پوری کر کے فوراً ہی ہٹ جائے اور عورت تشنہ رہ جائے تو اس سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

غسل جنابت کے مسائل

جماع کی صورت میں انزال ہو یا نہ ہو فقط دخول سے بھی غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور منی چاہے احتلام کی صورت میں نکلے یا بوس و کنار اور چھیڑ چھاڑ یا فقط دیکھنے یا تصور کرنے سے خارج ہر صورت غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ولادت سے بھی غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے خون آئے یا نہ آئے۔ (بہار شریعت)

غسل کے فرائض

غسل جنابت یعنی پاکی کے غسل میں تین فرض ہیں

۱۔ اچھی طرح کلی کرنا ۲۔ ناک میں پانی ڈالنا ۳۔ پورے جسم پر ایک مرتبہ پانی بہانا۔ (عامہ کتب فقہ)

ایک ضروری بات: اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل اتر گیا حالانکہ بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے لہٰذا تفصیل کے ساتھ بیان کئے جاتے ہیں سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے۔ اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے۔ کھولنا ضروری نہیں ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بغیر کھولے جڑیں تر نہ ہوں تو کھولنا ضروری ہے۔ کانوں میں بالی وغیرہ

زیوروں کے سوراخ اگر بند نہ ہوں تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہوں تو پانی ڈالنے میں ان کو حرکت دیں ورنہ ضروری نہیں۔ چھلے انگوٹھیاں، کنگن، چوڑیاں وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے گا تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائے تو کچھ ضروری نہیں۔ کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائے اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دھلے گا بغلیں ہاتھ اٹھائے بغیر نہیں دھلیں گی۔ بازو کا ہر پہلو پیٹ کا ہر ذرہ پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔ ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں جب کہ پانی بہنے میں شک ہو، جسم کا ہر رونگٹا جڑ سے نوک تک ران اور پیڑو کا ہر جوڑ ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں رانوں کی گولائی پنڈلیوں کی کروٹیں ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھوئیں، پستان اور شکم کے جوڑ فرج خارج یعنی عورت کی اگلی شرم گاہ کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے۔ ہاں فرج داخل یعنی عورت کی اگلی شرم گاہ کا اندرونی حصہ میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں بلکہ مستحب و افضل ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں کوئی نقصان یا حرج ہو یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہنا نقصان پہنچائے تو اس پورے عضو کا مسح کریں اور اگر نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے۔

مسئلہ: زکام یا آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا امراض پیدا ہو جائیں گے تو کلی کرلے ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہالے اور سر کے ہر ذرہ پر بھیگا ہاتھ پھیر لے غسل ہو جائے گا بعد صحت سر دھو ڈالے باقی غسل کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔



غسل کی سنتیں

غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھولے پھر استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرے اور پھر نماز کا سا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی پتھر یا تختے پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے پھر تمام بدن پر تیل کی طرح چیز لے خصوصاً جاڑے میں تین مرتبہ دائیں مونڈے پر اور تین مرتبہ بائیں مونڈے پر پھر سر اور تمام بدن پر تین بار پھر غسل والی جگہ سے الگ ہو جائے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تو اب دھولے۔

نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو۔ ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے۔ دوران غسل کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دعا پڑھے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: غسل میں عورتوں کی بہت احتیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: داران غسل اگر ننگی حالت میں غسل کریں تو قبلہ کو منہ نہ کریں اگر کپڑا باندھا ہوا ہے تو پھر حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

حالت جنابت میں چھونے کا حکم

جس پر غسل واجب ہوا سے مسجد میں جانا قرآن مجید چھونا، قرآن کا حاشیہ یا جلد یا چولی چھونا یا فقط دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا پڑھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ یا انگوٹھی چھونا جس پر آیت لکھی ہو یا ایسی انگوٹھی پہننا جس پر آیت لکھی ہو حرام ہے۔ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ: کرتے کی آستین دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک

کونا جو مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے۔یعنی ہر وہ کپڑا جو خود پہنا ہوا ہے حالت جنابت میں اس سے قرآن چھونا جائز نہیں۔(بہار شریعت)

مسئلہ: برتن یا گلاس پر سورت یا آیت لکھی ہو اسکا چھونا بھی حرام ہے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ :قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی بھی زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید کا سا حکم ہے۔(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ: قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر یعنی جن پر غسل واجب ہو کوئی حرج نہیں۔(عورتوں کے مسائل)

مسئلہ :حالت جنابت میں فقہ، تفسیر حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اگر ان کو کسی کپڑے سے چھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حرج نہیں مگر آیت والی جگہ پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔(عورتوں کے مسائل)

حالت جنابت میں ذکر درود پڑھنے کا حکم

پیارے اسلامی بھائیو! اور اسلامی بہنو! بعض لوگ حالت جنابت میں ذکر و نعت اور درود و تسبیحات پڑھنے سے روکتے ہیں لیکن یاد رہے کہ حالت جنابت میں درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔فقہائے کرام نے اس حالت میں ان چیزوں سے منع نہیں فرمایا۔ہاں بہتر یہ ہے کہ حالت جنابت میں وضو یا کلی کر کے پڑھیں۔(درمختار، ردالمختار)

مسئلہ: حالت جنابت میں اذان کا جواب دینا جائز ہے۔(عامہ کتب)



زمانہ حمل کی احتیاط وتدابیر

(۱) حمل کے زمانہ میں عورت کو اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ ایسی ثقیل غزائیں نہ کھائے جس سے قبض ہو جائے اور اگر ذرا بھی پیٹ میں گرانی معلوم ہو تو ایک دو وقت روٹی چاول نہ کھائیں بلکہ صرف شوربہ گھی ڈال کر پی لیں یا دو تین تولہ منقہ یا ایک ہریڑ کا مربہ کھالیں۔

(۲) حاملہ عورت کو چاہیے کہ چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر نہ پڑے اور نہ دوڑ کر چلے اسی طرح اونچی جگہ سے نیچے کو ایک دم جھٹکے کے ساتھ نہ اترے۔ اسی طرح سیڑھی پر دوڑ کر نہ چڑھے بلکہ آہستہ آہستہ چڑھے۔ غرض اس کا خیال رکھے کہ پیٹ نہ زیادہ ہلے اور نہ پیٹ کو جھٹکا لگنے دیں نہ بھاری بوجھ اٹھائیں نہ کوئی سخت محنت کا کام کرے نہ غم وغصہ کرے نہ دست لانے والی دوائیں کھائے نہ زیادہ خوشبو سونگھے۔

(۳) حاملہ عورت کو چلنے پھرنے کی عادت رکھنی چاہیے کیونکہ ہر وقت بیٹھے اور لیٹے رہنے سے بادی اور سستی بڑھتی ہے۔ معدہ خراب ہو جاتا ہے اور قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۴) حاملہ عورت کو شوہر کے پاس نہیں جانا چاہیے خصوصا چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

(۵) اگر حاملہ عورت کو قے آنے لگے تو پودینہ کی چٹنی یا کاغذی لیموں استعمال کریں۔

(۶) اگر حمل کی حالت میں خون آنے لگے تو ''قرص کہربا'' کھائیں اور فوراً حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔

(۷) اگر حمل گر جانے کی عادت ہو تو اس عورت کو چار مہینے تک پھر ساتویں مہینے کے بعد بہت زیادہ احتیاط رکھنے کی ضرورت ہے۔ گرم غذاؤں سے بالکل پرہیز رکھے اور اچھا یہ ہے کہ لنگوٹ یعنی چادر باندھے رکھے اور بالک کوئی بوجھ نہ اٹھائے اور نہ محنت کا کوئی کام کرے اور اگر حمل گرنے کے کچھ آثار ظاہر ہوں مثلاً پانی جاری ہو جائے یا خون گرنے لگے تو فوراً ہی حکیم یا ڈاکٹر کو بلانا چاہیے۔

(۸) اگر خدانخواستہ حاملہ کو مٹی کھانے کی عادت ہو تو اس عادت کو چھڑانا ضروری ہے اور اگر مٹی کی بہت ہی حرص ہو تو نشاستہ کی ٹکیاں یا تباشیر کھایا کرے اس سے مٹی کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

(۹) اگر حاملہ کی بھوک بند ہو جائے تو مٹھائی اور مرغن غزائیں چھڑادیں اور سادہ غزائیں کھلائیں اور اگر پیٹ میں درد اور ریاح معلوم ہو تو نمک سلیمانی یا جوارش کمونی کھلائیں بہر حال تیز دواؤں کے استعمال اور انجکشن وغیرہ سے بچنا بہتر ہے ایسی حالت میں علاج سے بہتر پرہیز اور احتیاط ہے۔

(۱۰) بعض حاملہ عورتوں کے پیروں میں ورم آجاتا ہے یہ کوئی خطرناک چیز نہیں ہے ولادت کے بعد خود بخود یہ ورم جاتا رہتا ہے۔ (جنتی زیور)

زچہ کی تدبیروں کا بیان

(۱) حاملہ کو جب نواں (۹) مہینہ شروع ہو جائے تو بہت زیادہ احتیاط کرنے کرانے کی ضرورت ہے اس وقت حاملہ کو طاقت پہنچانے کی بہت ضرورت ہے لہٰذا مندرجہ ذیل تدابیروں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہے روزانہ گیارہ عدد بادام مصری میں پیس کر چٹائیں اور دو عدد ناریل اور شکر دونوں کو ہاون دستہ (دوری ڈنڈہ) میں کوٹ



کر سفوف بنالیں اور دو تولہ روزانہ کھائیں گائے کا دودھ جس قدر ہضم ہو اسے پلائیں مکھن وغیرہ بھی کھلائیں۔ان سب دواؤں کی وجہ سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔

(۲) جب ولادت کا وقت قریب آجائے اور دردزہ شروع ہوجائے تو بائیں ہاتھ میں مقناطیس لینے سے اور بائیں ران میں مونگے کی جڑ باندھنے سے بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔ولادت کی آسانی کے لئے مجرب تعویزات بھی ہیں۔

(۳) پیدائش کے وقت کسی ہوشیار دائی یا لیڈی ڈاکٹر کو ضرور بلا لینا چاہیے۔اناڑی دائیوں کی غلط تدبیروں سے اکثر زچہ و بچہ کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔

(۴) پیدائش کے بعد زچہ کے بدن میں تیل کی مالش بہت مفید ہے جیسا کہ پرانا طریقہ ہے کہ ولادت کے چند دنوں تک مالش کرائی جاتی ہے یہ بہت ہی مفید ہے۔

(۵) جس عورت کا دودھ بہت کم ہوتا ہو اگر وہ دودھ آسانی کے ساتھ ہضم کر سکتی ہو تو اس کو روزانہ دودھ پینا چاہیے اور مرغ وغیرہ کا مرغن شوربا اور گاجر کا حلوہ وغیرہ عمدہ غذائیں کھلائیں اور پانچ ماشہ کلونجی اور پانچ ماشہ تودری سرخ دودھ میں پیس کر پلائیں۔(جنتی زیور)

بچوں کی احتیاط اور تدابیر

(۱) پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلائیں پھر اس کے بعد سادہ پانی سے غسل دیں تو بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔نمک ملے ہوئے پانی سے بچوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہیں تو یہ بچوں کی تندرستی کے لئے بہت مفید ہے اور نہلانے کے بعد بچوں کے بدن میں سرسوں کے تیل کی مالش بھی بچوں کی صحت کے لئے اکسیر ہے۔

(۲) بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک انگلی شہید چٹا دیا کریں تو یہ بہت مفید ہے۔

(۳) بچوں کو خواہ جھولے میں جھلائیں یا بچھونے پر سلائیں یا گود میں کھلائیں ہر حال میں بچوں کا سر اونچا رکھیں۔ سر نیچا اور پاؤں اونچے نہ ہونے دیں۔

(۴) پیدائش کے بعد بچوں کو ایسی جگہ نہ رکھیں جہاں روشنی بہت تیز ہو۔ کیونکہ تیز روشنی میں رہنے سے بچے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔

(۵) جب بچے کے مسوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلنے کی تصدیق ہو جائے تو مسوڑھوں پر مرغ کی چربی ملا کریں اور روزانہ ایک اور مرتبہ مسوڑھوں پر شہید بھی ملا کریں اور بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرتے رہیں۔

(۶) جب دودھ چھڑانے کا وقت آ جائے اور بچہ کچھ کھانے لگے تو خبردار خبردار بچے کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیں بلکہ نہایت ہی لطیف اور نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلائیں اور گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہیں اور پھل وغیرہ بھی بچے کو کھلاتے رہیں اور جس قدر ماں باپ کو مقصد ہو بچوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیں اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آ جائے گی وہ تمام عمر کام آئے گی ہاں اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ بچوں کو بار بار غذا نہیں دینی چاہیے جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا ہرگز نہ دیں۔

(۷) بچوں کو مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت ضروری ہے کہ یہ دونوں چیزیں بچوں کی صحت کے لئے بہت مضر اور نقصان دینے والی ہیں۔ سوکھے اور تازہ میووں کا بچوں کو کھلانا بہت ہی اچھا ہے۔



(۸) ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے۔ تکلیف بھی کم ہوتی ہے اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے (جنتی زیور)

﴿چند مفید عملیات﴾

﴿پیدائش کا درد﴾

یہ آیت پرچے پر لکھ کر کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھیں یا سات مرتبہ گڑ پر پڑھ کر کھلائیں انشاءاللہ بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہوگا۔ وہ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ (جنتی زیور)

﴿حمل گر جانا﴾

اس آیت کا تعویذ بنا کر کمر میں باندھے اور تعویذ ناف کے نیچے پیڑو پر رہے۔ وہ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝

انشاءاللہ تعالیٰ حمل گرنے سے محفوظ رہے گا۔ (جنتی زیور)

﴿بانجھ پن﴾

چالیس لونگیں لیکر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت حیض سے پاک ہو کر غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیئے اور اس درمیان میں ضرور شوہر کے ساتھ

سوئے۔آیت یہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَوْ کَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشَاہُ مَوْجٌ'' مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ'' مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ'' ظُلُمَاتٌ'' بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَالَہٗ مِنْ نُّوْرٍ

انشاءاللہ تعالیٰ ضرور اولاد ہوگی۔(جنتی زیور)

﴿بچہ زندہ نہ رہنا﴾

اجوین اور کالی مرچ آدھا پاؤ لیکر پیر کے دن سورج ڈھلنے کے بعد چالیس بار سورہ والشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور ہر دفعہ اجوین اور کالی مرچ پر دم کر کے اور شروع حمل سے دودھ چھڑانے تک روزانہ تھوڑی تھوڑی اجوین اور کالی مرچ کھالیا کرے۔انشاءاللہ اولاد زندہ رہے گی۔(جنتی زیور)

﴿دودھ کم ہونا﴾

یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ارد کی دال میں کھلائیں اور بسم اللہ سمیت دونوں آیتوں کو پڑھیں۔پہلی آیت

وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ

اور دوسری آیت

وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِیْنَ (جنتی زیور)

﴿شادی کے بعد دلہن کے لئے اچھی دعائیں﴾

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ زَوْجِیْ کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

وَخَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ زَوْجِيْ كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

ترجمہ: اے اللہ میرے اور میرے خاوند میں ایسی محبت پیدا کر دے جیسی حضرت محمد ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان تھی۔

اے اللہ میرے اور میرے خاوند میں ایسی محبت پیدا کر دے جیسی حضرت محمد ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان تھی۔

اَللّٰهُمَّ كَمَا جَمَعْتَنَا فِي الدُّنْيَا فَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ زَوْجِيْ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ:۵ اے اللہ جس طرح تو نے مجھے اور میرے شوہر کو دنیا میں اکٹھا رکھا اس طرح جنت میں بھی ہمیں اکٹھا رکھ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ لِزَوْجِيْ قُرَّةَ اَعْيُنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے شوہر کے لئے دنیا اور آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَعِيْنَهُ عَلٰى اِيْمَانِهٖ

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے شوہر کے نیک کاموں میں مدد کرنے والی بنا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مُطِيْعَةً وَّ صَالِحَةً وَاجْعَلْنِيْ سَارَّةً وَّحَافِظَةً لِّلْغَيْبِ

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے شوہر کی اطاعت کرنے والی اور نیک بنا اور مجھے اپنے شوہر کی خوش کرنے اور اس کی غیر موجودگی میں اپنی عزت و عصمت اور اس کے گھر و مال کی حفاظت کرنے والی بنا۔

نوٹ: تمام شادی شدہ اسلامی بہنیں ان مذکورہ دعاؤں کو ہر فرض و سنت یا نفل

نماز کے بعد یا جب بھی دعا مانگیں یہ دعائیں ضرور پڑھ لیں۔

﴿برے شوہر سے پناہ مانگنے کی دعائیں﴾

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ کُلِّ صَاحِبٍ یُوْذِیْنِیْ

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتی ہوں ایسے شوہر سے جو مجھے تکلیف دے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ بِذُنُوْبِیْ مَنْ لَا یَخَافُکَ فِیَّ وَلَا یَرْحَمُنِیْ

ترجمہ: اے اللہ میرے گناہوں کی وجہ سے مجھ پر ایسا شوہر مسلط نہ کر جو میرے بارے میں تجھ سے نہ ڈرے اور مجھ پر رحم نہ کرے۔

﴿میاں بیوی کے حقوق﴾

پیارے اسلامی بھائیو! شادی ہو جانے کے بعد دین اسلام نے میاں بیوی کے بارے میں چند حقوق بیان فرمائے ہیں تا کہ دونوں ان حقوق کے تحت زندگی گزار کر اپنی شادی کو خانہ آبادی بنائیں۔ لیکن بدقسمتی سے دین سے دوری کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کے بارے میں پتہ ہی نہیں ہوتا اور اس طرح راہنمائی نہ ملنے کے سبب شادی کے فوراً ہی بعد نوبت لڑائی جھگڑے اور آپس میں نا اتفاقی تک آ جاتی ہے۔ اور اس طرح یہ شادی خانہ بربادی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

حضرت علامہ مفتی امجد علی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

آج کل عام شکایت ہے کہ میاں بیوی میں نا اتفاقی ہے مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی ایک دوسرے کے لئے بلائے جان ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ اور نتائج نہایت خطرناک نکلتے ہیں۔ اور آپس کی یہ نا اتفاقی دنیا کی خرابی کے علاوہ دین کی بربادی کا بھی باعث بنتی ہے۔ اور اس نا اتفاقی کا اثر فقط میاں بیوی تک ہی نہیں رہتا



بلکہ اولاد پر بھی پڑتا ہے۔اولاد کے دل میں نہ باپ کا ادب ہے نہ ماں کی عزت۔

اس نا اتفاقی کا سبب یہ ہے کہ میاں بیوی میں ہر ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے مرد چاہتا ہے کہ عورت کی باندی سے بدتر کر کے رکھے اور عورت چاہتی ہے کہ مرد میرا غلام ہے جو میں چاہوں وہ ہو چاہے کچھ ہو جائے مگر بات میں فرق نہ آئے۔ جب ایسے غلیظ خیالات دونوں میاں بیوی میں پیدا ہوں گے تو کیسے نبھ سکے گی دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اخلاق و عادات میں برائی اور گھر کی بربادی اسی کا نتیجہ ہے قرآن مجید میں جس طرح یہ حکم آیا کہ

''مرد عورتوں پر حکمران ہیں''۔

اس آیت میں مردوں کی بڑھائی ظاہر ہوتی ہے۔

اس طرح یہ بھی فرمایا کہ ''عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کرو''

اس موقع پر ہم بعض حدیثیں ذکر کریں گے جن سے ہر ایک حقوق کی معرفت حاصل ہو۔ مگر مرد کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے ذمہ عورت کے کیا حقوق ہیں انہیں ادا کریں اور عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورے کرے یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق کی بالکل پرواہ نہ کرے۔ یہی فساد کی جڑ ہے اور یہ بہت ضروری ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بے جا بات کو برداشت کرے اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو یہ بھی فساد پر آمادہ نہ ہو بلکہ ایسی جگہ ضد پڑ جاتی ہے اور سلجھی ہوئی بات الجھ جاتی ہے۔ (بہار شریعت)

بیوی پر شوہر کے حقوق

پیاری اسلامی بہنو! اب چند ایسی حدیث مبارکہ پیش کی جائیں گی جن میں مردوں

کے حقوق بیان فرمائے گئے ہیں جن کی ادائیگی بیوی کے ذمہ واجب وضروری ہے۔

غیر خدا کو سجدہ جائز ہوتا تو بیوی مرد کو سجدہ کرتی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (ترمذی مشکوۃ)

شوہر کا حق اللہ کا حق ہے

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے۔

(مسند احمد، ابن ماجہ)

عورت شوہر کے زخم چاٹے تو پھر بھی حق ادا نہ ہو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کے ذمے بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور لہو بہ رہا ہو پھر عورت اس کو چاٹے تو شوہر کا حق ادا نہ ہو۔ (مسند احمد)

شوہر کی خواہش پوری نہ کرنے والی پر فرشتوں کی لعنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس کے شوہر نے رات گزار دی تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ (رواہ البخاری و مسلم)

﴿شوہر کو ایذا دینے والی کو حوروں کی بددعا﴾

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت دنیا میں اپنے شوہر کو ایذا تکلیف دیتی ہے تو حوریں کہتی ہیں خدا تجھے قتل کرے اسے تکلیف نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

﴿عورت شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے﴾

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے۔ اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت کے روزہ رکھ لیا تو گناہ گار ہوئی اور اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب توبہ نہ کرے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے﴾

تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر شوہر کا یہ حق ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں نہ آنے دے جس کا آنا شوہر کو ناپسند ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح)

﴿ہر وقت شوہر کی رِضا مندی تلاش کرو﴾

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے عورت تو خدا عزوجل سے ڈرو اور شوہر کی رضا مندی کی تلاش میں رہو اس لئے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔ (ابونعیمؒ حلیۃ اولیاء)

﴿عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (مشکوۃ شریف مترجم کتاب النکاح باب عشرہ النساء)

﴿جس کا شوہر ناراض ہو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی﴾

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی۔

۱۔ بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقا کے پاس لوٹ نہ آئے اور خود کو قابو میں نہ دے۔

۲۔ وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔

۳۔ نشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔ (بیہقی شعب الایمان)

﴿عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے۔ (مستدرک الحاکم)

جس کا شوہر راضی وہ جنت میں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ عورت جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی، مشکوۃ ص ۲۸۱)

وضاحت و خلاصہ: پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اپنے پیارے آقا مدنی مصطفیٰ ﷺ کے فرمان عالی شان کو بغور پڑھا اور یقیناً اس بات کا بھی احساس ہو گیا ہوگا کہ آپ پر اپنے شوہروں کی اطاعت وفرمانبرداری کتنی لازم وضروری ہے یقیناً اچھی اور کامیاب عورت وہی ہے جو اپنے نبی ﷺ کے احکامات کو خوشدلی کے ساتھ قبول کرتے ہوئے اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے اور زندگی کے دیگر معاملات میں عورت کے لئے لازم وضروری ہے کہ اپنے شوہر کی ہر جائز بات مانے گھریلو معاملات میں مرد سے ہر قسم کا تعاون کرے چونکہ گھر کے بے شمار امور عورت کو ہی سرانجام دینے ہوتے ہیں اگر وہ اپنے خاوند کی عادت وحیثیت کا لحاظ نہیں کرے گی تو پورے گھر کا نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے گا۔

میری پیاری بہنو! خدا کی قسم تمہاری دنیا وآخرت کی کامیابی اللہ و اس کے رسول اور اپنے شوہر کی اطاعت میں ہے اپنے خدا رسول اور شوہر کے احکام کی باغی مت بنو ورنہ یاد رکھو ایک دن محشر کے میدان میں اللہ و رسول کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اس وقت اگر تم سے شوہروں کے حقوق کے بارے میں باز پرس ہوئی تو کیا جواب دو گی دنیا کی چار دن کی زندگی اور اس کی رنگینیوں کی خاطر آخرت کی بربادی مول نہ لو اور فوراً اپنی نافرمانیوں پر توبہ کر لو اس سے پہلے کہ توبہ کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیں۔

﴿شوہر پر بیوی کے حقوق﴾

﴿عورتوں کے بارے میں قرآن کی تاکید﴾

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ کنزالایمان: اور ان عورتوں کے ساتھ بھلائی کے ساتھ پیش آؤ اور اگر وہ تمہیں پسند نہ ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو اور اللہ نے اس میں کوئی بڑا فائدہ رکھ دیا ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں اپنے بندوں کو تاکید فرمائی کہ عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور اگر کسی وجہ سے وہ تم کو پسند ہوں۔ یعنی ممکن ہے کہ ان کی کوئی بات تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اس میں بہت سی بھلائیاں رکھ دی ہوں۔ اب زیادہ تر عورتوں کے ناپسند ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے اخلاق اچھے نہیں ہوتے اور یہ بات مرد کے لئے باعث اذیت ہے تو اب اللہ تعالیٰ بھی گویا وعدہ فرمارہا ہے کہ عورتوں کی بداخلاقی صغیرہ کو بھی وہ مرد کے لئے اپنی حکمت سے فائدہ مند بنا دے گا۔ لہٰذا مردوں کو چاہیے کہ وہ ان کی چھوٹی چھوٹی خامیوں سے درگزر کریں اور ان کی اصلاح کرتے رہیں۔

﴿عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرلو وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے چلو گے تو توڑ دو گے

اور اگر ایسی ہی رہنے دو تو ٹیڑھی ہی باقی رہے گی۔ ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوگئی ہے وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکے گی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے۔ اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دیگا اور توڑنے کا مطلب ہے طلاق۔ (مسلم، مشکوٰۃ ص ۲۸۰)

عفو و درگزر

جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے

یعنی تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے پھر آخر دن میں اس سے صحبت کرے گا۔ (بخاری مسلم، مشکوٰۃ ص ۲۸۰)

اور ایک بات یہ کہ مارنے سے بہتر ہے سمجھائے، مارنے سے عورت سمجھے نہیں پائے گی کیونکہ عورت میں فطری طور پر ٹیڑھا پن ہے اور نا عقلی ہونے کی بناء پر ہر مرد کی نسبت زیادہ غلطیاں ہوتی ہیں۔ لہٰذا درگزر ہی بہتر ہے۔

بیوی سے اچھا سلوک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ با اخلاق ہو اور تم میں بہتر وہ ہے جس کا سلوک اپنی بیوی کے ساتھ سب سے اچھا ہو۔ (احیاء العلوم ص ۴۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے حسن سلوک

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ گھر کے اندر یہ حالت ہوتی تھی کہ

بعض بیویاں روٹھ جاتی تھیں اور حضور ﷺ ان کو مناتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے گھر آئے تو دروازہ میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور ﷺ کے ساتھ سخت انداز سے بات کرتے ہوئے سنا، غصہ آیا جب اندر پہنچے تو صاحبزادی سے کہا میں بھی سن رہا ہوں کہ تو حضور ﷺ کے سامنے زور زور سے بول رہی ہے۔ یہ کہ کر طمانچہ مارنے کو ہاتھ بڑھایا فوراً ہی حضور ﷺ نے روک لیا۔ جب حضرت ابو بکر صدیق چلے گئے تو حضور ﷺ حضرت عائشہ سے فرماتے ہیں دیکھا میں نے تم کو کیسے بچالیا ورنہ آج پٹ گئی ہوتیں۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ میں پہچان جاتا ہوں جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو۔ عرض کیا کہ حضور ﷺ کس طرح پہچان جاتے ہیں کہ میں ناراض ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو بول چال میں یوں کہتی ہو کہ "محمد کے رب کی قسم" اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو "ابراہیم کے رب کی قسم"

حضرت عائشہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں مگر میں بھی غصہ کی حالت میں صرف آپ ﷺ کا نام نہیں لیتی ہوں مگر دل سے آپ ﷺ کو نہیں بھولتی یعنی دل ہی دل میں آپ کی قسم کھاتی ہوں۔ (بخاری شریف)

حضرت عائشہ حضور ﷺ کی بہت زیادہ عاشق زار تھیں مگر پھر بھی کبھی روٹھ جاتیں اور حضور ﷺ بھی کچھ نہ کہتے کیونکہ درحقیقت یہ ناراضگی نہیں بلکہ ناز تھا۔

حضور ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقابلہ دوڑ

حضور ﷺ اپنی تمام ازواج کے ساتھ بہت ہی اخلاق کے ساتھ پیش آتے تھے لیکن حضرت عائشہ چونکہ سب بیبیوں سے کم عمر تھیں۔ اس لئے آپ ﷺ ان کی کم

عمری کے موافق ان کی زیادہ دلجوئی فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ان کے ساتھ دوڑ لگائی، چونکہ حضرت عائشہ بچی اور چھریرے بدن کی تھیں اور حضور ﷺ بڑی عمر کے تھے آپ ﷺ کا جسم بھی ذرا بھاری ہو چکا تھا اس لئے حضرت عائشہ آپ ﷺ کے آگے نکل گئیں۔ کچھ عرصہ بعد حضور ﷺ نے پھر ان کے ساتھ دوڑ لگائی تو اس مرتبہ حضور ﷺ آگے نکل گئے کیونکہ حضرت عائشہ کا بدن بھاری ہو گیا تھا اس وقت یہ حضور ﷺ سے آگے نہ نکل سکیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس کا بدلہ ہے کہ آگے نکل گئی تھیں۔ سبحان اللہ کیا ہی ادا رے محبوبانہ ہے (ابوداؤد شریف)

﴿بیوی کو اپنے خاوند سے بہت عشق ہوتا ہے﴾

حدیث پاک میں ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے اس لئے اس کے اخلاق میں کجی ہے۔ اگر اس کو سیدھی کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ بس اس سے نفع اٹھانا ہے تو کجی کے ساتھ نفع اٹھاتے رہو۔ (مسلم، کتاب الرضاع)

حدیث شریف میں ہے کہ

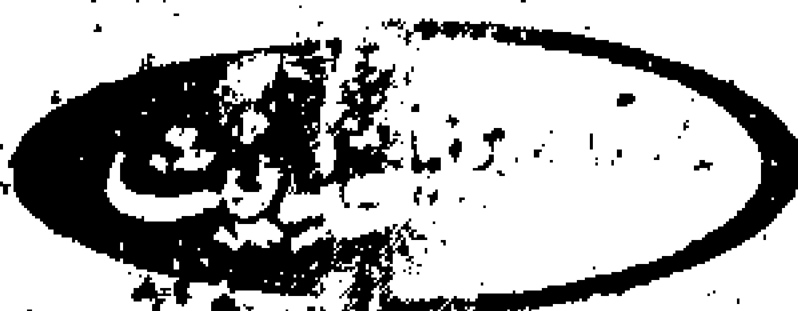
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پسلی کی مانند ہے اگر تم اسے سیدھا کرو گے تو اس کو توڑ دو گے اس سے اس ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ (مجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۰۲)

پیارے اسلامی بھائیو!

یعنی ٹیڑھا پن عورت کی فطرت میں داخل ہے تعلیم اور تربیت سے کچھ درست ہو جاتی ہے مگر بالکل سیدھی نہیں ہوتی لہٰذا اسے اس کی حالت پر رہنے دو اس کی بد خلقی نا شکری وغیرہ کو برداشت کرو اور اپنا کام نکال لو اس کے بغیر تمہارے کام نہیں چل سکتے







علامہ مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کرمانوالہ بک شاپ
دوکان نمبر ۲، دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور
Voice: 042 7249515

حروفِ تہجّی کے مطابق قدیم وجدید سدا بہار

نعتوں کا مجموعہ



پیر سید ارتضیٰ علی کرمانی

سمیع اللہ برکت

کرمانوالہ بک شاپ
دوکان نمبر ۲، دربار مارکیٹ لاہور
Voice: 042-7249515


تحقیق حلالہ
تحقیق طلاق
مسلک حضرت داتا گنج بخش
کرمانوالہ بک شاپ